ایران نوین

iran-e-novin

Iran Novin Magazine 17

شمارہ ۱۷ - ۲۰۲۲

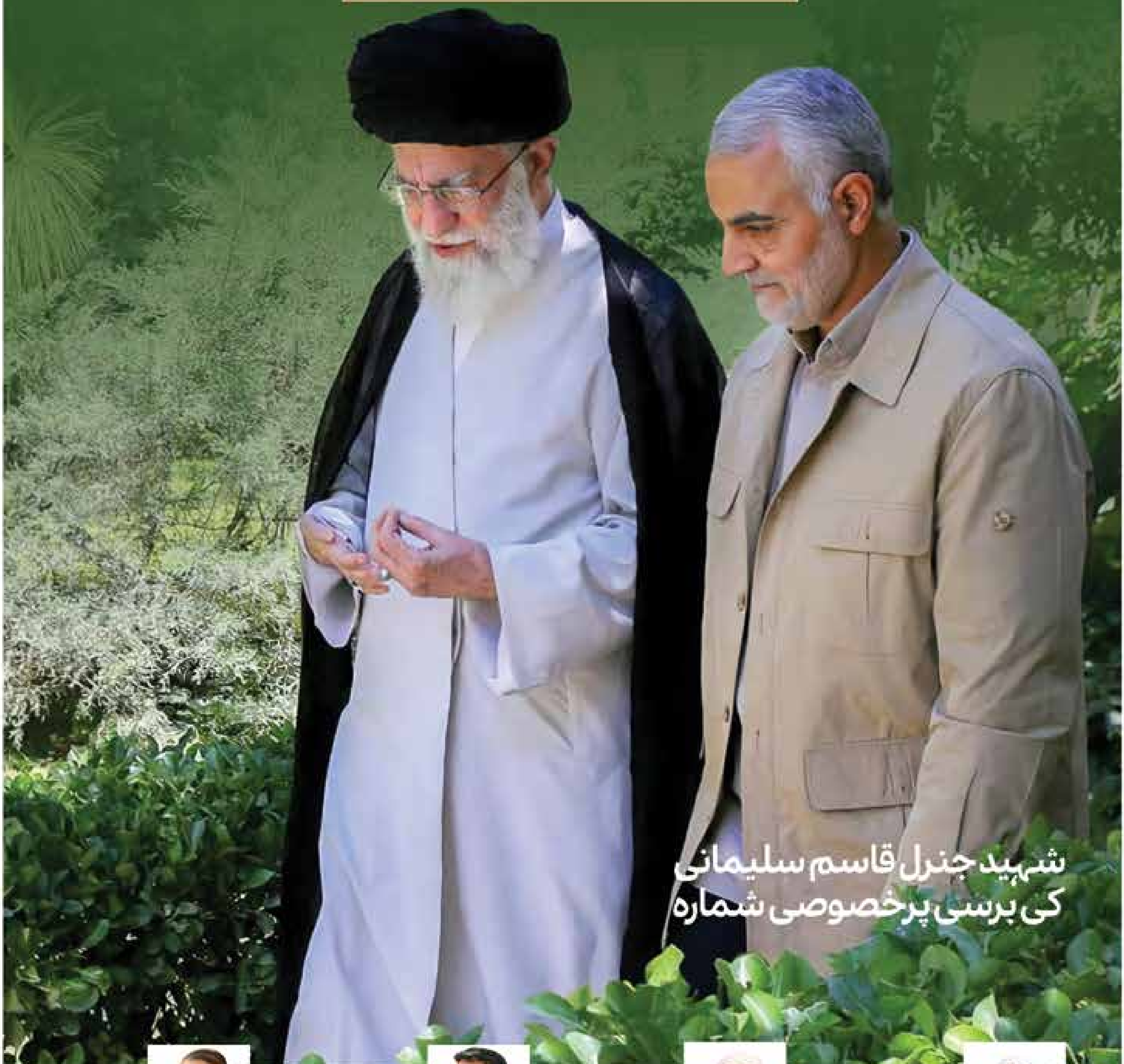

شہید جنرل قاسم سلیمانی کی برسی پرخصوصی شمارہ

حجت الاسلام محمد اسدی موحدی
یونیورسٹی کے استاد اور محقق

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر ایمانی پور
سربراہ سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی

ڈاکٹر محمد مہدی اسماعیلی
وزیر ثقافت اور ارشاد اسلامی

ڈاکٹر حسین امیر عبداللہیان
وزیر خارجہ امور

- جنرل سلیمانی شہادت کے بعد امریکیوں کے لیے زیادہ خطرناک!
- صرف خدا کے لیے
- شہید سلیمانی کچھ یادیں کچھ باتیں!

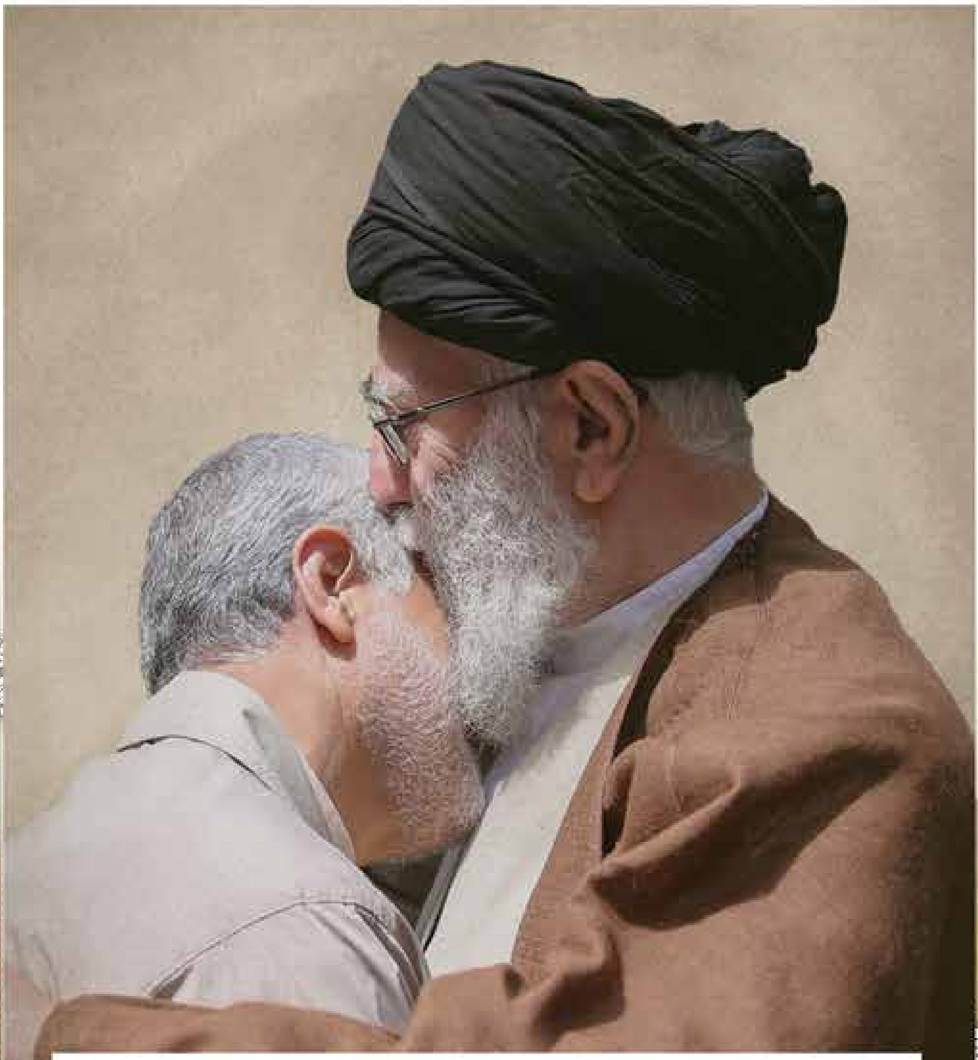

امام خامنہ ای دام ظلہ:

شہید سلیمانی کی جہاد ایک عظیم جہاد تھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی شہادت کوبھی عظیم قرار دیا، قاسم کو ایسے ہی شہادت کے درجے پر فائز ہونا تھا، جس کی وہ آرزو رکھتا تھا، وہ شہادت کی طلب میں اشک بہاتا تھا اور اپنے رفقاء کی جدائی میں غمگین تھا.

۲ اداریہ

۴ شہید سلیمانی کا مکتب

۶ شہید قاسم سلیمانی کے مکتب کی بنیادی خصوصیات کی پہچان

۹ جنرل قاسم سلیمانی کی سیاسی بصیرت

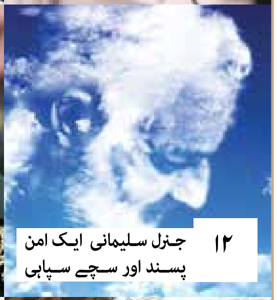

۱۲ جنرل سلیمانی ایک امن پسند اور سچے سپاہی

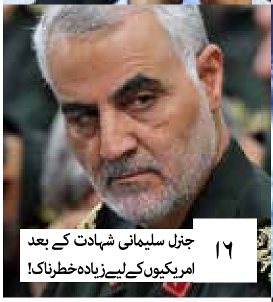

۱۶ جنرل سلیمانی شہادت کے بعد امریکیوں کے لیے زیادہ خطرناک!

۱۸ شہید جنرل قاسم سلیمانی کی قرآنی زندگی کی خصوصیات

۲۶ شہید سلیمانی کچھ یادیں کچھ باتیں!

۲۰ شعر

۲۱ صرف خدا کے لیے (کامیک)

۲۲ جنرل سلیمانی کا قتل اور خطے میں امریکی وجود کا خاتمہ

۲۴ خطے کے امن وامان میں جنرل سلیمانی کا کردار

۳۱ شعر

۳۲ جنرل سلیمانی کی آفاقی زندگی پرایک نظر

۳۷ شہید سلیمانی کا خود اعتمادی، مزاحمت اور استقامت کا درس

۴۰ شہید سلیمانی کےمکتب کا ایک ورق

۴۳ شعر

۴۴ مقامات مقدسہ کے تحفظ اور تعمیرنومیں شہید کا کردار

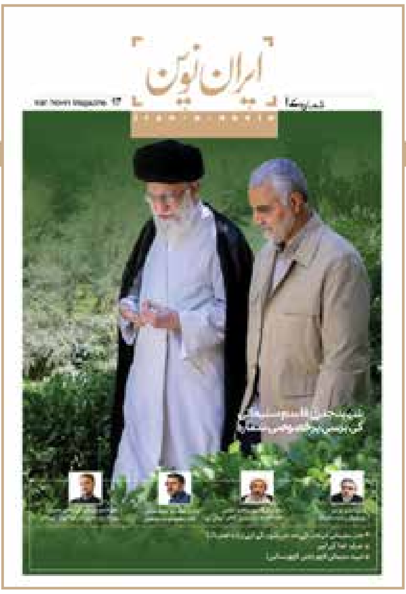

ایران نوین میگزین - شمارہ ۱۷ - ۲۰۲۲

شہید جنرل قاسم سلیمانی کی برسی پرخصوصی شمارہ

مدیراعلیٰ: محمد اسدی موحد

ایڈیٹر ان چیف : محمد رضا کمیلی

مدیرنشر و اشاعت: مریم حمزہ لو

پروڈکشن اسسٹنٹ و مترجم:

حجت الاسلام غلام مرتضیٰ جعفری

علمی نظارت: ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی

نظرثانی: ساجدہ جعفری

بتعاون: الہدیٰ انٹرنیشنل پبلیکیشنز

ڈیزائنگ: عفت بہار

ہیئت تحریریہ:

حجت الاسلام غلام مرتضی جعفری

ڈاکٹر شہناز کمیلی

ساجدہ جعفری

سید غلام رسول جیوانی

ڈاکٹر سید شفقت علی نقوی

پروفیسر مرتضی حسین سہاگ

سید سجاد حسین ابراہیمی

Advertising Office:

Magazine of ITF , Tehran Islamic Republic of Iran

Tel: +9821 88934302 +9821 88934303

Fax: +9821 88902725

Website: https://alhoda.ir http://www.itfjournals.com

Email: Info@alhoda.ir alhodapub@gmail.com

امام علی ؑ فرماتے ہیں:« رِفاهِيَّةُ الْعَيْشِ فِي الأمْنِ؛ امن و امان میں آسائش ہے»۔

شرح غررالحکم، ج ٤، ص ١٠٠.

حجت‌الاسلام پروفیسر
محمداسدی موحد

اسلامی جمہوریہ ایران کے صوبے کرمان کے ایک گاؤں سے تعلق رکھنے والا ایک جنگجو جس نے خود کو اپنی قوم کے لیے وقف کرچکا تھا؛ ٦٢ سال کی عمر میں اپنا دیرینہ خواب پورا کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

شہید قاسم سلیمانی کے بارے میں لب کشائی اور قلم فرسائی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ شہید سلیمانی نے دفاع مقدس کے دوران اعلیٰ قابلیت اور غیرت حسینی کا مظاہرہ کیا؛ جب بعثی دشمن اسلامی جمہوریہ ایران کے کچھ حصوں پر قابض ہوا تو قاسم سلیمانی جیسے غیرتمند منظرعام پر آئے اور ملک کے تمام مقبوضہ علاقوں کو آزاد کروا کر قوم و ملت کا سرفخرسے بلند کردیا۔ ایران عراق جنگ کے بعد انہوں نے ایک اور محاذ پر انسانیت کا دفاع کرتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف میدان میں آئے اور یوں انسانیت دشمن اسمگلروں کا صفایا کرکے لاکھوں انسانوں کی جانیں بچائیں اور ملک اور پورے خطے کو منشیات جیسی لعنت سے محفوظ کرلیا۔

شہید ہمیشہ عوام کی خدمت میں کوشاں رہے ملکی سلامتی، دین اسلام کی سربلندی اور اسلام دشمن عناصرکے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے ہرمیدان میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کرحاضر رہے اور یوں پورے عالم اسلام کا ہیرو بنے۔

یہ حسینی تربیت یافتہ کمانڈرعراقی اور شامی عوام کے ساتھ مل کر امریکی حمایت یافتہ تکفیری دہشت گرد تنظیم داعش کو ذلت آمیز شکست اور حشد الشعبی جیسی عظیم فوج تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔

داعشی دہشت گرد بغداد کے قریب پہنچ چکے تھے اور کسی بھی وقت عراق کے مرکز پر قبضہ کرکے ایرانی سرحدوں تک پہنچنے کے آثار نمودار ہوچکے تھے اور ایران بھی عراق اور شام کی طرح اپنی گلی کوچوں میں دہشت گردوں سے نبرد آزما ہونے کے قریب تھا؛ شہید سلیمانی پوری حسینی طاقت کے ساتھ بغداد پہنچے اور تکفیری دہشت گردوں کا نہ صرف راستہ روک کر انہیں پسپائی پر مجبور کیا؛ بلکہ تکریت اور موصل جیسے اہم علاقے دہشت گردوں کے قبضے سے آزاد کرانے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد ہمسایہ ملک شام کے مقبوضہ علاقوں کو بھی یکے بعد دیگرے آزاد کرا کر لاکھوں بے گناہ انسانوں کی جانیں بچائیں۔

شہید سلیمانی نے دنیا کو دفاع کرنے کا ایک نیا درس دیا، دفاع کے نئے طور طریقے سکھائے اور نت نئی روش کے ساتھ اسلام دشمن طاقتوں کے حمایت یافتہ دہشت گردوں کا قلع قمع کردیا؛ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خطے کے ممالک اور اقوام بیدار ہوئے اورکسی بھی استعماری طاقت کے سامنے ڈٹ جانے کا سلیقہ سیکھا۔

انہوں نے ثابت کیا کہ اسلامی جمہوریہ ایران دنیا کے حقیقی ہیروز کا گہوارہ ہے۔ ایرانی قوم ایک عظیم اور انسان دوست

قوم ہے، اس قوم کے جنرل سلیمانی جیسے بیٹوں نے ثابت کردیا کہ ایران دنیا کے تمام خطوں میں امن و آشتی کا محافظ ہے اور جہاں بھی انسانی جانوں کو خطرہ لاحق ہو اور حتی کہ کسی پرظلم کا اندیشہ بھی ہو تو وہاں پہنچ کرظالم کو سبق سکھانے کی جرئت رکھتے ہیں اور یہاں تک کہ ظلم و جبر کے خاتمے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کےلیے بھی تیار ہیں۔

شہید سلیمانی نہایت ملنسار اور خاموش طبیعت کے مالک تھے وہ سامنے والے کی بات غور سے سننے کے عادی تھے۔ دشمن کی ہر بات کا جواب منطقی دلائل سے دیتے تھے؛ یہی وجہ تھی دشمن انہیں اپنے مقاصد کے حصول میں سب سے اہم رکاوٹ سمجھتا تھا؛ جبکہ ایرانی عوام انہیں اپنا ہیرو ماننے کے علاوہ میدان سیاست کا ایک عظیم سیاست دان بھی مانتے تھے۔

شہید سیاسی کھیل اور پارٹی بازی کے بالکل قائل نہیں تھے، وہ میدان جنگ کی سیاست میں نہایت زیرک اورماہرتھے؛ یہی وجہ ہے کہ مشرق وسطی میں توازن برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا؛ جس کا اعتراف مغربی ذرائع ابلاغ بھی کرچکا ہے کہ جنرل سلیمانی امریکی اور دیگراستعماری طاقتوں کے سامنے ناقابل تسخیرطاقت بن کر ابھرے ہیں؛ جیسے کہ امریکی سینیٹر مارک کرک نے اعتراف کرتےہوئے کہا: جنرل سلیمانی ہر جگہ ہے اور ہر جگہ نہیں!!۔ «یعنی جنرل سلیمانی کسی بھی جگہ پہنچ سکتے ہیں اور فوری طور پر وہاں سے نکل بھی سکتےہیں»۔

خطے میں جنرل سلیمانی کا نقش اتنا کلیدی تھا کہ واشنگٹن پوسٹ اور نیویارک ٹائمز جیسے امریکی خبررساں اداروں کی شہ سرخیوں میں رہتے تھے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق جنرل سلیمانی جنگی مورچوں پر بلٹ پروف جیکٹ تک نہیں پہنتے تھے اور انہوں نے میدان جنگ میں ایسا فیصلہ کن کردارادا کیا کہ اس وقت کے امریکی صدرانہیں ایک قابل احترام دشمن قرار دینے پرمجبور ہوئے۔

سپیگر کے مطابق جنرل سلیمانی مشرق وسطیٰ میں کسی بھی امریکی آپریشن اور منصوبے کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ سلیمانی اس قدر با وقار تھے کہ وہ نہ صرف اپنی حیات میں؛ بلکہ شہادت کے بعد بھی امریکیوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے؛ یہاں تک کہ نیویارک ٹائمز نے جنرل سلیمانی کے قتل کو امریکا کے لئے تاریخی شکست قرار دیا۔

بلاشبہ مشرق وسطیٰ میں استحکام اور امن و امان برقرار رکھنے میں شہید سلیمانی کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ وہ نہ صرف ایک با اثر اور پروقار کمانڈرتھے؛ بلکہ اپنے مشن اور جنگ کے میدان میں ایک آفاقی نمونہ بھی تھے۔ انہوں نے اس میدان میں نت نئے طریقے ایجاد کئے جس کو دیکھ کر دوست دشمن سب حیران ہیں؛ لہذا سلیمانی کے مکتب کا تعارف اور پہچان ایران سمیت پورے عالم اسلام خاص کر حریت پسندوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

ثقافتی ادارے «موسسہ فرہنگی، ہنری و انتشارات بین المللی الہدی» نے جنرل سلیمانی کی خدمات کو اقوام عالم تک پہنچانے کےلئے اردو سمیت دنیا کی ہربڑی زبان میں ایک خصوصی شمارہ شائع کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ خصوصی شمارہ اس عظیم انسان کا تعارف کرانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

وزیر ثقافت و ارشاد اسلامی:
ڈاکٹر محمد مہدی اسماعیلی

بلاشبہ میدان جنگ، غم و اندوہ سے بھرپور ایک خوفناک منظرکا نام ہے؛ تاہم یہ میدان روحانیت اور قیمتی انسانی قدروں سے بھی بھرا ہوا ہوتا ہے۔ عزت و آبرو کے تحفظ اور معاشرےسے ظلم و ستم کو دور کرنے کے لیے میدان نبرد میں حاضر ہونا پڑتا ہے، ظلم کے خلاف میدان جنگ میں حاضر ہونےوالے افراد روحی اعتبار سےملکوت اعلی سے بالکل قریب ہوتےہیں۔

یقیناً کسی بھی فرد کا اپنے معاشرے کے لئے نمونہ عمل بنناکوئی آسان کام نہیں ہے اس کے اپنے خاص اصول اورشرائط ہوتے ہیں؛ لہذا وہی لوگ نمونہ عمل بن سکتے ہیں جو اپنی زندگی دوسردوں کی نجات کے لئے وقف کرچکے ہوں، انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں اہم اور موثر کردار ادا کیا ہو۔ معاشرے کی یکجہتی اور امن امان کے علاوہ مظلوم کے حامی اور ظالم کے خلاف برسرپیکار رہے ہوں، ایسے افراد ہی کامیاب اور دوسروں کے لئے اسوہ عمل بن سکتے ہیں۔

شہید قاسم سلیمانی انہی صفات سے سرشارایک اعلی شخصیت کے مالک تھےجس کی وجہ سے وہ بین الاقوامی سطح پر ایک عملی نمونہ بن کر ابھرے۔

شہید سلیمانی کا شمار انقلاب اسلامی کے سب سے زیادہ مذہبی اور پرہیزگار محافظوں میں ہوتا تھا؛ جنہوں نے انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی سے پہلے اور بعد میں مذہبی اصولوں کی حکمرانی اور اسلام کی اعلیٰ اقدار کے دفاع اور فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

شہید قاسم سلیمانی ساری زندگی ظلم و جبر اور عالمی استعماری طاقتوں کے خلاف میدان جنگ سرگرم عمل رہے، مذہب تشیع اور دین اسلام پر دلی عقیدت کے باوجود دوسروں کے مذہبی افکار و عقائد کا احترام کرتے رہے؛ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے شیعہ علاقوں کی آزادی کے لیے جتنی محنت کی اور قربانیاں دیں، اسی طرح سنی، ایزدی اور عیسائی علاقوں کی آزادی کے لیے بھی کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

شہید سلیمانی نہایت دیانتدار دار اور صاف گو تھے اورہمیشہ کہا کرتے تھے:"ہمارا معاشرہ ہمارا خاندان ہے اورہمارا شہرہمارا گھرہے" وہ نظریاتی اختلافات کا احترام کیا کرتے تھے، یہی وجہ تھی کہ معاشرے کے ہرنظریے سے تعلق رکھنے والے افراد اورپوری قوم کو خود کا محبوب بنالیا تھا۔

ملک ملک، شہرشہر اور مختلف ذمہ داریوں کے انمول تجربات نے انہیں یہ درس دیا تھا کہ اسلامی معاشرے اور اسلامی جمہوریہ ایران کا سب سے بڑا درد امت میں اختلافات ہے۔ اس اختلاف نے امت کو سخت تکلیف میں مبتلا کررکھا ہے؛ اس لیے حاج قاسم

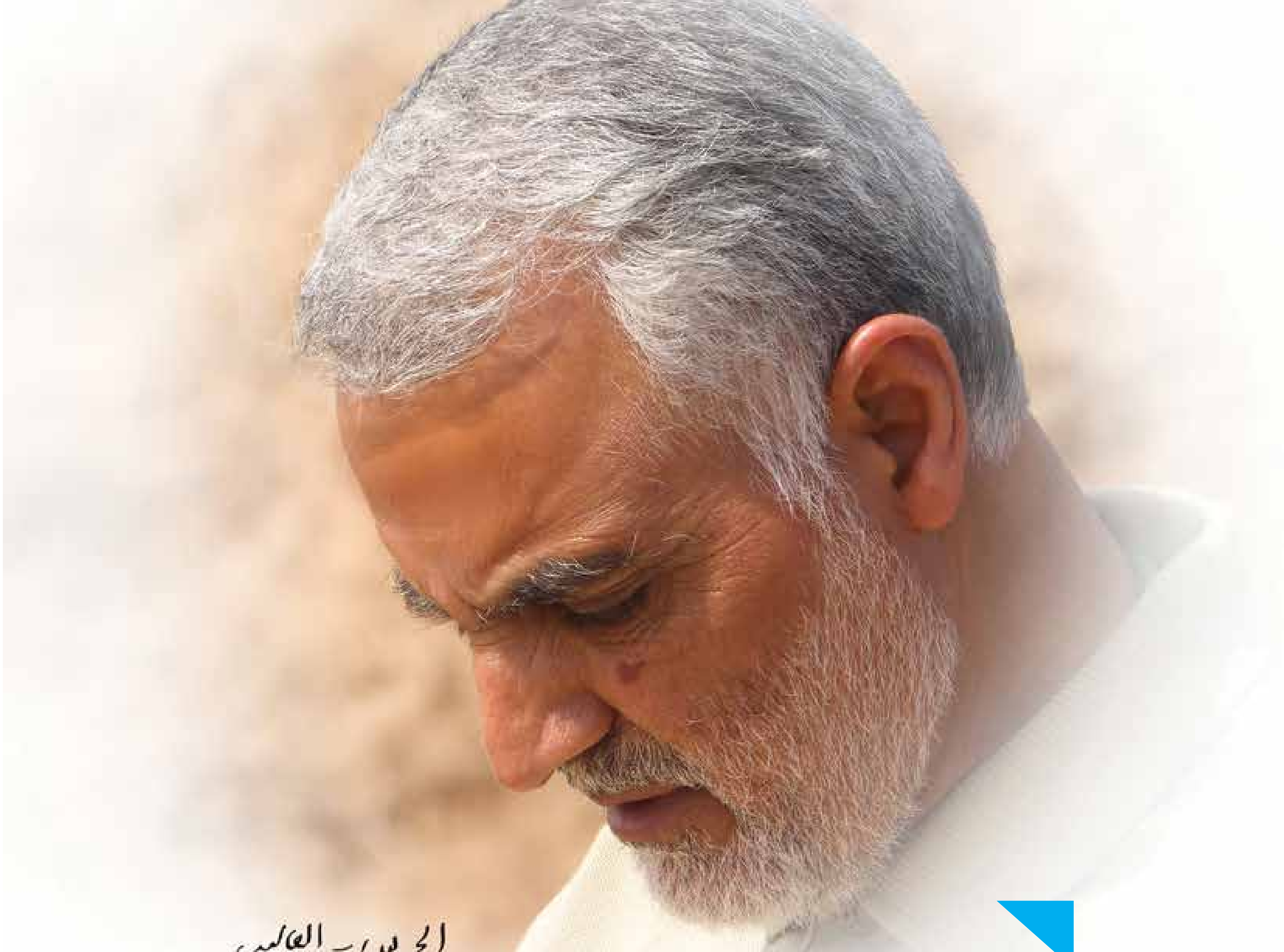

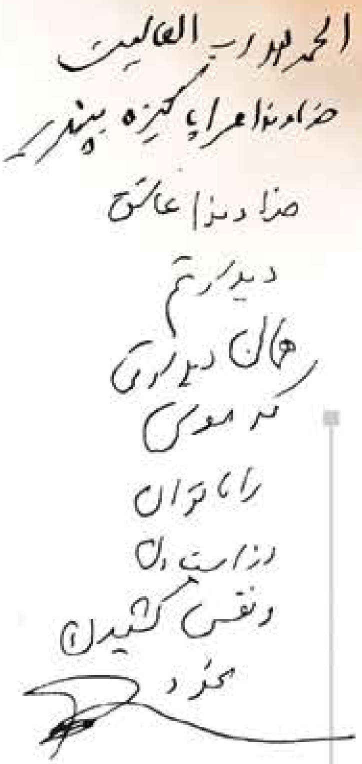

سلیمانی نے امت کے ہر درد کا علاج ہم آہنگی اور اتحاد میں تلاش کرتے ہوئے نہ صرف اندرون ملک تمام طبقات، مذاہب، فرقوں اور سیاسی گروہوں کوقریب لانے کی بھرپور کوششیں کیں؛ بلکہ ہمسایہ ممالک اور بین الاقوامی سطح پران کا کوئی ایک لفظ یا جملہ ایسا نہیں ملتا جو ایران اور دیگر اسلامی ممالک میں اختلافات اور تفرقے کا باعث بنا ہو۔

شہید قاسم کا مکتب استعمار اور استکبار کے خلاف میدان میں حاضررہنے والا مکتب ہے۔ شہید نے اپنی عملی زندگی سے یہ ثابت کردیا کہ استکبار کا مقابلہ قومی اتحاد اور ہم آہنگی کے بغیر ممکن نہیں۔

اللہ تعالی نے ہرکام کا کوئی نہ کوئی انعام رکھا ہے، شہید سلیمانی کی اتنی عظیم کاوشیں جو مختلف قسم کے جان لیوا خطرات کو نظرانداز کرتے ہوئے ہرمحاذ پرحاضرہونا، اتحاد امت کے لئے دن رات کوشش کرنا اور مظلومین کی حمایت میں پیش پیش رہنا اور دیگر معاشرے کی اہم خدمات نے انہیں ایک خاص انعام کا حقدار بنا دیا تھا؛ چونکہ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو ان کی خواہش کے مطابق جزا عطافرماتا ہے؛ لہذا حاج قاسم سلیمانی کو بھی ان کی خواہش کے مطابق شہادت کے درجے پرفائزکردیا۔

شہید قاسم سلیمانی کے مکتب کی بنیادی خصوصیات کی پہچان

ثقافتی ادارے «سازمان فرہنگ و ارتباطات اسلامی» کے سربراہ: حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر ایمانی پور

بہت کم ایسے افراد ہوتے ہیں جو پوری طاقت اور شجاعت کے ساتھ وطن اور کلمہ حق کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ایرانی تاریخ میں کچھ اس قسم کے معدود افراد گزرے ہیں؛ جنہوں نے شرافت، شجاعت اور حب الوطنی کو اپنا شعار بنایا جیسے ستارخان، باقرخان، میرزا کوچک خان جنگلی، رییس علی دلواری اورامیرکبیر؛ جنہوں نے اپنے وطن کی سرحدوں اور قومی عزت و آبرو پر حملہ کرنے والے ہرجارح کا بہادری سے مقابلہ کیا اور وطن کو عزت، وقار اور آزادی تک پہنچانے کے لیے ہرقسم کی جدوجہد اور قربانیاں دیں۔

دوسری طرف تاریخ انسانیت، اسلام کے آغاز سے لے کر حالیہ مسلط کردہ جنگوں کے ان عظیم شہداء کی قربانیوں کی گواہی دیتی ہے؛ جنہوں نے اپنی جان اور خون کا نذرانہ پیش کرکے مردہ قوموں کو ایک بارپھر جینے کا سلیقہ سکھایا؛ تاکہ وہ پوری طاقت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں اور بہادری کے ساتھ حملہ آور دشمن کا منہ توڑ جواب دیں۔ شہدا نے ایک ایسی عظیم قربانی پیش کی ہے کہ جس سے نہ صرف خیرات اور برکات میں اضافہ ہوا ہے؛ بلکہ اس قربانی نے قوموں کے عزم و ارادے کو پختہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اور الٰہی حقوق سے آشنائی کا راستہ بھی دکھلایا ہے۔

بلاشبہ شہید قاسم سلیمانی ایک ایسے عظیم انسان تھے جو اپنی زندگی اور شہادت کے بعد بے شمار نعمتوں اور برکتوں کا سرچشمہ ثابت ہوئے۔ ایرانی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان جیسے فداکار اور جان نثار افراد بہت کم ہی ملتے ہیں؛ کہ جنہوں نے اپنی زندگی کے دوران اور اپنی موت کے بعد بھی قوم میں ایک نئی روح ڈال دی ہو، حق و حقیقت کا علمبردار بن کر اس آیہ شریفہ کا مصداق بنے ہوں۔ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا[1]؛ مومنین میں ایسے لوگ موجود ہیں؛ جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا، ان میں سے بعض نے اپنی ذمے داری کو پورا کیا اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں اور وہ ذرا بھی نہیں بدلے[2]۔

شہید سلیمانی کا ترقی یافتہ مکتب

ظاہر ہے کہ مادی اور روحانی طور پر ہر پیداوار اور پروڈکٹ، ایک عمومی عمل کی تکمیل اور ارتقاء کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ فکری یا نظریاتی عمل ابتدا سے انتہا تک، ایک متعین راستے اور خاص مقدمات کے تابع ہوتا ہے، انسان جب تک ان تمام مقدمات سے نہ گزرے، پیداوار حاصل نہیں ہوگی۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ شہید قاسم سلیمانی کا فکری اور عملی مکتب ایک ہدایت اور تکامل یافتہ مکتب ہے جس کی پیروی کرکے انسان کمال تک پہنچ سکتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث کی رو سے اللہ کے راہ میں گامزن اور قدم بڑھاتے رہنا، اکیلے خدائی راہ میں بغیرکسی خوف و خطرکے رواں دواں رہنا اس مکتب کا ایک عملی نمونہ ہے۔

مجاہدت اور مقاومت کا باہمی ارتباط

سچے راستے پر قدم اٹھانا اور قربِ الٰہی کا راستہ اختیار کرنا عقیدت، اخلاص، کوشش اور تسلسل کے ذریعے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ اللہ

۱۔ احزاب،۲۳.

۲۔ ترجمہ؛ شیخ محسن نجفی۔

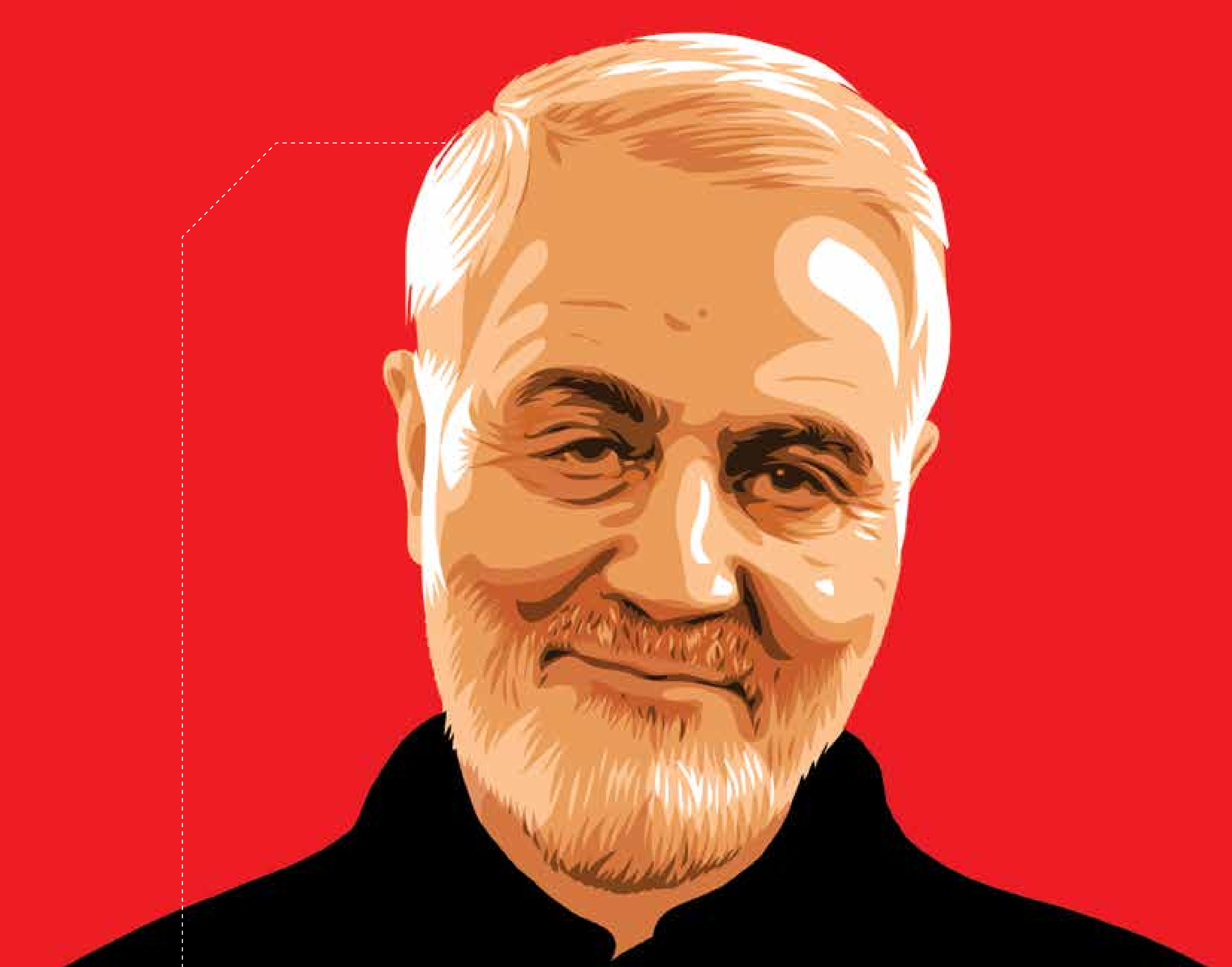

کی راہ میں قدم اٹھانا اور قرب الٰہی حاصل کرنا اس وقت ممکن ہے کہ انسان دن رات پوری استقامت کے ساتھ کوشش کرے جس کی نمایاں مثال شہید سلیمانی ہے؛ لہٰذا، اللہ کی راہ میں مجاہدت اور مقاومت کےلئے ایک خاص انداز کی ضرورت ہے۔ مجاہدت، مقاومت کے بغیرممکن نہیں ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ شہید سلیمانی کے مکتب میں نمایاں نظرآتی ہے۔ اس مکتب میں مجاہدت اور مقاومت بھرپور طریقے سے پائی جاتی ہے، نہ ان کی مجاہدت روکی جاسکتی ہے اور نہ ہی مقاومت میں کوئی خلل ڈال سکتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ شہید سلیمانی نے اپنی زندگی کے تمام لمحات ایک طرف سیاسی، مذہبی اور نظریاتی فریب کاروں اور دوسری طرف اسلام دشمن سازشیوں کے خلاف میدان جنگ میں جدوجہد کرتے ہوئے گزارے اور کبھی ہمت نہیں ہاری اور اپنے مقصد سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹے اور مضبوط ایمان اور اللہ پر بھرپوربھروسہ رکھتے ہوئے نہایت دوراندیشی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کی اور خطے کے تمام بلاد اسلامی میں موجود تکفیری دہشت گردوں خاص کر امریکی اور مغربی ممالک کی حمایت یافتہ دہشت گرد تنظیم داعش کا خاتمہ کیا۔

زندہ اور متحرک مکتب

شہید سلیمانی کا مکتب زندہ اور ہر وقت متحرک رہنے والا مکتب ہے، اس کی حرکت رکنے والی نہیں ہے۔

فکری اور عملی مکاتب کی بقا کی شرط

کسی بھی فکری اور عملی مکتب کی بقا کے لیے، ضروی ہے کہ انسان کوعملی اعتبار سے اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنی انقلابی تحریک کو رواں دواں رکھ سکے اور کسی بھی صورت میں اپنے مقصد کو کم رنگ ہونے سے بچائے۔ ہر دور میں آنے والے انقلابات اور نئی نظریاتی طرز عمل کی تحریکوں کے اتار چڑھاؤ کی تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں بہت سے مکاتب فکر اور فلسفے پائے جاتے ہیں جیسے؛ "کمیونزم"، "سوشلزم"، "مارکسزم"۔ جن میں سے ہر ایک کا ابتدائی زمانہ نہایت

اور ہنگامہ خیز تجربات پر مشتمل ہے؛ لیکن یہی انقلابی مکاتب کچھ عرصے کے بعد، زوال پذیر دکھائی دیتے ہیں۔ بنیادی طور پر عقلی اور منطقی فریم ورک کی کمی کی وجہ سے وہ اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے میں ناکام ہوتے ہیں اور مختصر مدت کے بعد ان کی تحریک زوال کا شکار ہوتی ہے؛ یہاں تک کہ ان کے تمام پیروکار انہیں چھوڑ جاتے ہیں اور یوں پورے مکتب کا نام نشان تک مٹ جاتا ہے۔

جہاں اسلام کا وہ عظیم مکتب جس کے آغاز سے ہی شہداء اس کشتی نجات کے سکان دار تھے اور ایک کے بعد ایک، یعنی ہرشہید نے اس مکتب کی آبیاری کی یہاں تک کہ شہید سلیمانی نے اسی مشن کو جاری رکھتے ہوئے اسے احسن طریقے سے آگے بڑھا کرمزید طاقتور بنایا۔

عقلی بنیادوں پر انصاف اور مساوات فراہم کرنا، اخلاقی اور انسانی اقدار کو مضبوط کرنا؛ لوگوں کے درمیان محبت و الفت اور بھائی چارہ ایجاد کرنا؛ انسانی زندگی کے مساوی حقوق کا خیال رکھنا؛ مظلوموں اور محروموں کے استحصال کے خلاف بغاوت کرنا؛ معاشروں میں ناراضگی اور تشدد کا باعث بننے والے نظریاتی اور مذہبی انحرافات کا خاتمہ کرنا؛ توہم پرستی کے خلاف جدوجہد؛ عقل و برہان کے خلاف برسرپیکار اقدامات کا مقابلہ اور ہر قسم کی پسماندگی اورعدم استحکام کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کرکھڑے ہونا اس مکتب کی اصل نشانیوں میں سے ہیں۔

ایسا مضبوط مکتب جو کہ ہرقسم کے جمود سے دور ہونے کے ساتھ ساتھ ناقابلِ فنا اور ناقابل شکست بھی ہے؛ جس کا شہید سلیمانی نے تقریباً ۱۴۰۰ سال بعد دوبارہ بغور مطالعہ کیا اور اپنے اندر ایسے خیالات، تصورات اور افکار کی پرورش کی جن کی بنیاد پر "روح" کو آزادی اور عروج کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ انسانی تفکر کے پھلنے، پھولنے اور اس کی جڑوں کو مزید طاقتوربنانے کا باعث بنتے ہیں، ایسے تصورات اور خیالات جو انسانوں میں ہمیشہ زندہ اور زرخیز رہتے ہیں، یہ نہ صرف باطل کا رنگ نہیں لیتے؛ بلکہ فراموشی اور بھول کا شکارتک نہیں ہوتے۔

اپنے نظریے اور مقصد میں استحکام

شہید سلیمانی کا مکتب اپنے نظریے اور مقصد میں استحکام رکھتا ہے۔ صرف وہی مکاتب جو ہر وقت اپنے نظریے اور مقاصد میں متزلزل نہیں ہوئے وہی باقی رہے اور باقی سب تاریخ کے اوراق کے زینت بنے اور ان کا خاتمہ ہوگیا۔ تمام فلسفیانہ، اخلاقی، سماجی، نفسیاتی، سیاسی، تعلیمی مکاتب جن کی بنیادیں کمزور ہوتی ہیں؛ انہیں مختصر طوفان نابود کردیتا ہے ۔

شہید سلیمانی کے مکتب کا اصل مقصد انسانیت کی حفاظت، معاشرے میں امن و امان قائم کرنا اوراسلامی مملکت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے؛ اس مکتب میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں ہے۔ خدائی رنگ میں رنگ جاتاہے۔ اس مکتب کو کوئی بھی طاغوتی طاقت شکست سے دوچار نہیں کرسکتی ہے اس نے ہمیشہ کے لئے رہنا ہے۔

جنرل قاسم سلیمانی کی سیاسی بصیرت

وزیرخارجہ حسین امیرعبداللھیان کے زبانی

مسیرنامی میگزین کے ایڈیٹرنے وزیرخارجہ حسین امیرعبداللھیان سے شہید سلیمانی کی سیاسی بصیرت کے بارے میں کچھ اہم سوالات کئے ہیں جس کا ایک حصہ پیش خدمت ہے:

سوال: شہید جنرل سلیمانی کسی بھی اہم کام کے انجام دہی میں کس طرح فیصلہ کرتے تھے؟ کیونکہ جتنا کام پیچیدہ اور مشکل ہوتا ہےاتنا ہی بروقت فیصلہ کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

وزیرخارجہ: دیکھیئے مثال کے طور پر خطے میں امن وامان کے لئے عسکری اعتبارسے عراقی حکومت کی مدد کرنا نہایت ضروری سمجھا گیا؛ اور یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کسی بھی صورت عراق جانا ہی ہوگا۔ جنرل سلیمانی کسی بھی فیصلے سے قبل کئی گھنٹے سوچ بچار کرتے، مشاورتی اجلاس بلاتے اور اس کے بعد ہی کوئی اہم فیصلہ کرتے تھے۔ سچ کہوں تو جب ایرانی وزارت خارجہ کے حکام عراق کے مختلف شہروں میں قونصل خانے کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے؛ تب جنرل سلیمانی اس بات پر اصرار کررہے تھے کہ عراق کے مختلف شہروں میں ایرانی قونصل خانے کھولنا ضروری ہے؛ تاکہ ایرانی اور عراقی شہری ایک دوسرے کے ممالک میں آسانی سے رفت و آمد کرسکیں؛ یہی وجہ تھی کہ کردستان کےشہراربیل اور سلیمانیہ میں دو نئے قونصل خانے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔

جنرل سلیمانی نے اسی موضوع پر کافی سوچ بچار اور بحث و مباحثہ یعنی مشاورت کیا کہ ہمیں کردستان میں قونصل خانہ کھولنا چاہیے کہ نہیں؟ کیا سلیمانیہ میں قونصل خانہ کھولنا ضروری ہے؟؟ ہمارے بعض سیاستدانوں کا خیال تھا کہ ہمیں صرف کردستان کے مرکزی شہراربیل میں ہی قونصل خانہ کھولنا چاہیئے باقی شہروں میں نہیں!۔

یہ جاننا دلچسپ ہے کہ جنرل سلیمانی کہہ رہے تھے کہ شمالی عراق میں کرد معاشرے کی حقیقتوں کو دیکھتے ہوئے، ہمیں سلیمانیہ میں بھی قونصل خانہ کھولنا چاہیئے؛ کیونکہ کردستان میں دو سیاسی جماعتیں ہیں، ہمیں ان دونوں کو یہ احساس

دلانے کی ضرورت ہے کہ ہم ان دونوں سے برابری کے سطح پر تعلقات چاہتے ہیں۔ ہمیں ایک کو انتخاب کرکے دوسرے گروہ کو ناراض نہیں کرانا چاہئے؛ لہذا ہم نے جس طرح کربلائے معلی اور نجف اشرف میں قونصل خانے کھولے ہیں اسی طرح کردستان میں بھی ہمیں الگ الگ قونصل خانوں کی ضرورت ہے۔

جنرل سلیمانی سیاسی طور پر اس قدر پختہ تھے کہ حتی عراق کے اہل سنت علاقوں میں بھی ایرانی قونصل خانے کھولنے کے حق میں تھے۔

جنرل سلیمانی کی سیاسی بصیرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب اقوام متحدہ نےعراق میں انتخابات کرانا چاہا توعراقی عوام بشمول قبائل اور دیگر اقوام انتخابات کے انعقاد کے ذمہ دار تھے؛ تاہم وہ اقوام متحدہ کے قوانین پر بالکل اعتماد نہیں کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب عراق میں پہلے انتخابات ہونے والے تھے توعراقی بھائیوں نے ہمارے ساتھ مشاورتی میٹنگ اور بات چیت کی تھی؛ کیونکہ عراقیوں کو محفوظ اور غیرمتنازعہ انتخابات کرانے کے لیے اہم مشوروں کی ضرورت تھی؛ لہذا جنرل سلیمانی نے اپنے تجربات ان کو فراہم کئے اور بڑے کارساز ثابت ہوئے۔

عراق سےمختلف وفود جن میں شیعہ، سنی، کرد، عیسائی اور ترکمان شامل ہیں،ایران آئے یہاں کے انتخابی نظام کو دیکھا۔ عراقی، اقوام متحدہ کے انتخابی طریقہ کار کے بارے میں خدشات رکھتے تھے؛ کیونکہ انہیں شک تھا کہ امریکی اس بہانے اپنے پسندیدہ افراد کو اقتدار میں لانے کے لیے دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ عراقی عوام ایسا بالکل نہیں چاہتے تھے؛ وہ نہیں چاہتے تھے کہ امریکا نواز افراد ملک پر مسلط ہوجائیں؛ لہذا اسلامی جمہوریہ ایران نے جنرل سلیمانی کے توسط سےعراقی عوام کی امنگوں کومد نظر رکھتے ہوئے حقیقی انتخابات کے لئے راہ ہموار کیا۔

سردار سلیمانی کا خیال تھا کہ عراقی بہت ذہین اورباشعور لوگ ہیں؛ لیکن افہام و تفہیم کے لیے وقت چاہئے اور ہمیں صبر وتحمل سے کام لینا ہوگا اوران تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے عراقیوں سے صبر اور حوصلے کےساتھ بات چیت کی ضرورت ہے۔

جنرل سلیمانی کی بصیرت کا ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کے حل کے لئے کافی دیرتک سوچ بچار کرنے کے عادی تھے۔ مشاورت کیا کرتے تھے اس کے بعد ہی کوئی اہم فیصلہ کرتے تھے؛ جیسے کہ عراقی، انتخابات کے انعقاد کے بارے میں سخت فکرمند تھے۔

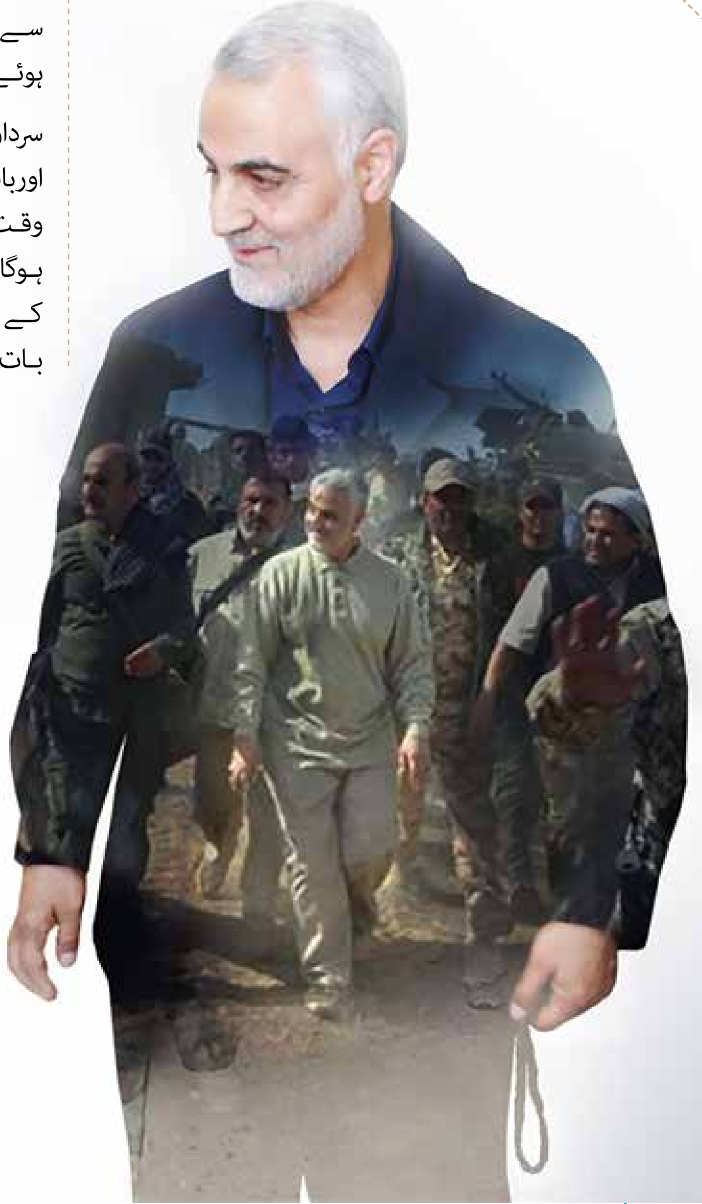

جنرل سلیمانی کی مدبرانہ بصیرت نے ان کی بہت مدد کی اور ہرقسم کے ابہامات کو دور کردیا۔

جنرل سلیمانی اس معاملے کے بارے میں دوکام انجام دے سکتے تھے: مثال کے طور پر وہ کہہ سکتے تھےکہ وزارت خارجہ کے حکام کو اگر افریقہ، افغانستان یا کسی اور جگہ اقوام متحدہ کے زیر نگرانی انتخابات کرانے کا تجربہ ہے تو عراق اور ایران میں موجود اقوام متحدہ کے دفتر کو اپنے تجربات فراہم کریں اور وہ عراقی وزارت خارجہ کو منتقل کردیں گے؛ لیکن جنرل سلیمانی نے ایسا نہیں کیا؛ بلکہ عراقی عوام سے کہا انتخابات پر نظررکھیں اور انہیں ہرقسم کی رہنمائی سے دریغ نہیں کیا اور مدد فراہم کرتے رہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جنرل سلیمانی نے ایران میں انتخابات کرائے تھے؟ بالکل نہیں!

جب عراق میں انتخابات کا مسئلہ سامنے آیا تو جنرل سلیمانی نے اسلامی جمہوریہ ایران کے شورائے نگہبان۔ وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کے ذمہ داران سے کئی ملاقاتیں کیں؛ کیونکہ انہیں اندرون اور بیرون ملک انتخابات انعقاد کرنے کے تجربات تھے۔

اس کے علاوہ افغانستان کے امور میں ماہر مسئولین سے مشاورت کیا؛ تاکہ وہاں اقوام متحدہ کے زیرنگرانی ہونے والے انتخابات کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جنرل سلیمانی نے اپنے گرانقدر تجربات عراقی بھائیوں تک پہنچایا اور عراقیوں نے ان کے فراہم کردہ تجربات کے متعلق تجزیہ و تحلیل کیا اور آخرکار عراق میں انتخابات منعقد ہوئے۔

جنرل سلیمانی کی ایک اور اہم خصوصیت یہ تھی کہ وہ کبھی اپنا نکتہ نظر دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرتے تھے؛ دوسروں کی رائے کا بھرپور احترام کرنے کے قائل تھے۔ وہ کہتے تھے: ہماری زندگی کے تجربات یہ ہیں آپ دیکھ لیں؛ اگر پسند ہیں تو آپ بھی استفادہ کریں۔

جنرل سلیمانی

ایک امن پسند اور سچے سپاہی

جنرل سلیمانی کو عالمی دہشت گردوں کے سربراہ امریکا نے یہ کہ کر نشانہ بنایا کہ وہ عالمی امن وامان کے لئے خطرہ تھے!! دراصل سلیمانی عالمی امن کے لئے نہیں؛ بلکہ امریکی تسلط پسندانہ منصوبوں کےلئے خطرہ تھے۔ انسانیت اورعالمی امن کے لئے وہ خطرہ بن سکتا ہے، جو دین اسلام کے اصولوں سے واقف نہ ہو۔ جس کی رگ رگ میں دین مبین اسلام کے احکام رچ بسے ہوں وہ کیسے انسانیت کےلئے خطرہ بن سکتا ہے؟ امریکا سمیت اسلام دشمن عناصر، اسلام کی انسانیت نوازی اور اس سے جڑی زمینی حقائق سے بغض و عناد رکھتے ہیں؛ لہذا دہشت گردی کے الزامات لگا کرانسانیت کو اسلام سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔

اسلام امن و سلامتی کا دین

اسلام امن و سلامتی، صلح و آشتی اور عدل و انصاف کا دین ہے، اسلام نے انسانی زندگی کی حرمت کو اتنی اہمیت دی ہے کہ ایک شخص کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل اور ایک انسان کی جان بچانے کو ساری انسانیت بچانے کے مترادف قرار دیا ہے: «--- مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَميعاً وَ مَنْ أَحْياها فَكَأَنَّما أَحْيَا النَّاسَ جَميعا[۱]؛ جس نے کسی ایک کو قتل کیا جب کہ یہ قتل خون کے بدلے میں یا زمین میں فساد پھیلانے کے جرم میں نہ ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی»۔

دوسری آیت میں ارشاد باری تعالی ہے:«وَ مَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً فيها وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ عَذاباً عَظيماً[۲]؛ اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور ایسے شخص کے لیے اس نے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے»۔

جس دین میں ایک شخص کا قتل پوری انسانیت کے قتل کا مترادف اور اس کی سزا جہنم ہو اس دین کا ماننے والا کیسے پوری دنیا کے خطرہ بن سکتاہے؟؟؟؟

۱۔ مائدہ،۳۲۔

۲۔ نساء،۹۳۔

دین اسلام نے نہ صرف ظلم وتعدی سے منع کیا ہے، بلکہ ظلم و جبر کے جواب میں بھی دوسرے فریق کے بارے میں حد انصاف سے متجاوز ہونے کو ناپسند کیا ہے اور انتقام یا قصاص کے لئے بھی مہذب اور عادلانہ اصول و قواعد مقرر کئے ہیں۔

اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کی ناکام کوشش

جیسے جیسے اسلام دنیا میں پھیلتا جارہا ہے اسلام دشمن قوتوں کی بے چینی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔ جن بنیادی مقدمات کو سامنے رکھ کر دہشت گردی کا الزام ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس کی جہتیں بھی واضح و نمایاں ہیں اور جن اسلوب و مناہج کے سہارے یہ اقدامات کئے جارہے ہیں وہ بھی ساری دنیا کے سامنے ہیں[1]۔ ان کا واحد مقصد اسلام کی ترقی کو روکنا ہے۔ جہاں انہیں ایمانی ہمت وجرأت، اسلامی شجاعت و بہادری اور علوی روح و جذبے سے سرشار کوئی نظرآتا ہے تو فوری طور پر راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں؛ لیکن وہ بھول گئے ہیں کہ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور اس نے پوری دنیا میں پھیلنا ہے: «یُرِیدُونَ لِیُطْفِؤُا نُورَ اللَّهِ بِأَفْواهِهِمْ وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ کَرِهَ الْکافِرُونَ[2]؛ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ (کی پھونکوں) سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا خواہ کفار برا مانیں» مفسر قرآن علامہ شیخ محسن نجفی لکھتے ہیں: «اسلام دشمن عناصر اسلامی تعلیمات پر مشتمل اس روشن دستور حیات کی روشنی کو بجھانے کی کوشش کریں گے۔ اس جملے میں اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کی طرف اشارہ ہے؛ چنانچہ اسلام کی روشنی کی پہلی کرن پھوٹتے ہی یہ سازشیں شروع ہو چکی ہیں اور آج تک پوری طاقت کے ساتھ ہر سو، ہر طرف سے جاری ہیں؛ چنانچہ کوئی موضوع، کوئی صورت نہیں چھوڑی جس کے ذریعے اسلام کے خلاف سازش نہ کی گئی ہو۔ اپنی حربی و عسکری طاقت، مالی و اقتصادی قوت، اپنے حیلوں اور مکاریوں، جاسوسی اور اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعے، اپنے ننگ و عار سے پرُ کلچر، شرمناک، اخلاق سوز حرکات، اپنے تمام اخلاقی اور انسانی قدروں کی پامالی کے ذریعے۔ نہایت قابل غور ہے کہ ہمارے معاصر کافروں نے اپنے منہ کو اسلام کے اس چراغ کو بجھانے کے لیے بہت بڑا بنایا تھا؛ لیکن ان کافروں کے اپنے ملکوں میں اسلام ایک طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ ہمارے معاصر کافر اسلام کے خلاف مادی طاقت استعمال کر رہے ہیں؛ جبکہ اسلام اپنی روحانی طاقت سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اس لیے ان کافروں کے مادی تیر اسلام کے

---

۱. اسلام، امن عالم اوراحترام انسانیت. www.erfan.ir/urdu/49270.

۲. صف،۸.

روحانی نشانے پر نہیں لگتے»[۳]۔ جی ہاں ان کے ناپاک تیر جنرل سلیمانی جیسے مسلمانوں کے جسموں کو تو چھلنی کرسکتے ہیں؛ لیکن ان کی روحانی طاقت کو چھو بھی نہیں سکتے۔

ایران دنیا کا امن پسندترین ملک

اسلامی جمہوریہ ایران میں عملی طور پر ہر ایک شہری کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ معاشرے میں امن و سلامتی کا پیغمبر بنے، نہ کہ تشدد، نا انصافی اور ظلم و زیادتی کا سفیر؛ لہذا دنیا میں کسی بھی ملک نے امن و صلح کی برقراری میں اتنا کردار ادا نہیں کیا جتنا اسلامی جمہوریہ ایران نے کیا ہے۔ ایران نے ہمیشہ ممکنہ حد تک اپنی قوت اور اثرات کے ذریعے مظلوم کی دستگیری کی ہے اور ظالم کو ظلم سے روکا ہے۔ پوری تاریخ میں ایرانی امن پسند رہے ہیں اور اس کی ایک زندہ مثال سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے قدس فورس کے کمانڈر شہید قاسم سلیمانی تھے کہ جو اپنی شہادت سے قبل علاقے میں امن و سلامتی کی برقراری کے لئے بغداد کے دورے پر گئے تھے۔

جنرل سلیمانی کا پرامن مشن

ایک مسلمان حکمران کا فرض بنتا ہے کہ وہ امت اسلامیہ کے لئے ایسے تمام اقدامات کرے جن سے نہ صرف بلاد اسلامی؛ بلکہ پوری دنیا میں امن و امان قائم ہو؛ جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: «وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[۴] اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں»۔

اس کے لئے سب سے اہم اقدام یہ ہے کہ ہر قیمت پر معاشرے کے تمام افراد کے لئے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے، اور جہاں کہیں بھی ظلم ہو اسے بغیر کسی تمیز کے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ جنرل سلیمانی نے اللہ تعالی کے اس حکم پرعمل کرتے ہوئے اپنی زندگی ایک پرامن معاشرے کے حصول کے لئے وقف کردی اور آخری دم تک امربہ معروف اور نہی از منکر کرتے رہے؛ شہید جنرل سلیمانی کی حکمت عملی سے ایران کی سلامتی مستحکم ہونے کے ساتھ ہی عالمی سلامتی کو بھی فروغ حاصل ہوا[۵]؛ یہی وجہ ہے کہ آج جنرل سلیمانی کو امن و آشتی کے سردار کہا جاتا ہے۔

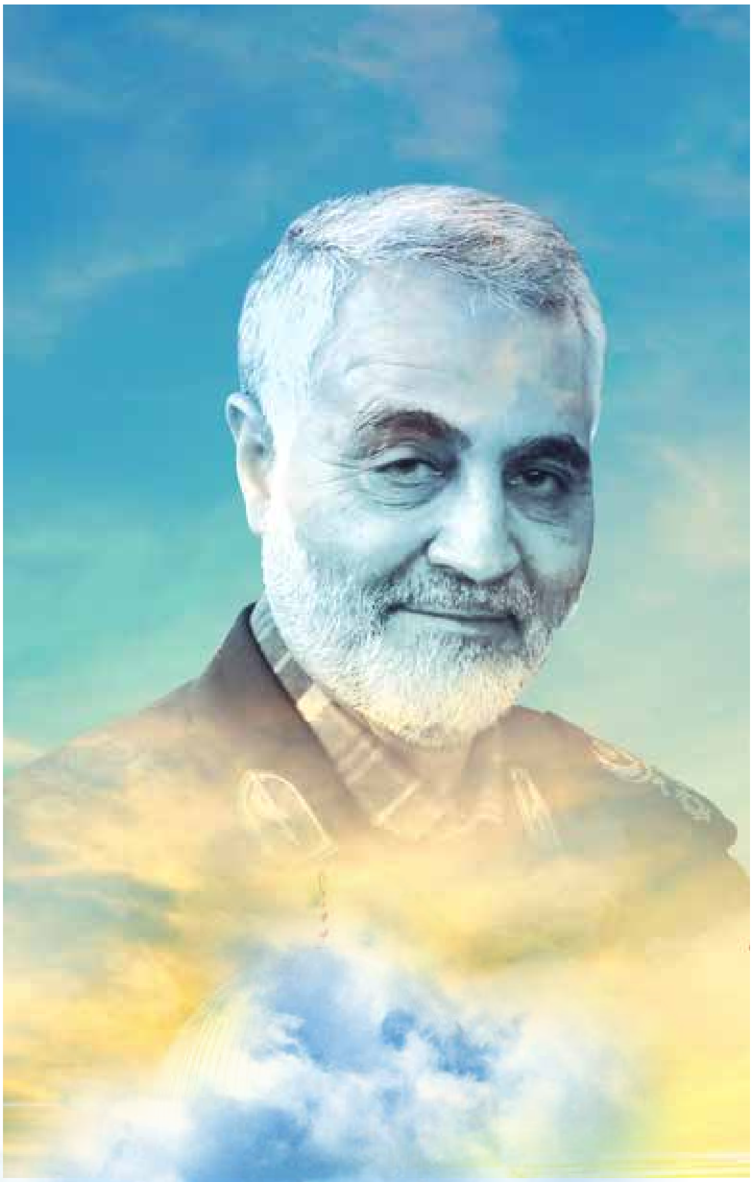

---

۳. شیخ محسن نجفی، الکوثر فی تفسیر القران جلد ۹ صفحہ ۱۵۶.

۴ ۔ آل عمران، ۱۰۴۔

۵. قاسم سلیمانی شہید امن و آشتی ہیں.س‌حرنیوز اردو،
urdu.sahartv.ir/news/iran-i360343

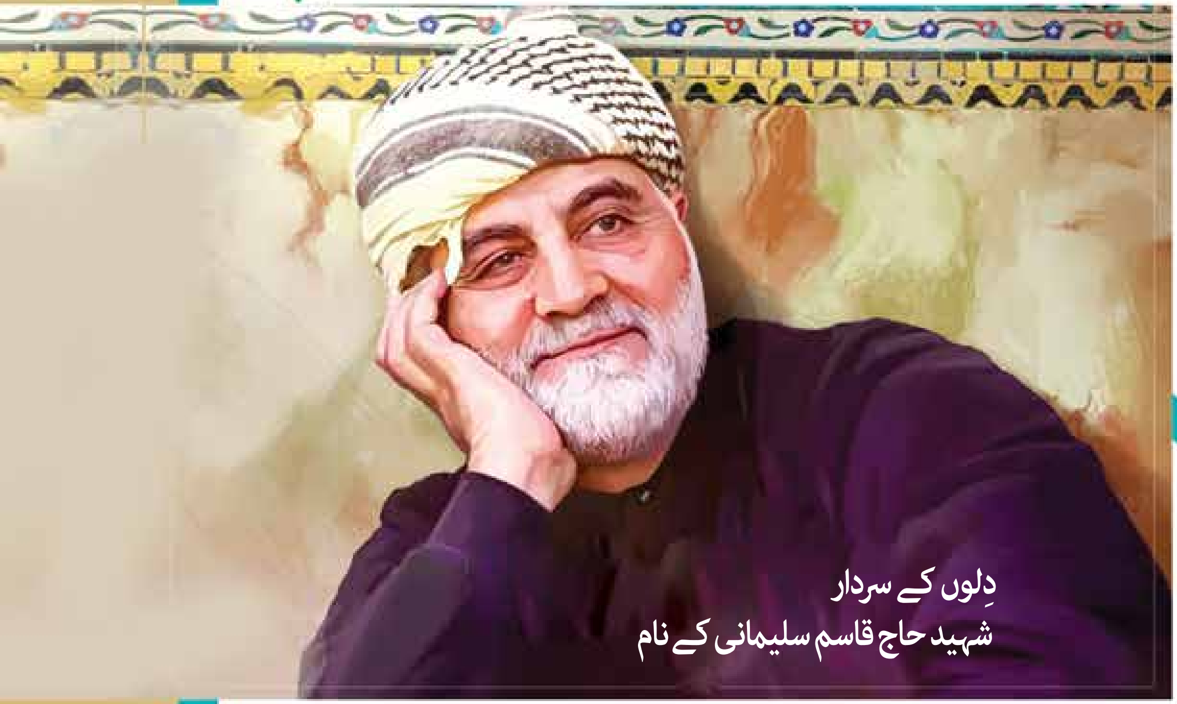

دِلوں کے سردار
شہید حاج قاسم سلیمانی کے نام

تُو ہے زندہ ترا کردار بھی پائندہ ہے
بخدا دیکھ لیا وعدہ جو قرآنی ہے
معجزہ تیرے لہو نے یہ دکھایا ہم کو
بچہ بچہ میرے مکتب کا سلیمانی ہے

زیب دیتا تھا تجھے سچا نمازی ہونا
تُو نے سجدوں میں شہادت کی دعا مانگی تھی
کربلائی تھا بدن تیرا تبھی تو تُو نے
جان دینے کے لیے خاکِ شفاء مانگی تھی

نامِ عباس ترے لب پہ سدا رہتا تھا
خوف کھاتی تھی ترے نام سے آلِ ہِندہ
قصرِ باطل تری ہیبت سے لرز جاتے تھے
تجھ کو رہبر نے پکارا تھا شہیدِ زندہ

داد صفین و نہروان نے دی ہے تجھکو
دشمنِ دین کی گردن ہے اتاری تُو نے
یہ سعادت بھی فقط تجھ کو ملی ہے رب سے
زندگی مالکِ اشتر کی گزاری تُو نے

تُو نے ہر خطے کے مظلوم کو اپنا سمجھا
چین دُنیا کا لکھا تھا تری پیشانی میں
ترے جانے سے یہ عالم پہ عذاب آیا ہے
سال گزرا ہے ترے بعد پریشانی میں

تُو عزادارِ حسین ابنِ علی بن کے رہا
دینِ اسلام سے ہر عہد نبھایا تُو نے
تجھ سے محروم زمانہ ہے یہ غم اپنی جگہ
خوش ہوں یہ سوچ کے منزل کو ہے پایا تُو نے

آج بھی روضہءِ زینب سے صدا آتی ہے
مرے عباس کے لشکر کا علمدار ہے تُو
مرے یہ حرفِ شکستہ ہیں عقیدت کا خراج
راج دل پر ہے ترا شمس کا سردار ہے تو

شمس جعفری (بلتستانی)

جنرل سلیمانی شہادت کے بعد امریکیوں کے لیے زیادہ خطرناک!

اسلامی جمہوریہ ایران کے اعلی حکام خاص کرسپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے سربراہ واضح کرچکے ہیں کہ دہشت گرد امریکی فوج کے ہاتھوں مزاحمتی محاذ کے کمانڈر جنرل قاسم سلیمانی کی شہادت، مشرق وسطی میں امریکی ناپاک وجود کے اختتام کا نقطہ آغاز ہوگا۔ امت اسلامیہ خاص کر

ایرانی قوم کا ملکی سربراہان اورعسکری قیادت سے مطالبہ ہے کہ وہ کسی بھی صورت امریکی دہشت گردی کا منہ توڑ جواب دے کرقوم و ملت کا سرفخر سے بلند کرے۔

سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ جنرل سلیمانی اور ان کے ساتھیوں پر حملے نے امریکا کو دنیا بھرمیں رسوا کرکے رکھ دیا ہے، اب امریکا مشرق وسطی سمیت خطے کے کسی بھی ملک میں سکون سے نہیں رہ پائےگا؛ کیونکہ جنرل سلیمانی شہادت کے بعد زیادہ خطرناک بن کر ابھرے ہیں۔

رہبرمعظم

رہبر معظم آیت اللہ علی خامنہ ای نے قاسم سلیمانی کی شہادت کو ان کی لازوال خدمات کا انعام قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ان کے جانے کے بعد خدا کی مرضی سے ان کا کام جاری و ساری رہے گا۔ قاسم سلیمانی اور باقی شہدا کے خون سے ہاتھ رنگنے والے مجرموں سے ہرممکن وقت میں سخت انتقام لیا جائے گا۔[1]

رہبر انقلاب اسلامی نے شہید قاسم سلیمانی کو ‘مزاحمت کا بین الاقوامی چہرہ ’ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ حاج قاسم ‘دنیا کے سب سے بڑے

۱. انتقام از آمران و قاتلان شهید سلیمانی در هر زمان که ممکن باشد قطعی است/ چهار توصیه رهبر انقلاب به مردم و مسئولان. خبرگذاری تسنیم:https://tn.ai/2411742

ظالم‘ کے ہاتھوں شہید ہوئے اور وہ تمام لوگ جو مزاحمت کی حمایت کرتے ہیں وہ ان کا ’انتقام ضرور لیں گے[۲]۔ رہبر معظم قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرماچکے ہیں کہ ’ہمارے پیارے اور مخلص جنرل کی کمی یقینی طور پر سخت اور مشکل ہے؛ تاہم ان کے مشن کو جاری رکھیں گے اور ان کے قاتلوں اور مجرموں کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے گا۔

عالمی ماہرین

امریکی صدر ٹرمپ نے جنرل سلیمانی کو قتل کرنے کا براہ راست حکم دینے کے بعد اس کے جواز میں، جھوٹ، مکر و فریب اور بہانے بازیوں کا سہارا لیتے ہوئے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ یہ اقدام خطے میں جنگ کی روک تھام کے مقصد سے انجام دیا گیا ہے؛ تاہم عالمی ماہرین نے امریکی اقدام کو نہ تنہا غیرذمہ دارانہ؛ بلکہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا: اس قسم کے اقدامات سے دنیا مزید عدم استحکام کا شکار ہوگی۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ یقینا اسلامی جمہوریہ ایران چپ نہیں رہے گا اور اس دہشت گردانہ کاروائی کا انتقام امریکا سے لینے کی کوشش کرے گا اور یہ انتقام بہت سخت ہوگا۔

امریکی ڈیموکریٹ پارٹی

امریکی ڈیموکریٹ پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایوان نمائندگان کی سپیکر نینسی پلوسی نے ایک بیان میں کہاتھا کہ ’سلیمانی کا قتل تشدد کی لہرمیں خطرناک اضافے کا باعث بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور پوری دنیا کشیدگی کی ناقابل واپسی سطح تک جانے کا متحمل نہیں ہو سکتے۔ امریکا کے رہنما جو بائڈن نے ایک بیان میں کہاتھا کہ ’صدر ٹرمپ نے بارود کے ڈھیر کو ماچس کی تیلی دکھا دی ہے۔ ایران اس کا جواب دے گا۔ ہم مشرق وسطی میں ایک اور بڑے تنازعے کے دہانے پر ہیں[۳]۔ ان بیانات سے واضح ہوجاتا ہے کہ

۲۔ انتقام در هر زمانی که ممکن باشد، قطعی است۔ پایگاه اطلاع رسانی آیت الله خامنه‌ای۔

۳۔ ایرانی جنرل قاسم سلیمانی کا قتل: عالمی سطح پر گہری تشویش: انڈپنڈنٹ اردو سے اقتباس۔ www.independenturdu.com

امریکی کس حد تک خوف کے شکار ہیں۔

المیادین ٹی وی نے صیہونی ذرائع ابلاغ کے حوالے سے خبر دی تھی کہ ایران کے امور میں امریکا کے خصوصی نمائندے رابرٹ میلی نے یہ اعتراف کیا ہے کہ شہید جنرل سلیمانی کے قتل سے نہ صرف امریکا محفوظ نہیں ہوا؛ بلکہ اسکی سکیورٹی کی سطح میں کمی آئی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ شاید جنرل سلیمانی کے قتل پر سبھی امریکی متفق ہوں مگر سوال یہ ہے کہ کیا ان کے قتل سے امریکا پہلے کی بہ نسبت زیادہ محفوظ ہوا ہے؟ اور میری نظر میں یہ مسئلہ بالکل واضح ہے کہ اس اقدام سے مشکلات اور بڑھ گئی ہیں اور کشیدگی میں کمی کے بجائے اضافہ ہوا ہے[۴]۔

شامی حکام

شامی سرکاری خبر رساں ایجنسی سانا کا کہنا تھا کہ سیرین وزارت خارجہ نے کہا کہ شام کو یقین ہے کہ امریکا کی یہ بزدلانہ جارحیت شہید رہنماؤں کے راستے پر چلنے اور مزاحمت کے عزم کو مزید مضبوط کرے گی[۵]۔

واضح رہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران مشرق وسطی سمیت پورے خطے کے تحفظ وسلامتی کے لئے اہم کردار ادا کررہا ہے۔ جنرل قاسم سلیمانی مشرق وسطی میں دہشت گردی اور ناامنی کے خلاف جنگ میں کلیدی کردار کے حامل تھے؛لہذا ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ شہید کا مشن لمحہ بہ لمحہ کسی وقفے یا شک وتردید کے بغیر، پوری قوت سے جاری و ساری رہے گا؛ جیسا کہ جنرل سلیمانی کی شہادت کے بعد رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے جنرل اسماعیل قاآنی کو سپاہ قدس کے نئے سربراہ مقرر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار فرمایا کہ جنرل قاآنی کا مشن بھی، شہید سلیمانی کا ہی مشن ہے[۶]۔

سابق وزیرخارجہ محمد جواد ظریف

اسلامی جمہوریہ ایران کے سابق وزیرخارجہ محمد جواد ظریف کا کہنا ہے جنرل قاسم سلیمانی شہادت کے بعد پہلے سے کئی گنا طاقتور ہوچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف مادی اسباب نہیں ہیں جن کی وجہ سے کسی کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے؛ حقیقت یہ ہے کہ جنرل قاسم سلیمانی کی طاقت کو صرف مادی وسائل سے درک نہیں کیا جا سکتا؛ عوام پر اعتماد اور مزاحمتی جذبے جیسے روحانی اسباب بھی طاقت میں اضافے کا سبب بنتے ہیں[۷]۔

۴ ۔ جنرل سلیمانی کی شہادت کے بعد امریکہ پہلے کی بنسبت زیادہ غیر محفوظ ہے۔ تقریب نیوز سے اقتباس۔ www.taghribnews.com/ur/news/516791

۵ ۔ انڈپنڈنٹ اردو سے اقتباس۔

۶ ۔ رهبر انقلاب، سردار قاآنی را به فرماندهی نیروی قدس سپاه منصوب کردند.خبرگذاری جمهوری اسلامی. www.irna.ir/news/83618727/

۷۔ شہادت کے بعد جنرل سلیمانی کی طاقت میں اضافہ ہوا: جواد ظریف۔ سحرٹی وی اردو سے اقتباس۔ urdu.sahartv.ir/news/iran-i385395

شہید جنرل قاسم سلیمانی
کی قرآنی زندگی کی خصوصیات

قرآنی ہونے کا معیار، قرآن کریم کی آیتوں پرعمل پیرا ہونا ہے؛ جیسے کہ امام حسن مجتبیٰ ؑ سے روایت نقل ہوئی ہے جس میں قرآنی ہونے کا معیار بیان فرمایا ہے: قرآنی ہونے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو قرآن پرعمل کرتا ہے؛ حتی اگر حافظ قرآن نہ بھی ہو اس کے بعد امام ؑ فرماتے ہیں: قرآن سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو قرآن پرعمل پیرا نہیں ہوتے؛ اگرچہ وہ اس کی تلاوت کرتے ہوں[1]» اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی ہونے کا معیار قرآن حفظ کرنا یا اچھی تلاوت کرنا نہیں؛ بلکہ قرآنی احکام پرعمل پیرا ہونا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں پیغمبر اکرمﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اگر کوئی قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو خداوندمتعال میدان محشر میں اسے اندھا محشور کرے گا[2]۔

شہید سلیمانی نے قرآن کریم اور اہل بیت اطہار ؑ کے فرمودات کےعین مطابق زندگی گزارنے کی بھرپورکوشش کی؛ اس مختصرمقالے میں ان کی قرآنی زندگی کے چند ایک پہلوؤں اورخصوصیات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قرآنی قوانین پرعمل پیرا ہونا

جنرل قاسم سلیمانی اپنی پوری زندگی قرآن و اہل بیت اطہارؑ سے متمسک رہے اور قرآنی زندگی گزاری، یہی وجہ تھی کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی مسلح افواج سے وابستہ تمام افسران کے نزدیک شہید سلیمانی کا ایک خاص مقام تھا اور انہیں بے حد احترام کی نگاہ سے دیکھتے اور اپنےلئے نمونہ عمل سمجھتے تھے[3]۔

نظام ولایت سے منسلک رہنا

جنرل سلیمانی نظریہ ولایت فقیہ پر اعتقاد راسخ رکھتے تھے؛ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے نظام ولایت کے استحکام میں اہم کردار ادا کیا اور اپنی آخری وصیت میں بھی ولایت کو اصل قرار دیتے ہوئے فرمایا: پہلی اصل ولایت فقیہ پرعملی اعتقاد ہے؛ یعنی ولی فقیہ کی نصیحتوں اور فرمودات پرعمل کیا جائے؛ اگر کوئی اسلامی جمہوریہ میں کسی عہدے کا خواہاں ہے اور کسی منصب پر فائز ہونا چاہتا ہے تو اس کی بنیادی شرط ولایت فقیہ پر عملی اور حقیقی اعتقاد ہونا چاہئے۔ شہید اپنے وصیت نامے میں مزید لکھتے ہیں: ولایت قانونی پوری قوم (مسلمان ہوں یا غیر مسلم) کے لئے ہے؛ جبکہ ولایت عملی، ان عہدہ داروں اور منصب داروں کے ساتھ خاص ہے جو ملک کے نظم و نسق کو اپنے ہاتھوں میں لینے کے خواہاں ہیں[4]۔

نڈر اور بہادر ہونا

شہیدجنرل قاسم سلیمانی نڈر اور بہادر شخصیت کے مالک تھے ان کے دل میں دشمنوں کا خوف بالکل بھی نہیں تھا۔ حاج قاسم کا وجود اس آیۂ شریفہ «الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا[5]» کا مصداق تھا۔ وہ لوگوں کے ساتھ نہایت تواضع و انکساری کے ساتھ

سادگی پسند

جنرل سلیمانی نہایت سادہ زیست اور ہرقسم کے تجملات اور دنیا داری سے پاک تھے جس کا دوست دشمن سب معترف ہے۔

اخلاص و مروت اور سادہ زیستی ان کا خاصہ رہا، کسی نمود و نمائش اور مقام ومنزلت کی لالچ کئے بغیر ملکی و غیر ملکی محاذوں پر اسلام کی سربلندی کےلئے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

---

۱. «ما بَقِيَ فِي الدُّنْيا بَقِيَّةٌ غَيْرَ هَذَا القُرآنِ فَاتَّخِذُوهُ إماما يَدُلُّكُمْ عَلى هُداكُمْ، وَإِنَّ أَحَقَ النّاسِ بِالقُرآنِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَحْفَظْهُ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ وَإِنْ كانَ يَقْرَأُهُ؛ اس فانی دنیا میں صرف ایک چیز باقی رہے گی وہ قرآن ہے، لہٰذا قرآن کو اپنا رہبر اور امام بنا لو، تاکہ تم سیدھے راستے پر چلو۔ درحقیقت قرآن کے قریب ترین لوگ وہ ہیں جو اس کی پیروی کرتے ہیں، اگرچہ انہوں نے اس (آیات) کو بظاہر حفظ بھی نہ کیا ہواور قرآن سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو اس کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے، حالانکہ وہ اس کے قاری اور پڑھنے والے ہوں»۔ (حسن بن ابی الحسن دیلمی؛ ارشاد القلوب، ص۱۰۲)

۲ ۔ «من تعلم القرآن و لم يعمل به حشره الله يوم القيامة اعمى فيقول يا رب لم حشرتنی اَعمی و قد كنت بصيراً قال كذلک اتتک آياتک فنسيتها؛ جس نے قرآن سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائے گا، وہ شخص کہے گا کہ اے اللہ تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا جب کہ میں دیکھ رہا تھا۔ اللہ کی طرف سے جواب آئے گا: تم نے ہماری آیات کو کیسے پڑھا اور انہیں بھلا دیا اور ان پر عمل نہیں کیا۔ (شیخ صدوق، ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، ص ۲۸۲)

۳. قاسم سلیمانی مورد احترام دوستان و دشمنانش است.خبرگذاری دانشجو: snn.ir/0036yj

۴ ۔شہید جنرل قاسم سلیمانی کا وصیت نامہ۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے قونصل جنرل پشاور پاکستان کی ویب سایٹ سے اقتباس۔
https://peshawar.mfa.gov.ir/ur

۵. احزاب، ۳۹. جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور محاسبے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

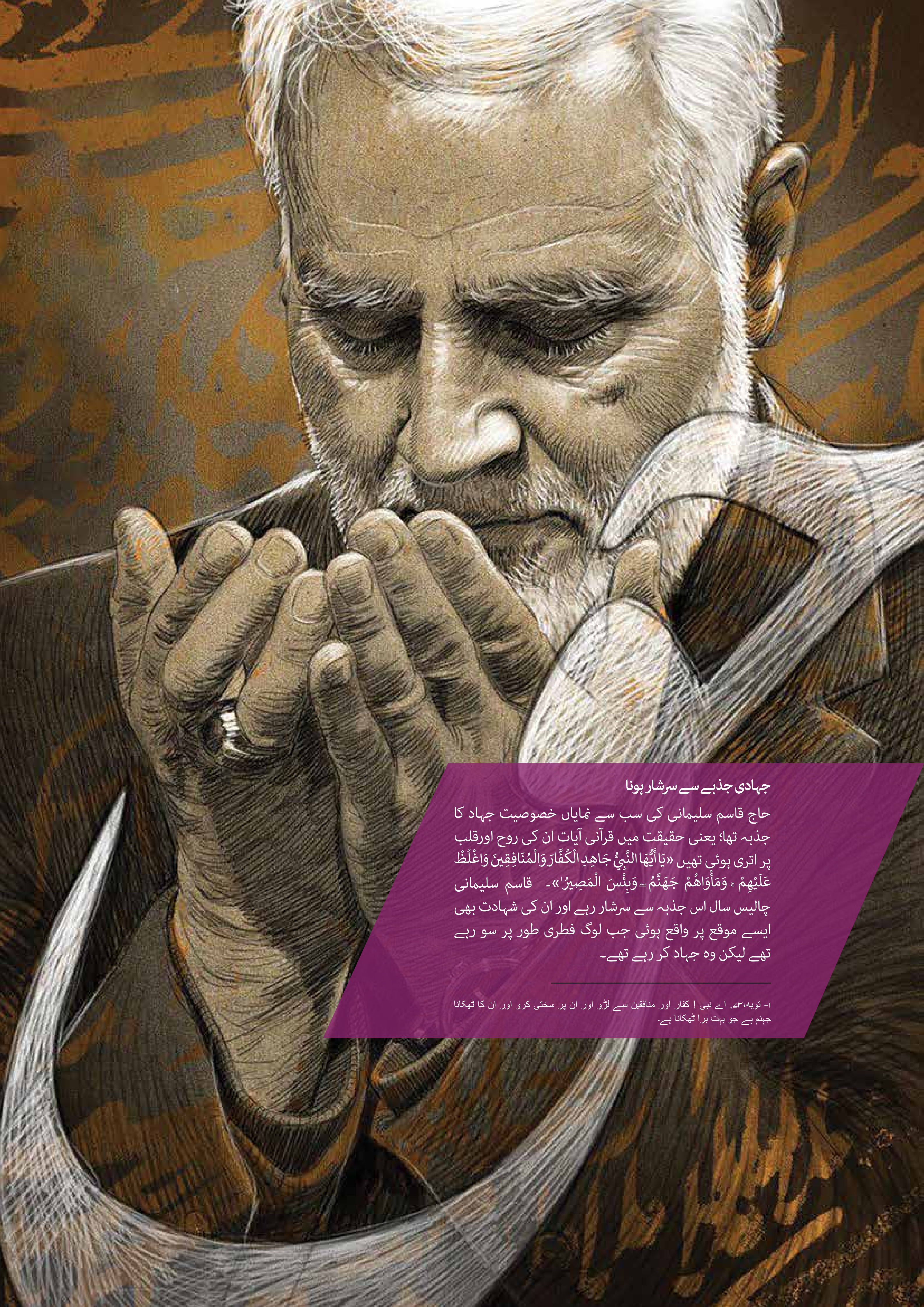

جہادی جذبے سے سرشار ہونا

حاج قاسم سلیمانی کی سب سے نمایاں خصوصیت جہاد کا جذبہ تھا؛ یعنی حقیقت میں قرآنی آیات ان کی روح اورقلب پر اتری ہوئی تھیں «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ[1]»۔ قاسم سلیمانی چالیس سال اس جذبہ سے سرشار رہے اور ان کی شہادت بھی ایسے موقع پر واقع ہوئی جب لوگ فطری طور پر سو رہے تھے لیکن وہ جہاد کر رہے تھے۔

۱۔ توبہ،۷۳. اے نبی ! کفار اور منافقین سے لڑو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

پیش آتے تھے؛ میدان کارزار میں ان کی شجاعت، اپنے دوستوں اور ماتحت افراد کے ساتھ محبت اور خلوص کا عالم یہ تھا کہ کبھی کسی سے نہ کہتے کہ میدان میں جاو؛ بلکہ خود فرنٹ لائن پہ رہتے اور دوسروں سے کہتے میرے پیچھے رہیں[6]۔ قاسم سلیمانی ایک مجاہد اور انقلابی کمانڈر تھے جن کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں جہاد کا جذبہ ٹھاٹھیں مارتا تھا، ایک انقلابی مجاہد کی تمام تر خصوصیات ان کے طرزعمل اور منصوبوں میں صاف دکھائی دیتی تھیں۔

دشمن کی سازشوں سے آگاہی

دشمن شناسی اور دشمن کی سازشوں سے آگاہ رہنا جنرل شہید سلیمانی کی ایک اور اہم خصوصیت تھی۔ اکثر افراد دشمن شناس نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دشمن کی چال میں بہت جلد گرفتار ہوجاتے ہیں۔ شہید حاج قاسم دشمن شناس ہونے کے ساتھ ساتھ دشمن کی سازشوں کو بھی بے نقاب کرنے کے ماہرتھے۔

اللہ کی خوشنودی کو مد نظررکھنا جنرل قاسم سلیمانی ہمیشہ خدا کی رضا اور خوشنودی کی تلاش میں رہتے تھے اور دشمنوں کی طرف سے دی جانےوالی دھمکیوں پر بالکل توجہ نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے یہ خصوصیت قرآن مجید اور اہل بیت اطہارؑ کے فرمودات سے لی تھی۔ شہید قاسم سلیمانی کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اور روشن پہلو دنیا بھر کے محروم اور مظلوم طبقے کی حمایت تھی۔ شہید دہشتگردی کے خلاف ہمیشہ برسرپیکار رہے اور ظلم کے ستائے ہوئے مظلوم عوام خصوصاً فلسطینیوں اور یمنیوں کی حمایت اور ہر قسم کی مدد میں پیش پیش رہے۔

اللہ پر توکل

حاج قاسم کی ایک اور خصوصیت اللہ پر بھروسہ تھی، انہوں نے اللہ تعالی پر بھروسہ کرتے ہوئے دشمنوں کو نظر انداز کرکے اپنے مشن کو بخوبی انجام دیا۔ جنرل شہید قاسم سلیمانی اللہ پر مکمل توکل کرتے اور اس ایہ کریمہ «اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ[7]» کے مصداق تھے۔

شوق شہادت سے سرشار ہونا

شہید قاسم سلیمانی کے دل میں شہادت کی تمنا اتنی تھی کہ جب امریکا اور اسرائیل نے انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دی تو آپ نے فرمایا کہ میں شہادت کی تلاش میں پہاڑوں اور صحراؤں میں گھوم رہا ہوں۔

ان کے دل میں ہمیشہ شہید ہونے کی حسرت تھی اور اکثر کہا کرتے تھے کہ میں کیوں رہ گیا ہوں وہ اپنی جان اللہ کو بیچ چکےتھے: «اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيَقۡتُلُوۡنَ وَ يُقۡتَلُوۡنَ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا فِى التَّوۡرٰٮةِ وَ الۡاِنۡجِيۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ[8]؛ یقینا اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے عوض خرید لیے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھرمارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، یہ توریت و انجیل اور قرآن میں اللہ کے ذمے پکا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنا عہد پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ پس تم نے اللہ کے ساتھ جو سودا کیا ہے اس پر خوشی مناؤ اور یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔»

قرآن و سنت میں شہید کے مقام و مرتبے کے حوالے سے جو ارشادات ملتے ہیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ اسلام میں شہید کی عظمت اور شہادت کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند ہے؛ لہذا جنرل سلیمانی کی اہم ترین آرزو شہادت تھی جو اپنی دیرینہ آرزو اور تمنا تک پہنچ گئے۔

روحش شاد

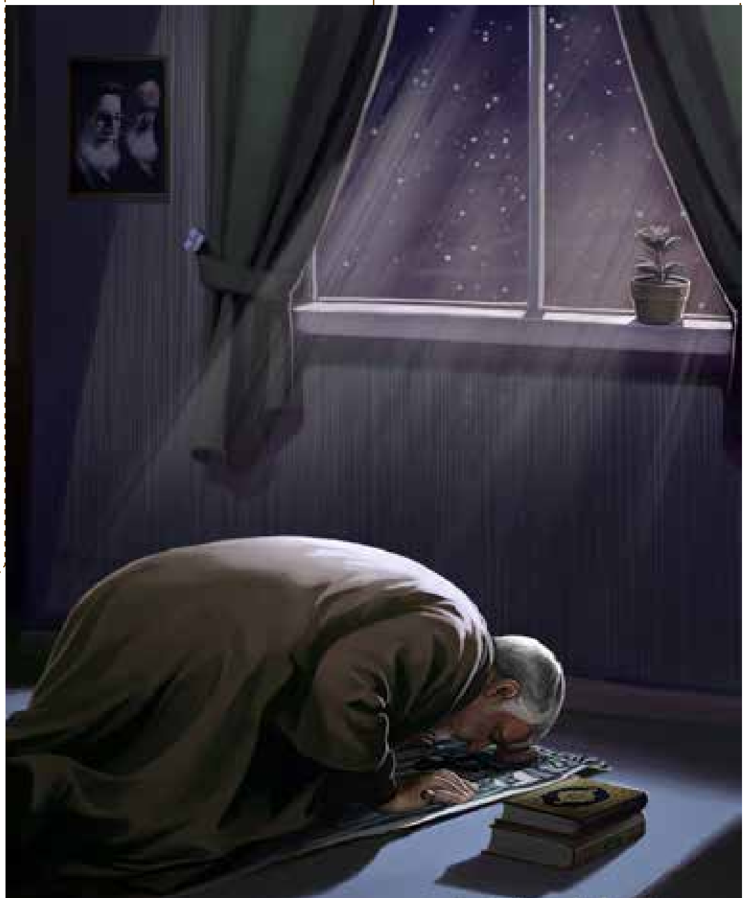

۶ ۔ محمد ثقلین واحدی، شہید قاسم سلیمانی ایک ہمہ جہت شخصیت۔ اسلام ٹائمز سے اقتباس۔
https://www.islamtimes.org

۷۔ تغابن،۱۳۔ اللہ (ہی معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مومنین کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

۸ ۔ توبہ،۱۱۱۔

صرف خدا کے لیے

کچھ لوگ چاہتے تھے کہ ان کے ساتھ ایک یادگار تصویر لیں ، وہ گاڑی سے اترے اور فوٹو لیا، دوسرے لوگ آئے انہوں نے بھی فوٹو لینے کے لیے درخواست کی پھر دوبارہ گاڑی سے اترے، تیسری مرتبہ ایک عورت نے بھی چاہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ فوٹو لے، جب کہ اس خاتون کا حجاب بھی مناسب نہیں تھا، لیکن وہ پھر بھی گاڑی سے اتر گئے اور اس کے ساتھ بھی فوٹو کھنچوایا، تب اس عورت نے کہا: مجھے یقین نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ بھی فوٹو کھنچوائیں گے ۔
میں آج ہی سے اپنا حجاب و پردہ صحیح پہنا کروں گی ۔

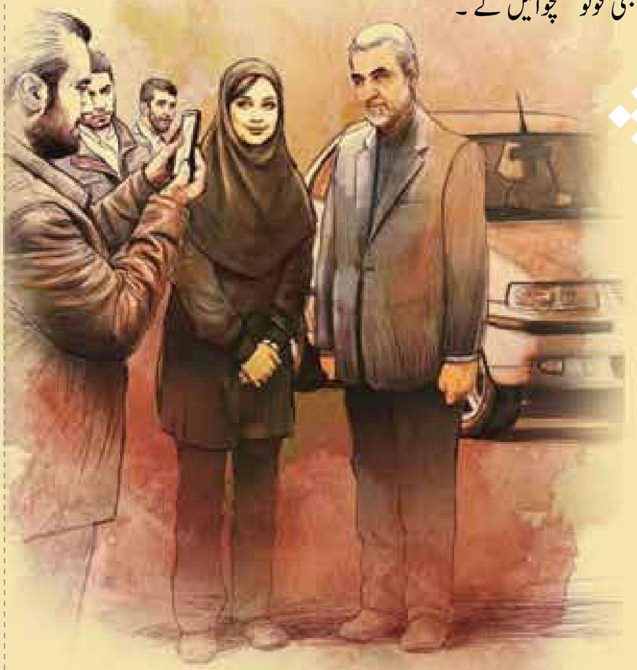

وہ ابومہدی المہندس اور حشد الشعبی کے کچھ جوانوں کے ساتھ سیلاب میں گرفتار لوگوں کی مدد کے لیے شہر شادگان آئے ہوئے تھے ، ہم نے چاہا ان کے لیے دسترخوان لگائیں۔
انہوں نے تمام اپنے ساتھیوں کو ایک ایک کرکے نام لے کر آواز دی کہ آئیں دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھائیں ۔سب کے لیے لقمہ بنابنا کر ایک ایک کے منھ میں دیے جیسے ماں اپنے بچوں کے منھ میں لقمہ دیتی ہے ۔

انقلاب مخالفین نے مشہور کردیا تھا کہ فوج کے کمانڈر نے اپنے گھر میں ڈر کی وجہ سے ایک سرنگ کھول رکھی ہے کہ تاکہ فرار کرسکے ، انہوں نے کمانڈر کے گھر کے سامنے مٹی کا ڈھیر دیکھا تھا۔
جب کہ کمانڈر نے کہا تھا کہ ہمارے گھر کے تہہ خانے کو ایسا تعمیر کیا جائے کہ جس میں مجلس برپا کی جاسکے ، اور خود بھی جب کبھی بھی گھر واپس آتے تو مستری کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے چونکہ وہ امام بارگاہ کی تعمیر کررہے ہیں۔

صرف خدا کے لیے

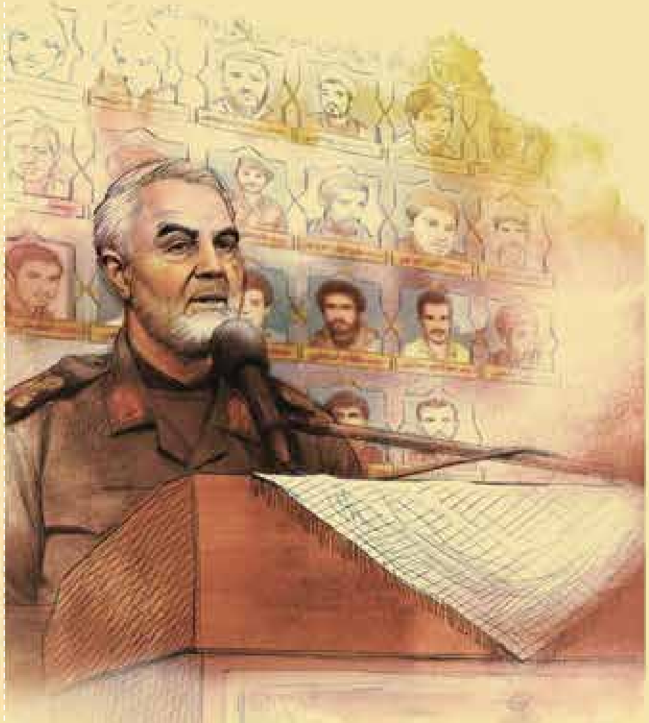

انہوں نے یہ قبول کرلیا تھا کہ ایک گاؤں میں شہیدوں کی یاد میں ایک پروگرام میں تقریر کریں، جب ان کو خبر ملی کہ ان کی وجہ سے پروگرام میں شرکت کرنے والے لوگوں کی چیکنگ ہورہی ہے ، انہوں نے کہا: اگر یہ حالت ہے تو پھر ہم تقریر نہیں کریں گے ۔ مگر یہ کہ لوگوں کی چیکنگ نہ ہو اور اسی طرح لوگوں کو پروگرام میں شرکت کی اجازت دی جائے ۔

فوج کی ایک ٹولی بنام کربلا نمبر ۵؛ جنگ کے دوران اس مرحلے پر پہنچ چکی تھی کہ نہ آگے بڑھنے کی گنجائش تھی اور نہ پیچھے ہٹنے کی۔ جنگ میں ہماری طرف سے فوج پیادہ تھی جب کہ دشمن کے ٹینکوں نے گھیر لیا تھا۔

اچانک نہ معلوم کہاں سے آپہنچے ، موٹرسائیکل پر سوار اور ہاتھ میں آر پی جی ۔ ان کو دیکھ کر ہماری جان میں جان آگئی ، ہم اس قدر ہمت سے لڑے کہ دشمن کے ٹینک پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوگئے ۔

مجلس عزاء جیسے ہی تمام ہوئی ایکدم غائب ہوگئے ، ہم نے بہت تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ لیٹرین میں صفائی کررہے ہیں ۔ ہم نے خود کام کرنا چاہا، انہوں نے ہم کو اپنی مدد بھی نہیں کرنے دی۔

کہہ رہے تھے : میں چاہتاہوں کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مجلسوں میں خادم رہوں۔

اپنے آبائی گاؤں کے ایک قرآنی جلسہ میں اچانک بغیر کسی اطلاع کے آ گئے ،عام آدمی کی طرح ایک گوشے میں بیٹھ کر زبانی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔
میں نے سوال کیا: آپ کو اتنی مصروفیت کے باوجود کس طرح قرآن حفظ کرنے کی فرصت مل گئی ؟
انہوں نے جواب دیا: میں اپنی ڈیوٹی کے دوران، گاڑی میں پیچھے کی طرف بیٹھتا ہوں اور ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان دوران سفر قرآن کی تلاوت کرتا ہوں ۔

جس وقت جنگ شہروں میں پھیل گئی ، تو بعض فوجی ؛ لوگوں کے گھروں میں مجبورا داخل ہوگئے ۔
انہوں نے سپاہیوں کے لیے تقریر شروع کر دی: اگر یہ جنگ تمہارے شہروں میں بھی پہنچ جائے تو کیا تم کو اچھا لگے گا کہ لوگ تمہارے گھروں میں داخل ہوں؟
حق الناس کا بہت خیال رکھیں ۔ حتی اگر کوئی سامان کسی مجبوری کی وجہ سے جابجا بھی کرنا پڑے تو پھر اس کو اسی جگہ پر واپس رکھ دینا۔
خداوندعالم تم سے امتحان لے رہاہے، کوشش کریں کہ اس امتحان الہی میں کامیاب رہیں۔

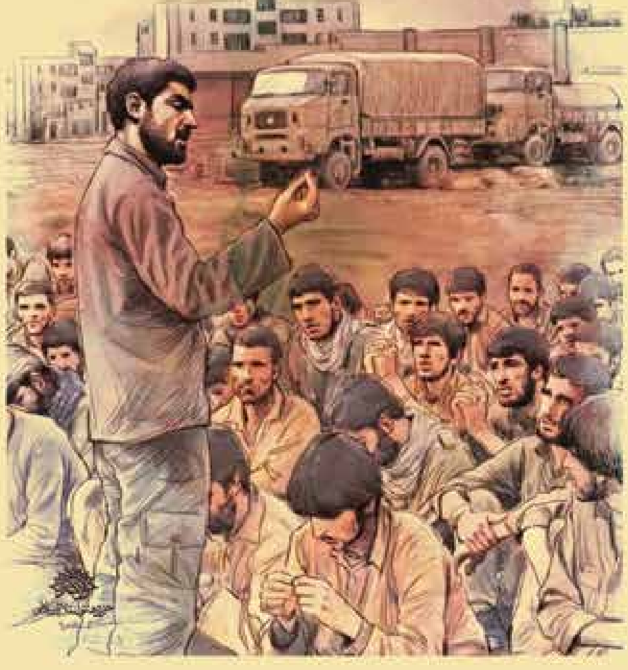

ٹیلیفون پر بات کرتے ہوئے گولی چلنے کی آواز آ رہی تھی ۔
انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ تہران میں بہت شدید برفانی بارش ہوئی ہے ۔ ایسے مواقع پر ہرن پہاڑوں سے نیچے اتر کر گھاس پھوس اور غذا کی تلاش میں آتے ہیں۔
لہذا فورا جائیں اورکچھ سبزی خرید کر مختلف مقامات پر رکھ دیں تاکہ وہ حیوانات بھوکے نہ مرجائیں۔
انہوں نے پھر دوپہر کو ٹیلیفون کیا کہ مجھ سے حالات کے بارے میں معلوم کریں۔ میں نے کہا: آپ کے دستورات پر عمل کیا جاچکا ہے ۔ میں نے سوال کیا: داعش سے جنگ کے دوران آپ کو ہرنوں کے بھوک پیاس کا اس قدر خیال ہے ، اس کی کیا وجہ ہے ؟
انہوں نے کہا: مجھے حیوانات کی دعائے خیر پر بہت زیادہ اعتقاد ہے۔

انہوں نے نذر مان رکھی تھی کہ میں ہر مہینے میں ایک دن ایک ۷۰ پرسینٹ زخمی فوجی کی خدمت کروں گا ، وہ نجف آباد اصفہان جاتے اور اس زخمی فوجی کے تمام کام انجام دیتے تھے ، اس کو نہلانے سے لے کر تمام صفائی ستھرائی اور لباسوں کو دھونا وغیرہ۔
وہ ملک شام میں تھے کہ ان کو اس زخمی فوجی کے شہید ہونے کی خبر ملی ، انہوں نے ایک سپاہی کو بھیجا کہ ابھی نجف آباد جائیں اور ان کے تشییع جنازے میں شرکت کے ساتھ ساتھ یہ خیال رہے کہ کوئی بھی کام ادھورا نہ رہ جائے ۔

جنرل سلیمانی کا قتل اور خطے میں امریکی وجود کا خاتمہ

اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد فرمارہا ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا[1]؛ اور جو شخص کسی مومن کوعمداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور ایسے شخص کےلیے اس نے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱. سورہ نساء، ۹۳.

قرآن کریم، پیغمر اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین ؑ کے فرمودات کے مطابق اگر کوئی شخص کسی کو مومن ہونے کی وجہ سے اس کا خون حلال سمجھ کر قتل کرے تو اس صورت میں قاتل ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ قاتل نہ تنہا رحمت الہی سے دورہوگا؛ بلکہ غضب اور عذاب الہی کا حقداربھی ہوگا۔ قاتل کےلئے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ملےگا۔

شہید جنرل قاسم سلیمانی نے خطے میں جو خطوط کھینچے اور جو قوت روحانی تشکیل دی، اس نے امریکی پیداوار داعش سمیت تمام تکفیری گروہوں کا خاتمہ کیا؛ یہی وجہ تھی کہ امریکا اور اس کے اتحادی، جنرل قاسم کو برداشت نہ کرسکے اور انہیں شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور سرانجام انہیں شہید کردیا۔

سینئرامریکی عہدے داروں کے برخلاف بہت سارے ماہرین اور تجزیہ کاروں نے ایرانی اور عراقی کمانڈروں کے قتل کو ایک انتہائی خطرناک اور اشتعال انگیز کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکی کارروائی کو، یکطرفہ جنگ کے اعلان کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا؛ اسی لئے اسلامی جمہوریہ ایران جیسا کہ رہبر انقلاب اسلامی اور اس ملک کے اعلی سیاسی اور عسکری عہدہ داروں نے کہا کہ ایران اس معاملے میں امریکیوں اور ان کے اتحادیوں سے سخت انتقام لے گا۔

واضح رہے کہ بین الاقوامی قانون کے مطابق امریکی کارروائی کے خلاف اسلامی جمہوریہ ایران انتقامی کارروائی کا حق محفوظ رکھتا ہے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتھونی گٹیرس کو لکھے گئے خط میں اقوام متحدہ میں ایران کے نمائندے نے امریکیوں کے مجرمانہ فعل پر سخت احتجاج کرنے کے علاوہ یہ بھی ظاہر کرچکے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف ان کی جنگ کھوکھلی ہے اور وہ ان لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جو دہشت گردوں کے خلاف کھڑے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران بین الاقوامی قانون کے تحت اپنے تمام حقوق محفوظ رکھتا ہے؛ تاکہ وہ اپنے دفاعی حق کو استعمال کرنے کے لئے

ضروری اقدامات کرے۔

سیاسی اورعسکری ماہرین کا کہنا ہے کہ ۲ جنوری ۲۰۲۰ میں جنرل قاسم کی شہادت کے بعد خطے میں ایک نئی تاریخ کا آغاز ہوگیا ہے؛ مسلم امہ کے جذبات میں ایک نئی لہر آچکی ہے؛ لہذا امریکا سمیت کسی بھی استعماری قوت کا خطے میں رہنا اب محال بن چکا ہے؛ کیونکہ میجرجنرل قاسم سلیمانی، شہادت کے بعد امریکا کے لئے پہلے سے کئی گناہ زیادہ خطرہ بن کر سامنے آچکے ہیں؛ اب ایرانی مسلح افواج امریکی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کےلئے پرعزم ہیں اورخطےسے امریکی فوج کو خارج کرکے ہی دم لیں گے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے کمانڈر، دہشت گرد امریکیوں کے ہاتھوں جنرل قاسم سلیمانی کی شہادت کو مشرق وسطی میں امریکی وجود کے اختتام کا نقطہ آغاز قرار دے چکے ہیں۔ جنرل حسین سلامی اعلان کرچکے ہیں کہ سپاہ پاسداران انقلاب، امریکا سے ایسا انتقام لے گی جو اس کے لئے انتہائی دردناک اور رسوا کن ہوگا۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے کمانڈر جنرل حسین سلامی مشرق وسطی کے مستقبل کو درخشاں قرار دیتے ہوئے کہہ چکے ہیں کہ پورے خطے سے امریکا کے ناپاک وجود کا خاتمہ کردیا جائے گا اور اس کے خاتمے کے بعد پورے علاقے میں سلامتی، ترقی اور خوشحالی آئے گی[1]۔

ایرانی عسکری قیادت یہ فیصلہ کرچکی ہے کہ مغربی طاقتیں بالاخص امریکا و اسرائیل جیسے مکار و عیار اور زخم خوردہ دشمنوں کا ہرمحاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اورعبرتناک شکست ان کا مقدر رہے گی اور کلمۃ الحق کی سربلندی اور باطل کی سرنگونی کےلئے راہ الہی میں لہو کا نذرانہ پیش ہوتا رہے گا۔

قاسم سلیمانی اوران کےساتھیوں کو شہید کرنےوالےشاید یہ بھول گئےکہ جنرل قاسم اپنے ساتھیوں کےہمراہ جام شہادت تونوش کرگئے؛ مگردنیا کے ہرحریت پسند کو صراط مستقیم پر مرمٹنے کاعزم دےگئے؛ لہذا اللہ کی راہ میں قربانیوں اورظلم، جبر اور کفر و شرک کےخلاف جنگ و جہاد کا سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہےگا اور اسلام دشمن عالمی دہشت گردوں کو قاسم سلیمانی سمیت تمام شہداء کےخون کےہرایک قطرےکاحساب دیناہوگا اور ہم ہرلمحہ شہیدوں کے خون کا انتقام لینے کے لئے آمادہ و تیار ہیں؛ چنانکہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَ یَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَ یُلْقُوْۤا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَ یَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا[2]؛عنقریب تم دوسری قسم کے ایسے (منافق) لوگوں کو پاؤ گے جو تم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں، لیکن اگر فتنہ انگیزی کا موقع ملے تو اس میں اوندھے منہ کود پڑتے ہیں، ایسے لوگ اگر تم لوگوں سے جنگ کرنے سے باز نہ آئیں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام نہ دیں اور دست درازی سے بھی باز نہ آئیں تو جہاں کہیں وہ ملیں انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان پر ہم نے تمہیں واضح بالادستی دی ہے۔

قاسم سلیمانی شہید تو ہوگئے مگر! ان کا عزم وارادہ اوران کامشن تاقیامت شہیدنہیں ہوسکتا؛جیساکہ حزب اللہ"لبنان"کے سربراہ رہبر مقاومت سید حسن نصراللہ کہہ چکے ہیں کہ ہم ان کی اس عظیم شہادت پررشک تو کرتے ہیں؛ لیکن ان کے مشن کو کبھی فراموش نہیں کریں گےاور مکمل کرنے کے درپے بھی ہیں.

سردار انقلاب کی شہادت کے بعد ایرانی اور مزاحمتی تحریک کے اعلی سیاسی اور فوجی عہدیداروں اور سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل بھی اعلان کرچکی ہے کہ ہم امریکیوں سے سخت انتقام لیں گے؛ کیونکہ امریکا طاقت کی زبان کے سوا کچھ نہیں سمجھتا ہے۔ ان شااللہ عنقریب پورے خطے سے امریکی ناپاک وجود کا خاتمہ ہوگا۔

۱. https://urdu.sahartv.ir/news/iran-i360076

۲. سورہ نساء،۹۱.

شہید سلیمانی

کچھ یادیں کچھ باتیں!

شہید سلیمانی کی زندگی مختلف تلخ و شیرین خاطرات اور یادوں سے بھری پڑی ہے، ان سے متعلق کچھ اہم یادیں قارئین کی خدمت میں حاضر ہیں۔

رہبرمعظم کامتعدد شہریوں کے قاتل کو رہا کرنے کا حکم!

شہید سلیمانی کہتے ہیں صوبہ سستان بلوچستان میں سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ایک شخص مطلوب تھا، جو متعدد شہریوں کے قتل، اسمگلنگ، منشیات اور دیگر غیرقانونی اقدامات میں ملوث تھا، قانونی طور پر وہ کم سے کم ۵۰ بارپھانسی کا مستحق تھا۔ ایک دن ہم نے ایک نہایت پیچیدہ کارروائی میں «ان کو پتہ کرائے بغیر کہ ہم کون ہیں»! کسی جگہ بطور مہمان دعوت دی اور انہیں گرفتار کرکے جیل منتقل کردیا۔ ہم سب بہت خوش تھے کہ اتنے بڑے مطلوب دہشت گرد کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ چند دنوں بعد تہران میں رہبرانقلاب سے ہماری ملاقات ہوئی اور انہیں میں نے نہایت خوشی اور مسرت سے اس شخص کی گرفتاری کا قصہ سنایا، رہبرمعظم سنتے رہے،اچانک میں نے احساس کیا کہ ان کے چہرے پر خوشی کے بجائے ناراحتی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں! جیسے ہی میں نے قصہ ختم کرکے سکوت اختیار کیا رہبر معظم نے بغیر کسی وقفے کے فرمایا: فون کریں اور متعلقہ حکام سے کہیں ملزم کو فوری طور پر رہا کریں!۔ میں نے بھی بغیرکسی سوال کےاسی وقت جیل حکام کو فون کرکے رہا کرنے کا کہا۔ پھر مجھ سے رہا نہ گیا اور آخرکار بڑی جرئت کے ساتھ سوال ہی کیا، آقا آخر اتنے بڑے مجرم کو رہا کرنے میں کیا مصلحت ہے؟؟؟!! رہبرنے میری طرف دیکھا اور فرمایا: مگرآپ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے انہیں دعوت دی اور مہمان بنا کر لایا پھرگرفتار کیا؟؟؟!!! شیعوں کا نصب العین یہ ہے کہ جس شخص کو آپ بطور مہمان مدعو کرتے ہیں اسے ستانے کا آپ کو کوئی حق نہیں؛ کیونکہ وہ آپ کا مہمان ہے، چاہے وہ آپ کے والد کا قاتل ہی کیوں نہ ہو۔ رہبرمعظم نے فرمایا: مجرم کو بیشک گرفتار کرکے کیفرکردار تک پہنچائیں؛ لیکن طریقہ کار مختلف ہونا چاہئے۔ بہرحال مجرم آزاد ہوا اور کچھ عرصہ بعد ایک اور کارروائی میں گرفتارکیا گیا[۱]۔

والدین کی خدمت

قرآن مجید میں چار جگہ پر اللہ تبارک و تعالی نے اپنی عبادت و اطاعت کے ساتھ ساتھ والدین کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے، یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ والدین کا احترام، والدین کی اطاعت، والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کی دین مبین اسلام میں کتنی اہمیت ہے؛ یہی وجہ ہے اسلام کے سچے سپاہی جنرل قاسم سلیمانی نے پوری زندگی والدین کی خشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی اور جب بھی وہ کرمان جاتے تو سب سے پہلے والدین کے پاس جاتے اور ان کی احوال پرسی اور دست بوسی کے بعد ہی دوسرے کاموں میں مشغول ہوجاتے۔

جب تک زندہ ہوں یہ بات کسی کو مت بتائیے!

جنرل سلیمانی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے اپنی ایک یاد داشت کا ذکر کیا اور تاکید کرتے ہوئے کہا کہ جب تک زندہ ہوں یہ بات کسی کو مت بتائیے گا!۔

۱۔ علی اکبری مزدآبادی، ذوالفقار، ص ۱۳۲۔ برشهایی از خاطرات شفاهی حاج قاسم سلیمانی، خاطره مرام شیعه https://www.delgarm.com

ایک نامہ نگار کا کہنا ہے کہ جب ہمیں اطلاع ملی کہ جنرل قاسم سلیمانی کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے تو ہم نے صحافیوں کے ایک گروپ کے ساتھ تعزیت کےلیے گاؤں «قنات ملک» جانے کا فیصلہ کیا؛ جب ہم گاؤں پہنچے تو دیکھا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر کے پاس بیٹھے ہیں اور فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ سلام دعا کے بعد کہنے لگے میں گھر جا رہا ہوں، آپ فاتحہ پڑھ کر گھرتشریف لائیےگا۔ فاتحہ خوانی کے بعد ہم ان کے گھر پہنچے تو انہوں نے والدہ کا مقام ومرتبہ کے بارے میں کچھ احادیث اور روایات سنایا اور کہا: میں جو کہہ رہا ہوں اسے کہیں شائع نہ کریں۔ میں ہمیشہ اپنی ماں کے قدم چومنا چاہتا تھا، لیکن پتہ نہیں کیوں کامیاب نہیں ہوپا رہا تھا۔ آخری بار جب میں اپنی والدہ کے انتقال سے پہلے یہاں آیا تو مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی اور اپنی ماں کے قدم چومنےمیں کامیاب ہوگیا۔ میں نے اپنے آپ سے کہاکہ اب میری زندگی کے آخری لمحات ہوں گے، اللہ تعالی نے میری آرزو پوری کردی اور ماں کے قدم بوسی نصیب ہوئی، سلیمانی کے آنکھوں سے آنسو جاری تھے، سلیمانی نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا: مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ میرا آخری بوسہ ہوگا اور میری والدہ مجھ سے پہلے ہی داغ فرقت دے کر چلی جائے گی[۲]۔

✣ امریکی صدر اور کتا

ایک باغبان اپنے کتے کو امریکی صدر کے نام سے پکارتے تھے، جب جنرل سلیمانی کو معلوم ہوا کہ باغبان نے اپنے کتے کا نام «بش» رکھا ہے تو سخت نارض ہوئے اور کہا: یہ سچ ہے کہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم ان سے اختلاف رکھتے ہیں؛ لیکن وہ بھی ہماری طرح ایک انسان ہے۔ کتے جیسے جانور پر کسی قوم کے صدر کا نام نہیں رکھنا چاہئے۔ باغبان شرمندہ ہوا اور ان سے وعدہ کیا آج کے بعد کتے کو کتا کہہ کرپکارا جائے گا[۳]۔

✣ اکیلے میدان جہاد کی طرف جانا

شہید کے ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ حاج قاسم نے مجھ سے کہا ہمیں ہر حال میں حرم کے دفاع کےلئے جانا ہے۔ اس وقت تقریباً ۷۰ فیصد عراق داعش کے کنٹرول میں جاچکا تھا اور دشمن چاہتا تھا کہ بغداد کو بھی اپنے کنٹرول میں لے لیں۔ میں اور حاج قاسم بغداد پہنچے تو انہوں نے کہا ہمیں اس جگہ کو مکمل طور پر جنگ کےلئے آمادہ کرنا ہےلہذا اہم علاقوں میں دھماکہ خیز مواد نصب کرنا پڑے گا۔ عراق کے مقدس شہر سامرہ سے بغداد کا پورا راستہ دشمن کے کنٹرول میں تھا؛ اس علاقے کو کسی بھی صورت میں آزاد کروانا ہے۔ ہم نے جواب میں کہا حاجی یہ پورا علاقہ داعش کے قبضے میں ہے اور ہمارے پاس جوانوں کی مناسب تعداد بھی نہیں ہے؛ شہید قاسم سلیمانی بغیر کسی جواب کے خود ہی گاڑی میں سوار ہوئے اور دشمن کی جانب چل دیئے۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ حاج قاسم دشمن کی جانب بڑھ رہے ہیں اگر وہ شہید ہوگئے تو دشمن کے حوصلے بلند ہوجائیں گے اور سمجھیں گے کہ کوئی کارنامہ انجام دیا ہے۔ کچھ دیر بعد ہم بھی قاسم سلیمانی کے پیچھے نکلے۔ جب ہم شہید قاسم سلیمانی تک پہنچے تو دس کلومیٹر کا علاقہ آزاد کروا چکا تھا۔ میں نے حاج قاسم سے کہا: تمہیں تمہاری ماں کی قسم پیچھے آجاو۔ آپ کو کچھ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ آپ زندہ رہیں ہم اپنی جان دینے کے لیے تیارہیں۔ میں نے دوستوں سے کہا حاج قاسم کا خیال رکھو، یہ نڈر اور بے خوف انسان ہیں ان کو کوئی پرواہ نہیں کہ سامنے دشمن ہے۔

✣ ہنسی مذاق

جنرل سلیمانی کے ایک اور قریبی ساتھی کا کہنا ہے کہ بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ جنرل سلیمانی ایک سنجیدہ اور صرف دعا و گریہ کرنے والے افسران میں سے تھے؛ وہ بوقت عبادت ضرور گریہ وزاری کرتے؛ لیکن وہ ہنستے ہنساتے بھی تھے۔ ایک دفعہ ہم کچھ بموں کو ناکارہ بنا رہے تھے کہ داعشی دہشت گردوں نے ہم پر حملہ کردیا اور گولیوں کی بوچھاڑ کردی۔ کسی نے وائر لیس پر شہید قاسم سے کہا کہ ان داعشیوں کے خلاف فوری طور پرجوابی کاروائی کی جائے تو حاج قاسم سلیمانی دوسری جانب سے کہنے لگے: کیا ہے؟ اتنا شور کیوں مچایا ہوا ہے-؟! سپاہی نے جواب دیا کہ حاجی صاحب دشمن ہم پر گولیاں برسا رہا ہے۔ حاجی نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا کہ تم کون سے ان پرپھول برسارہے ہو؟ تم بھی تو ان پر گولیاں ہی برسا رہے ہو نا! اگرانہوں نے کچھ گولیاں چلائیں تو کیا ہوگیا-؟ ایسے سخت حالات میں اس قسم کی گفتگو سے تمام سپاہیوں کے حوصلے بلند ہوتے اور دشمن ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوتا تھا[۴]۔

۲۔ خاطره‌ای از سردار شهید حاج قاسم سلیمانی که در زمان حیاتش اجازه نداد منتشر شود۔
www.isna.ir/news/98101410142/

۳۔ فقط برای خدا، خبرگذاری دانشجو۔ www.snn.ir

۴۔ یادوں بھری رات کا ۳۱۱ واں پروگرام – تیسرا حصہ۔ مزید تفصلات کے لئے دیکھیئے: www.oral-history.ir

خطے کے امن و امان میں جنرل سلیمانی کا کردار

اسلام امن وسلامتی کا سرچشمہ اور انسانوں کے مابین محبت اور خیرسگالی کو فروغ دینے والا دین ہے، انسانی حقوق کی پاسداری اور امن و سلامتی کا پیغام دیتا ہے[1]؛ اسلام وہ واحد دین ہے جو محبتیں بانٹتا ہے؛ رواداری، اعتدال و توازن اور صبر و تحمل کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام روحانیت، اخلاق، حقوق بشریت اور احترام کا درس دیتا ہے اور ساتھ ساتھ ہمیں ظلم، جبر اور استکبار کے خلاف کھڑے ہونے کا حوصلہ و جذبہ بھی دیتا ہے[2]۔ اسلامی اصولوں کو

---

۱ ۔ بقرہ، ۲۰۸۔ ’یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ أٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِیْ السِّلْمِ کَافَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ؛ اے مومنو! امن و سلامتی میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔

۲. نساء،۷۵. «وَ ما لَكُمْ لا تُقاتِلُونَ في سَبيلِ اللَّهِ وَ الْمُسْتَضْعَفينَ مِنَ الرِّجالِ وَ النِّساءِ وَ الْوِلْدانِ الَّذينَ يَقُولُونَ رَبَّنا أَخْرِجْنا مِنْ هذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُها وَ اجْعَلْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَ اجْعَلْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ نَصيراً؛ (آخر) تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس کیے گئے مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو پکارتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا

مد نظررکھتےہوئے جنرل سلیمانی نے ہمسایہ ممالک سمیت مشرق وسطی میں امن و اخوت کے فروغ کے لئے دن رات کوششیں کیں۔ شہید جنرل قاسم سلیمانی فوجی کمانڈر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر سفارتکار بھی تھے جو اپنی سفارتکاری میں کبھی ناکام نہیں ہوئے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے سابق وزیرخارجہ محمد جواد ظریف شہید جنرل قاسمی کی عالمی سوچ اور خطے میں امن وامان کی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شہید خطے سمیت پوری دنیا کے مسائل سے آگاہی رکھتے تھے۔ میں حتی یورپی و امریکی نمائندوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کے حوالے سے بھی جنرل قاسم سلیمانی کے ساتھ مشورہ کیا کرتا تھا؛ ان کے مشورے انتہائی اہم اور انتہائی مددگار ہوا کرتے تھے، میں نے آج تک جتنے امن منصوبوں کو متعارف کروایا ہے، نہ صرف ان سب منصوبوں کے بانی جنرل قاسم سلیمانی تھے؛ بلکہ حتی میری حوصلہ افزائی کرنے والے، ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ہر حوالے سے میری مدد کرنے والے بھی جنرل سلیمانی ہی تھے[۳]۔

جنرل سلیمانی کی کوشش ہوتی تھی کہ خطے کے تمام مسائل بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے حل کئے جائیں، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ وہ زور زبردستی کے قائل نہیں تھے؛ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی کی زور زبردستی کو قبول بھی نہیں کرتے تھے۔ اور سوال کے مطابق جواب دینے کی کوشش کرتے تھے۔

جنرل سلیمانی نے افغانستان اور عراق میں امن و امان کی برقراری اور اسی طرح شامی تمام متحارب گروہوں کے مابین باہمی گفتگو کیلئے اہم کردار ادا کیا اور ہر ممکن کوشش کی معاملات بغیرکسی خون ریزی کے حل ہوجائیں[۴]۔ جنرل سلیمانی نے اسلحہ وہاں اٹھایا جہاں مذاکرات ناکام ہوئے یا دشمن نے اپنی خیالی طاقت کے بل بوتے اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش کی۔ «وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ[۵]؛ اور تم راہ خدا میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو اللہ تجاوز کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا»۔

جس طرح اسلامی مزاحمتی تحریک کے سربراہ سید حسن نصراللہ نے فرمایا کہ ناجائز ریاست اسرائیل کے مقابلے میں حزب اللہ کو مستحکم کرنے میں شہید قاسم سلیمانی کا اہم اور کلیدی کردار تھا۔ اسی طرح حماس کے سربراہ اسماعیل ہانیہ کا شہید قاسم سلیمانی کے جنازہ میں پہنچنا اس بات کا ثبوت تھا کہ قاسم سلیمانی اُن کے لیے کتنے اہم تھے۔

شہید قاسم سلیمانی کے نظریات میں مسلک، فرقہ، رنگ و نسل کی تفریق نہیں تھی، وہ اسلام کی سربلندی اور اصولوں کے مطابق بات کرتے تھے؛ کیونکہ وہ اسلام کو باقی تمام ادیان پرغالب سمجھتے تھے جیسے کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: «هُوَ الَّذي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدى وَ دينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ[۶]؛ اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پرغالب کردے؛ اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے»۔ شہید قاسم سلیمانی کی مہر و محبت مظلوموں کے ساتھ بہت تھی[۷]۔ شیعہ سنی اتحاد کے قائل تھے[۸] اور شام، عراق اور فلسطین میں اہلسنت جماعتوں، گروہوں اور طبقات کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے تھے۔ شہید اتحاد بین المسلمین کو استعمار اور استکبار کے مقابلے میں سب سے بڑی طاقت سمجھتے تھے[۹]۔

دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران سمیت پورے مشرق وسطی میں موجود امن و امان شہید قاسم سلیمانی کی زحمتوں کا نتیجہ ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے مشہورعالم دین آیت اللہ امامی کاشانی کا کہنا ہے کہ شہید قاسم سلیمانی کا ہم سب پر احسان ہے۔ ان کی کاوشوں کی وجہ سے آج ایران سمیت پورے خطے میں امن و امان قائم ہے، دہشت گرد ذلت آمیز شکست سے دوچار ہو کر نابود ہورہے ہیں[۱۰]۔ شہید جنرل سلیمانی نے خطے میں امریکا اور اسرائیل کے توسیع پسندانہ اقدامات کو روکنے میں کلیدی کردار ادا کیا اور مسئلہ فلسطین کو ایک بار پھر پوری دنیا میں اجاگر کرکے امت مسلمہ کو بیدار کردیا۔

آیت اللہ سیستانی نے شہید قاسم سلیمانی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: شہید قاسم سلیمانی نےعراق اور شام میں داعش کی کمر توڑنے میں اہم اور بنیادی کردار ادا کیا اور اللہ تعالی نے اس عظیم شہید کو کامیابی اور فتح سے ہمکنار فرمایا۔

واضح رہے کہ شہید جنرل قاسم سلیمانی عراق اور شام میں امریکی حمایت یافتہ تکفیری دہشت گرد تنظیم داعش کے خلاف برسرپیکار کمانڈروں میں سے تھے۔

سرپرست بنا دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارے لیے مددگار بنا دے؟»

۳۔ امن و امان کی برقراری میں جنرل قاسم سلیمانی لازوال کردار ادا کر چکے ہیں۔
https://www.generalsoleimani.com/ur/

۴۔ شہید جنرل سلیمانی ایک امن پسند کمانڈر تھے، سید عباس موسوی۔ تسنیم نیوز اردو سے اقتباس:
https//:tn.ai2304095/

۵ ۔ بقرہ،۱۹۰۔

۶ .توبہ،۳۳۔

۷. جیسے کہ مولائے کائنات کا ارشاد گرامی ہے: «کونا للظّالم خصماً و للمظلوم عوناً»

۸.آل‌عمران،۱۰۳.«وَاعْتَصِمُوابِحَبْلِ‌اللَّهِ‌جَمیعاًوَلاتَفَرَّقُو»

۹۔ قاسم سلیمانی دنیا کی وہ واحد شخصیت تھی جن کی محبوبیت پوری دنیا میں تھی۔
https://www.generalsoleimani.com/ur/

۱۰۔ ایران مي موجود امن و امان شہید قاسم سلیمانی کی زحمتوں کا نتیجہ ہے۔ تقریب نیوز سے اقتباس۔
http//:www.taghribnews.com/ur/news450719/

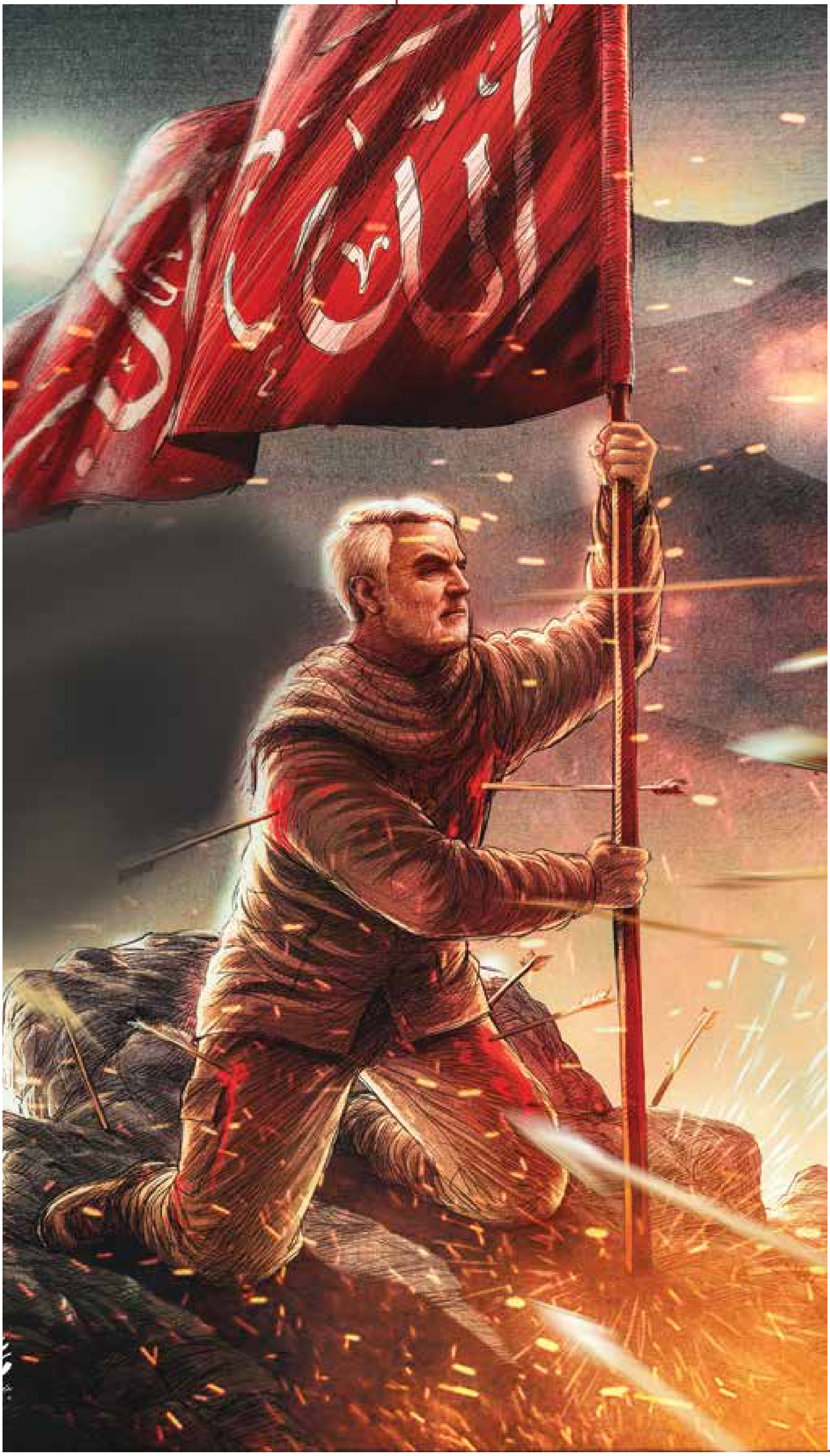

ایسنا نیوز کے مطابق سنہ ۲۰۱۱ء میں جنرل سلیمانی کی قیادت میں فاطمیون اور زینبیون برگیڈ نے تکفیری دہشت گرد تنظیم داعش سے مقابلہ کرنے کے لئے شام کا رخ کیا۔ جنرل قاسم سلیمانی نے عراق میں داعش کے خاتمے اور اس ملک کے مختلف علاقوں خاص کر موصل کو داعش کے قبضے سے آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کیا جس کا اعتراف اس ملک کے حکام کرچکے ہیں؛ عراق کے اس وقت کے وزیر اعظم حیدر العبادی نے جنرل سلیمانی کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہید سلیمانی داعش کے خلاف عراق کے بنیادی اتحادیوں میں شامل تھے[۱۱]۔

خیال رہے کہ عراق اور شام میں امریکی حمایت یافتہ داعشی دہشت گردوں نے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا اور سینکڑوں مساجد اورمزارات کا تقدس پامال کرتے ہوئے مسمار کردیا اور پورا خطہ ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہوا۔ خطے میں سب سے زیادہ عراق اور شام نے تکفیری دہشت گردوں کے ہاتھوں نقصانات اٹھائے؛ اگر عالیقدر مرجعیت کی حمایت، جنرل سلیمانی جیسے نڈر کمانڈر اور معاشرتی ہم آہنگی نہ ہوتی تو معلوم نہ تھا کہ عراق سمیت خطے کے دوسرے ممالک کے ساتھ کیا پیش آتا۔ اگر جنرل سلیمانی اور ان کے باوفا ساتھی تکفیریوں کے خلاف اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو آج یہ جنگ ایران سمیت مشرق وسطی کے تمام شہروں میں جاری ہوتی۔

۱۱۔ سرلشکر سلیمانی: قوی‌ترین ژنرال خاورمیانه۔ خبرگذاری دانشجویان ایران،
https://www.isna.ir/news/97082814255

سروں کی فصل کٹے خون کی پھوار اٹھے ...
چمن میں لے کے صبا نہضتِ بہار اٹھے ...

گلوئے گل نے نہ کھائی شکست چھد کر بھی ..
سناں بدست تو کانٹے ہزار بار اٹھے ..

رجز سناتے ہوئے ابرِ موت کی صورت ...
خلافِ تیغ و تبر رن میں جانثار اٹھے ..

ستمگروں کی کہانی کا ہے یہ لبِّ لباب ..
یہ فتح پا کے بھی مظلومیت سے ہار اٹھے ..

وہ جسم جو تھے پڑے خون و خاک میں غلطاں ..
اٹھے جو حشر کے میداں میں مشکبار اٹھے ..

شہادتوں کے قبیلے سے عشق تھا جن کو ..
لہو سے کر کے وہ دامن کو تار تار اٹھے ..

گواہ ہیں رخِ مقتل پہ خون کے چھینٹے ..
ہم انقلاب کی خاطر ہزار بار اٹھے ..

خود اپنی گرد میں دب کر فنا ہوئے ہیں ندیم ..
جہانِ ظلم کے جتنے گھنے غبار اٹھے ..

ندیم سرسوی

سلیمانی پہ جو حملہ ہوا ہے
یقیناً اس میں رمزِ کربلا ہے

شہادت کی خبر سُنتے ہی لوگو۔۔!
میرے رہبر نے "بسم اللّٰہ" کہا ہے

شمس بلتستانی

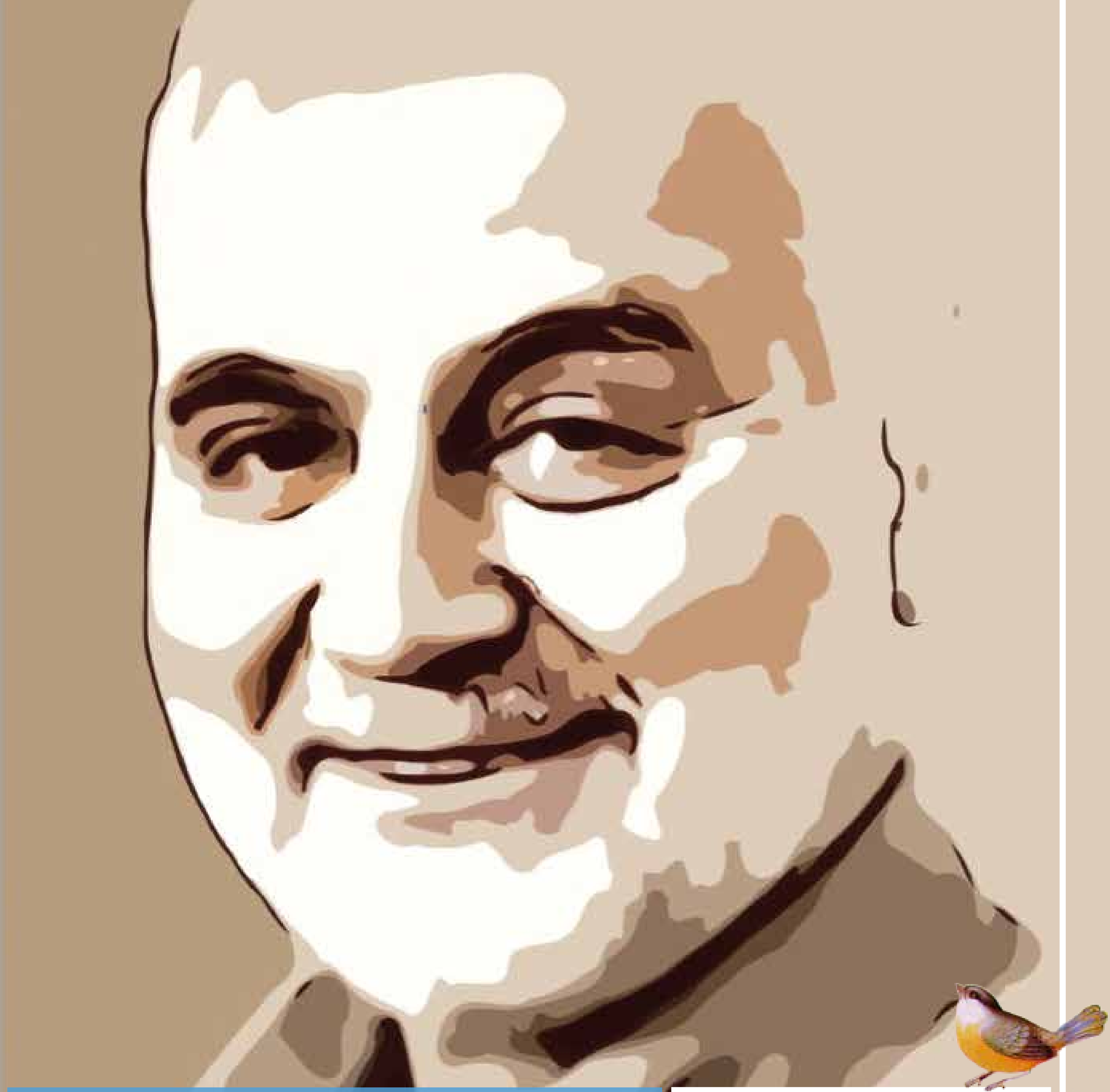

جنرل سلیمانی کی آفاقی زندگی پر ایک نظر

قاسم سلیمانی اسلامی جمہوریہ ایران کے جنوب مشرقی صوبے کرمان کے قنات ملک نامی گاؤں میں ۹ فروری ۱۹۵۷ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی گاؤں میں ہی والدین کے ساتھ گزاری اور ۱۸سال کی عمر میں واٹر بورڈ میں ملازمت ملی جس کے بعد کرمان شہرمنتقل ہوئے[۱]۔

۱۔ «روایت زندگی و کارنامہ سردار قاسم سلیمانی»، سایت خبری عصر ایران.

قاسم کھیل کود اور ورزش کے بڑے شوقین تھے اور دوسروں کو بھی ورزش کرنے کی ہدایت کرتے تھے؛ یہی وجہ بنی کہ انہوں نے اپنے دور افتادہ گاؤں میں جوانوں کےلئے باڈی بلڈنگ کلب تعمیرکروایا۔

شہید سلیمانی کے چھوٹے بھائی سہراب سلیمانی کا کہنا ہے کہ قاسم سلیمانی کا شمار صوبہ کرمان کے سرکردہ انقلابی جوانوں میں ہوتا تھا، وہ ہمیشہ جوانوں کو مظاہروں اور احتجاجات کےلئے آمادہ کرتے تھے[۱]۔

رشتہ ازدواج

قاسم سلیمانی ایران عراق جنگ کے دوران رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے اور اللہ تعالی نے انہیں چھے بچے عطا کئے، جن میں سے ایک ان کی شہادت سے پہلے ہی وفات پاگیا؛ جبکہ ان کی تین بیٹیاں نرجس، فاطمہ، زینب اور دو بیٹے حسین اور رضا قید حیات ہیں[۲]۔

ایران عراق جنگ

ایران عراق جنگ کے ابتدائی دنوں میں کچھ عرصہ کرمان ہوائی اڈے پرسکیورٹی کے فرائض انجام دیئے اور جنگ شدّت اختیارکرنے پرمحض چند ہفتے فوجی تربیت حاصل کی اور **۳۰۰** جوانوں پرمشتمل جہادی گروپ تشکیل دیا اوران کے ہمراہ جہاد فی سبیل اللہ کےلئےجنوبی سرحدوں کی جانب روانہ ہوگئے[۳]۔

جنگ کے دوران ہی سپاہ پاسداران کے کمانڈر محسن رضائی نے صوبہ کرمان میں قاسم سلیمانی کی قیادت میں ثاراللہ ۴۱ نامی فوجی ڈویژن تشکیل دیا اور صدام کی بعثی حکومت سےپوری قوت ایمانی کےساتھ ۸ سال جنگ لڑی اور فاتح میدان قرارپائے[۴]۔

قتل کی منصوبہ بندی

جنرل سلیمانی ایران عراق جنگ کے دوران دوبار زخمی ہوئے[۵]۔ **۱۹۸۲**ء میں گرینیڈ کے دھماکے میں قاسم سلیمانی کا دایاں ہاتھ شدید زخمی ہوا اور اسی وجہ سے ان کی انگلیوں پر زخم کے آثار آخری وقت تک نمایاں تھے۔ **۱۹۸۸**ء میں شہید سلیمانی کے قافلے پرکیمیائی حملہ کیا گیا۔ جنرل سلیمانی ہمیشہ دشمنوں کی نظر میں رہتے تھے اور دشمن کی دیرینہ خواہش تھی کہ کسی بھی صورت سلیمانی کو راستے سے ہٹایا جائے۔ امریکی اعلیٰ عہدیداروں کے مطابق متعدد بار جنرل سلیمانی کو نشانہ بنانے کا منصوبہ بنایا گیا، لیکن نازک حالات کے پیش نظرعملی جامہ نہیں پہنایا جاسکا۔

مشرقی سرحدوں پر تعیینات

جنرل سلیمانی ایران عراق جنگ کے خاتمے کے بعد، منشیات کے روک تھام کےلئے ملک کی مشرقی سرحدوں پر تعیینات ہوئے اور افغانستان سےمنشیات کی سمگلنگ روکنے میں اہم کردارادا کیا[۶]۔

افغانستان میں القاعدہ کے خلاف کارروائی

بعض مجاہدین کے مطابق وہ تکفیری دہشت گردوں اور القاعدہ سے لڑنے کےلیے خفیہ طور پرکئی بار افغانستان جا چکے تھے[۷]۔ جنرل قاسم سلیمانی نے افغانستان میں خانہ جنگی کے خاتمے کے بعد اس ملک کی تعمیرمیں اہم کرداراداکیا[۸]۔

سپاہ قدس کا کمانڈر

جنرل سلیمانی کی حسن کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے **۱۹۹۸**ء میں ملک کے رہبرمعظم آیت اللہ خامنہ ای نے انہیں سپاہ قدس کا سربراہ مقررکیا[۹]۔ جس کے بعد عوام اور میڈیا کی نظروں سے اوجھل رہنے لگے۔ جنوبی لبنان میں غاصب اسرائیلی فوج کے خلاف مزاحمت، ان کے لئے پہلا چیلنج تھا۔ حزب اللہ کے مجاہدین سے مل کر صہیونی فوج کے خلاف حملوں کا سلسلہ شروع کیا، جو جنوبی لبنان سے غاصب صہیونیوں کے انخلاء پر ختم ہوا۔

۱۔ «سردار سلیمانی چگونه زندگی می‌کند؟»، سایت نهاد نمایندگی رهبری در دانشگاه آزاد.

۲ ـ حاج قاسم چند فرزند دارد؟، سایت مشرق‌نیوز.

۳ـ عباس میرزایی، نبرد کرخه کور، ۱۳۹۰، ص ۸۲

۴ ـ «روایت زندگی و کارنامه سردار قاسم سلیمانی»، سایت خبری عصر ایران.

۵ ـ عباس میرزایی، نبرد کرخه کور، ۱۳۹۰، ص ۸۲

۶ ـ باشگاه خبرنگاران جوان.

۷ ـ حضور جدی سردار سلیمانی در کنار مقاومت‌گران افغانستان، روزنامه هشت صبح.

۸ ـ خدمات سردار شهید حاج قاسم سلیمانی در افغانستان، سایت پارس تودی.

۹ ـ حکم انتصاب سرتیپ قاسم سلیمانی به فرماندهی سپاه قدس سپاه پاسداران انقلاب اسلامی، سایت شبکه خبر۔

عراق میں امریکی قابض فوج کے خلاف کارروائیاں

عراق پر امریکی یلغارکے بعد وہاں کی اسلامی مزاحمتی تنظیموں کو منظم کرنے میں اہم کردارادا کیا اور قابض امریکی اتحادی افواج کے خلاف کارروائیاں شروع کیں۔

لبنان سے اسرائیل کے خلاف کارروائیاں

جنرل سلیمانی ۲۰۰۶ء میں صہیونی فوج اور اسلامی مزاحمتی تحریک حزب اللہ کے درمیان ۳۳ روزہ جنگ کے دوران ایک بار پھر جارح افواج سے نبرد آزما ہوئے اور فاتح میدان قرار پائے[۱۰]۔ اسلامی مزاحمتی تحریک حزب اللہ کے ہاتھوں صہیونی فوج کی ہزیمت میں جنرل سلیمانی کا کردار اسرائیل سمیت دنیا بھر میں زبان زدعام وخاص ہے۔

عراق اور شام میں داعش کا خاتمہ

شامی صدر بشارالاسد کی حکومت کے خلاف مظاہروں اور بغاوت کی کوشش کے بعد ۲۰۱۳ء میں عالمی دہشت گرد تنظیم داعش نے شام اورعراق میں عام مسلمان خاص کرشیعیان حیدرکرار کا قتل عام شروع کیا جس کی وجہ سےجنرل سلیمانی تکفیری دہشت گردوں کے خلاف میدان جنگ میں کود پڑے[۱۱]۔

تکفیری دہشت گردوں کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کا کہنا ہے کہ جنرل سلیمانی نے عراق اور شام میں اگلے محاذوں پر جاکر جنگ کی، ہمیشہ بغیر کسی خوف کےسب سے آگے ہوتے، ایک دفعہ جہاد کے دوران راستہ بھٹکنے سے تکفیری دہشت گردوں کے نرغے میں آئے؛ لیکن چہرہ بدل کر دشمن کے نرغے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

جنرل سلیمانی نے عراق اور شام میں تکفیری دہشت گردوں سے مندرجہ ذیل اہم علاقے آزاد کروائے:

۔ صوبہ صلاح الدین میں امرلی شہر اور بغداد کے جنوب میں واقع جرف الصخر نامی علاقہ[۱۲]؛

۔مغربی بغداد میں واقع صوبہ الانبار کے شہر فلوجہ اور اسٹریٹجک شہر تکریت[۱۳]؛

۔شمالی عراق کے شہراردبیل میں داعشی دہشت گردوں کا روک تھام[۱۴]؛

۔عراق کے مقدس شہر نجف اور کربلا کو تکفیری دہشت گردوں سے محفوظ کرنا[۱۵]؛

۔مقدس شہر سامرا کے مضافات میں تکفیری دہشت گردوں سےجہاد اور داعشی درندوں کا خاتمہ[۱۶]۔

امریکی حمایت یافتہ داعش کی ذلت آمیز شکست کا اعلان

جنرل قاسم سلیمانی نے ۲۰۱۷ء میں داعش کے خلاف آخری معرکہ سرکرنے کے بعد رہبرمعظم آیت اللہ خامنہ ای کو خط کے ذریعے آگاہ کیا کہ امریکی اور استعماری سرمائے سے لگائے گئے داعش کے ناپاک درخت کی جڑیں کاٹ دی گئی ہیں[۱۷]۔

عراقی وزیراعظم کا خراج تحسین

وزیراعظم حیدر العبادی نے ملک سے تکفیری دہشت گردوں کو شکست دینے پر انٹرنیشنل اکنامک فوم سے خطاب کے دوران خصوصی طور پر جنرل سلیمانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

ملکی سطح پر تمغے اور اعزازات

رہبرمعظم انقلاب آیت اللہ خامنہ ای نے ۲۰۱۹ء میں جنرل قاسم سلیمانی کو دہشت گردی کے خلاف اعلیٰ خدمات پر ملک کا سب سے بڑا فوجی اعزاز تمغہ ذوالفقار سے نوازا۔ سید علی خامنہ ای نے سپاہ قدس کے کمانڈر جنرل قاسم سلیمانی کو تمغہ ذوالفقار عطا کرتے ہوئے فرمایا: دنیاوی انعام کو اللہ تعالی کی راہ میں مجاہدت کا معاوضہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

امام خامنہ ای نے سپاہ قدس کے کمانڈر جنرل قاسم سلیمانی کو تمغہ ذوالفقار عطا کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالی کی راہ میں جو لوگ اپنی جان و مال کے ذریعہ مجاہدت کرتے ہیں اللہ تعالی نے ان کی مجاہدت کا اجر بہشت قراردیا ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے فرمایا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اور اسی طرح زبانی کلامی اظہار تشکر ہو یا عملی طور پر شکریہ ادا کیا جائے یا اعزاز دیا جائے یہ سب چیزیں مادی اور دنیاوی ہیں اور قابل ذکر ہیں؛ تاہم معنوی چیزوں کے مقابلے میں وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ اور الحمد للہ آپ سب نے مجاہدت اور اس راہ میں کوشش بھی کی۔

---

۱۰ ۔ نقش حاج قاسم سلیمانی در جنگ تموز لبنان، خبرگزاری رسا.

۱۱ ۔ «حقایق ناشنیده از حضور سردار قاسم سلیمانی در عراق»، خبرگزاری فارس.

۱۲ ۔ بالصوَر- سلیمانی عند أطراف الفلوجة

۱۳ ۔ قائد بالحرس الثوری: سلیمانی استطاع مع ۷۰ شخصا صد هجوم داعش علی اربیل، خبرگزاری فارس.

۱۴۔ بالصور.. قاسم سلیمانی فی جلولاء، شبکه العالم.

۱۵ ۔ دراسة إمكانية تهديد داعش الإرهابي ضد کربلاء والنجف؟، سایت الوقت.

۱۶ ۔ العبادی :لم التقِ سلیمانی فی سامراء وواشنطن لیست قلقة من الدعم الإیرانی۔

۱۷ ۔ «نامه سرلشکر قاسم سلیمانی به رهبر انقلاب درباره پایان سیطره داعش»، پایگاه اطلاع‌رسانی آیت‌الله خامنه‌ای.

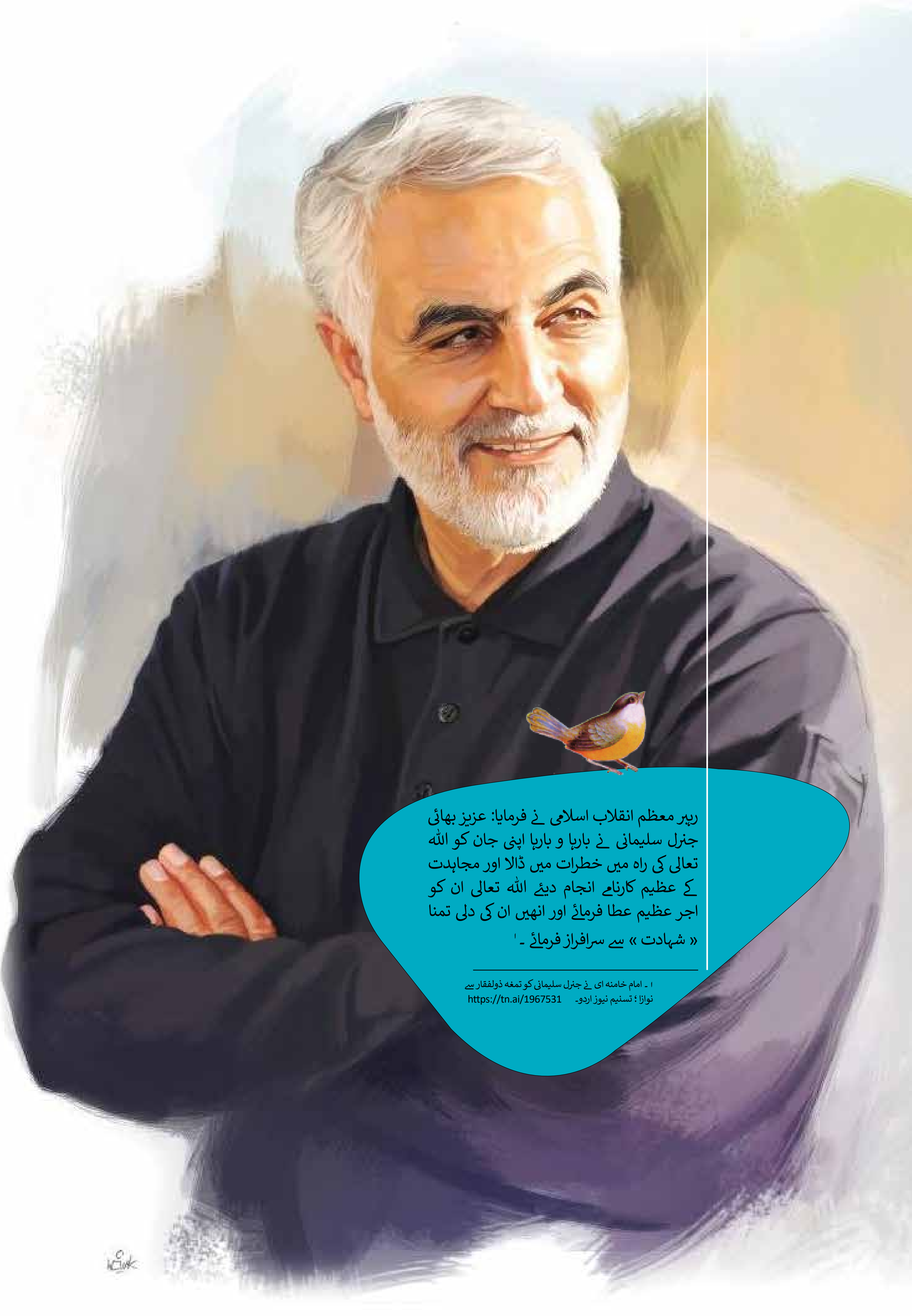

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: عزیز بھائی جنرل سلیمانی نے بارہا و بارہا اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ میں خطرات میں ڈالا اور مجاہدت کے عظیم کارنامے انجام دیئے اللہ تعالی ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور انھیں ان کی دلی تمنا « شہادت » سے سرافراز فرمائے ۔[1]

---

۱ ۔ امام خامنہ ای نے جنرل سلیمانی کو تمغہ ذولفقار سے نوازا ؛ تسنیم نیوز اردو۔ https://tn.ai/1967531

دنیا کی بااثرشخصیات میں شامل

جنرل سلمیانی ایران سمیت دنیا بھر میں اس قدر مقبول ہوچکے تھے کہ بین الاقوامی جریدے دی گارڈئین، فارن پالیسی اور ٹائم میگزین نے انہیں دنیا کے بااثرترین افراد کی فہرست میں شامل کیا۔

شہادت

کئی سالوں سے امریکی، اسرائیلی اور اسلام دشمن قوتیں جنرل سلیمانی کے قتل کے درپے تھے؛ یہی وجہ تھی کہ تین مرتبہ ایران کے اندر اور متعدد بار بیرون ملک ان کو قتل کرنے کی ناکام کوششیں کی گئیں؛تاہم وہ ان کے قتل میں ناکام رہے۔

جنرل سلیمانی سعودی عرب کے لئے ایرانی حکومت کا رسمی جواب فریق ثالث عراق کے حوالے کرنے کے لئے بغداد پہنچے تھے۔ ائیرپورٹ کے باہر امریکی میزائل نے ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا اور جنرل سلیمانی اپنے ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کرگئے[۱۸]۔

تشیع جنازہ

عراق کے مقدس شہروں میں لاکھوں کی تعداد میں عوام نے جنازے میں شرکت کرکے شہید سلیمانی کی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ عراق کے شہر نجف اشرف میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے معروف عالم دین آیت اللہ حافظ بشیرنجفی نے نماز جنازہ پڑھائی[۱۹]؛ جبکہ تہران میں رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں دسیوں لاکھ افراد شریک ہوئے[۲۰]، نماز جنازہ کے بعد انقلاب چوک سے آزادی چوک تک ۱۲ کلومیٹر کا سفر طے کرنے میں ٦ گھنٹے لگے۔ رشیا ٹوڈے سمیت بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے جنرل سلیمانی کے تشییع جنازہ کو تاریخی اور غیر معمولی قراردیا۔

تدفین

۴۰ سال تکفیریوں اور عالمی طاغوت کی نیندیں حرام کرنے والے مجاہد کمانڈر منگل کی رات اپنے آبائی علاقے میں والدین اور دیرینہ دوست شہید یوسف الهی کے پہلو میں ابدی نیند سوگئے۔

---

۱۸ ـ «اخبار لحظه به لحظه از شهادت حاج «قاسم سلیمانی» و «ابومهدی المهندس» و واکنش‌ها به آن»، خبرگزاری ابنا.

۱۹ ـ نجف مي پاکستانی عالم دین ے پڑھائی، https//:ur.shafaqna.com/UR203398/

۲۰ ـ «اقامه نماز بر پیکر شهید سپهبد قاسم سلیمانی و یاران مجاهد او»، پایگاه اطلاع‌رسانی آیت‌الله خامنه‌ای.

شہید سلیمانی کا خود اعتمادی، مزاحمت اور استقامت کا درس

شہید سلیمانی نے ایک سچے مسلمان سپاہی کی حیثیت سے اپنی غیرمتزلزل موجودگی کے ساتھ مظلوموں کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے شام، فلسطین، عراق، لبنان، یمن اور دیگر آزادی پسند مسلمانوں کو خود اعتمادی اور ظلم و ستم کے خلاف مزاحمت اور استقامت کا درس دیا ہے۔

شہید حاج قاسم باطل اور استعماری طاقتوں کے خلاف ہرمحاذ پر اپنی کی بابرکت اور باکمال موجودگی کے ساتھ ثابت قدم رہے اور جہاں جہاں سے مظلوموں کی آواز بلند ہوئی، وہاں پہنچنے کی بھرپور کوشش کیا کرتے رہے اور ایمانی طاقت سے جنگ کا جامہ پہن کر اللہ تعالی پر بھرپور بھروسہ کرتے ہوئے پرچم اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہے۔

انھوں نے ظلم کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور شیطانی قوتوں اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف میدان نبرد میں ہمیشہ حاضر رہے، ایسی جہاد جس کا مطلب دین مبین اسلام کا دفاع اور مظلوموں کی حمایت کرنا تھا۔

بلاشبہ اگر مشرق وسطی، خاص کر فلسطین، لبنان اور مزاحمتی محاذ کے مظلوم عوام کی شہید حاج قاسم سلیمانی کی حمایت و یاری نہ ہوتی تو فلسطینی عوام اور یمن کی انتفاضہ آج اپنی حقیقی شکل اختیار نہ کرتی اور یہ مظلوم اقوام استعماری طاقتوں کے مکر و فریب سے تباہ ہو گئے ہوتے۔

شہید سلیمانی نے اس خطے کے حقیقی باشندے جو پوری تاریخ میں مظلوم اور نظر انداز ہوتے رہے، ہمیشہ اپنی سرزمین کے ٹکڑے اور گھروں کو مسمار ہوتے دیکھا، ان کے درد اور دکھ کا احساس کیا اور ان کی ہرممکن مدد کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے

یوم القدس کو اسلام کا مظہر اور عالم اسلام کی مزاحمت کا دن قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ جب تک مظلوموں کو ان کا حق نہیں ملتا تب تک چین سے نہیں بیٹھیں گے[1]۔

۱۔ شهید سلیمانی به مردم فلسطین درس خودباوری و مقاومت آموخت۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھیئے: https://www.irna.ir/news/84319090/

شہید سلیمانی اس بات پر
یقین رکھتے تھے کہ یوم القدس ظالم کے خلاف مظلوم کی حمایت کا دن ہے اور دین اسلام کی سربلندی اور ترقی کا راز بھی اسی میں ہے کہ انسان ہرزمانے کے یزید کے ساتھ ٹکرائے، اسی چیز نے آج تک اسلام کو زندہ رکھا ہے. ظلم کے خلاف مزاحمت اور مظلوم کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا ہی حسینی محور ہے۔

شہید نے مشرق وسطی سمیت دنیا بھرکی مظلوم قوموں جو کسی بھی رنگ و نسل اور مسلک سے تعلق رکھتے ہوں ان کی مدد میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ان کو ہرمیدان میں سرخرو کرنے کے لیے متعدد اہم کارنامے انجام دیئے۔

جہادی تنظیموں کا اتحاد

استعماری طاقتوں اور اسلام دشمن عناصر نے ۹۰ کی دہائی میں اسلامی مزاحمتی تحریکوں خاص کر فلسطینیوں کو الگ الگ دھڑوں میں تقسیم کرکے ایک دوسرے کا مخالف بنانے کی بھرپور کوشش کی، حتی انہوں نے سرزمین فلسطین کو بھی متعدد حصوں میں تقسیم کرکے اپنے ناپاک منصوبوں میں کامیاب ہونے کی کوشش کی، بلاشبہ جو قوم منتشر اور منقسم ہو وہ نہ صرف مزاحمت کرنے سے عاجز ہوتی ہے؛ بلکہ آسانی سے شیطانی قوتوں کا کھیل بن جاتی ہے۔ شہید سلیمانی کو اس بات کا احساس ہوا کہ جب تک مزاحمتی تحریکوں میں اتحاد قائم نہیں ہوتا؛ تب تک دشمن کو شکست نہیں دی جاسکتی؛ لہذا انہوں نے فلسطینیوں کے اتحاد کو مزاحمت کی اولین ترجیحات میں شامل کرکے تمام گروہوں کو ایک پیج پر لایا؛ جس کے نتیجے میں ۲۲ روزہ جنگ میں صہیونی غاصب فوج کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا اور آج غزہ کی پٹی سے مشرقی بیت المقدس تک فلسطینیوں کے مابین ہم آہنگی اپنے بہترین انداز میں جاری ہے۔

عسکری صلاحیتوں میں بہتری

شہید سلیمانی کی کاوشوں کی بدولت اسلامی مزاحمتی تحریکوں کی عسکری صلاحیتوں میں ناقابل تسخیر اضافہ ہوچکا ہے؛ جس کی وجہ سے اسرائیل سمیت تمام استعماری قوتوں کی نیندیں حرام ہوچکی ہیں۔ آج فلسطینی اور لبنانی مزاحمتی تحریکیں شہید سلیمانی سے بہت کچھ سیکھ چکی ہیں اور وہ کسی بھی محاذ آرائی کا منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت سے سرشار ہیں۔ اسی طرح عراق اور شام میں امریکی حمایت یافتہ تکفیری دہشت گردوں کی ذلت آمیز شکست کے بعد اسلامی مزاحمتی تحریکوں خاص کر حشد الشعبی کی صلاحیتوں میں خاطرخواہ اضافہ ہوچکا ہے۔

مزاحمت کی تشہیر

شہید سلیمانی نے استعماری طاقتوں کے ناپاک منصوبوں کو دنیا بھر کے انسان دوست اداروں کے سامنے لاکر دشمن کو رسوا کرکے رکھ دیا ہے۔ دشمن چاہتا تھا کہ فلسطین، لبنان، عراق، شام اور یمن میں موجود مزاحمتی تحریکوں کو دہشت گرد ثابت کرکے ان کے خلاف دنیا کی حمایت حاصل کی جائے؛ تاکہ ان ملکوں میں اپنی من پسند حکومتیں قائم کرکے پورے خطے پر قبضہ کرسکیں، شہید سلیمانی نے امریکا، اسرائیل اور دیگر استعماری حمایت یافتہ ممالک کے مکروہ چہروں سے نقاب ہٹا کردنیا پر واضح کردیا کہ ان میں انسانیت نامی کوئی چیز نہیں ہے یہ صرف خطے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتے ہیں اور جس کے لئے وہ کسی حد و حدود کے بھی قائل نہیں۔ شہید نے مزاحمتی تحریک کے مقاصد اور اہداف کو روشن دلائل کے ساتھ واضح کردیا کہ اسلامی مزاحمتی تحریک صرف اپنے حقوق کا دفاع کررہی ہے۔ کسی بھی صورت شیطانی قوتوں کے ظلم و جبر کے سامنے سرنہیں جھکائے گی۔

اعتماد سازی اور حوصلہ افزائی

کسی بھی محاذ پر دشمن کو شکست دینے میں اعتقاد، اعتماد اور حوصلے کا اہم کردار ہوتا ہے؛ لہذا شہید نے مقاومتی محور کو یہ باور کرایا کہ اللہ کی دی ہوئی طاقت کے سامنے کسی کے کوئی اوقات نہیں۔ جواللہ کی راہ میں نکلتا ہے؛ اللہ اس کو کامیابی اور اجرعظیم عنایت فرماتا ہے۔ «فَلْيُقاتِلْ في‏ سَبيلِ اللَّهِ الَّذينَ يَشْرُونَ الْحَياةَ الدُّنْيا بِالْآخِرَةِ وَ مَنْ يُقاتِلْ في‏ سَبيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتيهِ أَجْراً عَظيماً[۲]؛ اب ان لوگوں کو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو اپنی دنیاوی زندگی کو آخرت کی زندگی کے بدلے فروخت کرتے ہیں اور جو راہ خدا میں لڑتا ہے وہ مارا جائے یا غالب آئے (دونوں صورتوں میں) ہم اسے عنقریب اجر عظیم دیں گے»۔

سفارت کاری اور امن کی کوشش

شہید نے دنیا پر یہ واضح کردیا تھا کہ ان کا مقصد جنگ و جدل اور خونریزی کرنا نہیں ہے؛ بلکہ ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کرنا ہے۔ انہوں نے اپنے دور میں مختلف طریقوں سے یہ ثابت کیا کہ جنگ اور خونریزی مقصد نہیں، بلکہ خطے میں امن قائم کرنا ان کا اصل مقصد ہے؛ یہی وجہ تھی شہید سلیمانی کسی بھی محاذ آرائی سے پہلے مذاکرات کی دعوت دیتے تھے جس طرح عراق، شام اور یمن کے مختلف گروہوں سے براہ راست بات کرنے کی کوشش کی اور بغیر کسی خونریزی کے تمام مسائل حل کرنے کے لئے بھرپوراقدامات کئے۔ قاسم سلیمانی کی طرز جدوجہد نے اب اسرائیل کے سیاسی ماحول کو بھی متاثر کیا ہے، اب اسرائیل اور آمریکا کو سفارتی سطح پر بھی نہایت رسوائی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہاہے[۳]۔ اسلامی مزاحمتی تحریکیں بھی شہید کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مذاکرات کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے۔ آج فلسطینی جنگجوؤں کی ایک نئی نسل میدان میں اتری ہے جو قاسم سلیمانی کی طرز پر جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے؛ تاکہ اسرائیلی ماضی کی طرح مظلوم ہونے کا بہانہ بنا کر خطے میں تنہا اور محاصرے میں ہونے کا دعوی نہ کرسکیں!؛ یہی وجہ ہے کہ صہیونی حکومت کو دنیا بھرمیں سفارتی طور پر بھی ناکامی کا سامنا ہے۔

عوامی بیداری

شہید سلیمانی نے اسلامی مزاحمت کو تنظیموں اور گروہوں سے نکال کرگھرگھر پہنچادیا ہے اور آج ہرگھرمیں ایک مزاحمتی تحریک موجود ہے، ہرگھرکا بچہ بچہ اپنے ملک اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

۲. نساء،74.

۳- درس هایی که مقاومت فلسطین از حاج قاسم آموخت.
https://www.irna.ir/news/84321004

شہید سلیمانی

کے مکتب کا ایک ورق

تحریر: محسن پاک آیین

بین الاقوامی تعلقات عامہ کے محقق

رہبرمعظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے جنرل سلیمانی کے طورطریقے اور ان کے افکار کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: «حاج قاسم سلیمانی کو ایک فرد کی حیثیت سے نہ دیکھیں؛ اسے ایک مکتب، ایک تربیت گاہ اور ایک مدرسے کی حیثیت سے دیکھیں جہاں انسانوں کی تربیت ہوتی ہے»۔

جنرل سلیمانی یگانہ نظریات کے مالک تھے؛ جس کی وجہ سے انہیں اسلامی جمہوریہ ایران سمیت دنیا بھرمیں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

«علاقائی سلامتی کا نظریہ» شہید سلیمانی کےاہم ترین نظریات میں سے ایک خطے کے ممالک سمیت پوری دنیا میں امن و آشتی کا قیام ہے؛ جبکہ امریکا اور اس کے پیروکار مغربی ممالک کے حکمران سوائے اپنے ملک کے کہیں بھی امن پسند نہیں کرتے ہیں۔

سوویت یونین کے ٹکڑے ہونےکے بعد، مغربی ممالک نے امریکی ہدایات اور مشورے پر صہیونی حکومت کو تحفظ فراہم کرنے کےلیے مشرق وسطی میں متعدد منصوبے تیار کیے۔ ان ناپاک منصوبوں میں سے ایک، انتشار پھیلا کر پورے خطے کو کمزوراور غیرمحفوظ بنانا تھا۔ اس کے علاوہ خطے کے ممالک کے درمیان سرحدی تنازعات پیدا کرنا، شیعہ سنی فسادات کروانا؛ قومی اور لسانی تعصبات کو فروغ دینا؛ حکومتوں اور اقوام کے درمیان مذہبی اور فرقہ وارانہ منافرت ایجاد کرنا اور کرد، فارس اور عرب جیسے نسلی تعصبات کو ہوا دیکر اس خطے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنا ان کا اصل ہدف رہا ہے۔

انہی شیطانی اہداف کے حصول کے لئے»القاعدہ اور داعش جیسے تکفیری دہشت گرد گروہوں کی بنیاد رکھی گئی» مغربی ایشیا میں سیکورٹی کو کمزور کرنے کے لیے، کثیر الجہتی منصوبے تیار کئے گئے۔

سعودی عرب اور صہیونی حکومت کی مدد سے اس منصوبے کوعملی جامہ پہنانے کی ناکام کوششیں کی گئیں۔ وہ چاہتے تھے کہ اسلامی ممالک کو مختلف چھوٹی چھوٹی کمزور ریاستوں میں بانٹ کر جغرافیائی سرحدوں کا نقشہ ہی بدل کررکھ دیا جائے؛ تاکہ ان ملکوں کی قومی خودمختاری کا خاتمہ ہوسکے۔

مغربی تجزیہ کاروں کا خیال تھا کہ عراق اور شام کو مختلف چھوٹی چھوٹی کمزور ریاستوں میں تقسیم کرنے سے اسرائیل محفوظ ہوجائے گا؛ اس لئے انہوں نے متعدد اقدامات بھی کئے اور ان ممالک میں ہرقسم کے اختلافات کو ہوا دینے کی کوششیں کیں۔

شہید جنرل سلیمانی کو ان کے ناپاک منصوبوں کا احساس ہوا؛ لہذا خطے کو کسی بڑی مصیبت سے بچانے اور مغربی استکبار کی پالیسیوں اور ان کے منصوبے پر عمل درآمد کو روکنے کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر نہ صرف میدان میں آئے؛ بلکہ ایک ایسا نظریہ دیا جس کے تحت

خطے کے تمام ممالک اختلافات کے بجائے مشترکہ مفادات کے حصول کےلئے ایک ہوگئے۔ شہید یہ باور کرانے میں کامیاب ہوئے کہ مغربی ایشیا میں اسلامی ممالک کی سلامتی اور خود مختاری نہ صرف ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے؛ بلکہ ایک دوسرے پر اثر انداز بھی ہے۔ دوسرے لفظوں میں شام میں عدم تحفظ عراق کی سلامتی کو نقصان پہنچاتا ہے اور عراق میں عدم تحفظ ایران کی سلامتی کو متاثر کرسکتا ہے؛ لہذا شہید نے مشرق وسطی میں سیکیورٹی مسائل پر توجہ مرکوز کردی اور امریکا اور اس کے حمایت یافتہ ممالک کی چالوں اور منصوبوں کو خاک میں ملانے کا منصوبہ تیار کرکے ہرقسم کی مزاحمت کے لئے آمادہ ہوئے۔

پہلا کام انھوں نے انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف اہم اقدامات کا فیصلہ کرتےہوئے امریکی اور مغربی ممالک کے منصوبوں کے برخلاف خطے میں امن و امان، خاص کر خطے کے ممالک کو ایک دوسرے سے قریب کرنے کا منصوبہ تیار کیا اور یوں «محور مزاحمت» کی شکل میں ایک نیا اتحاد تشکیل دینے میں کامیاب ہوئے۔

شہید سلیمانی کے کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ مختلف اقوام یعنی شامی، لبنانی، ایرانی، پاکستانی، افغانی اور عراقیوں کو نہ صرف ایک دوسرے کے قریب لایا؛ بلکہ ان تمام اقوام کو یہ احساس دلایا کہ تمہارا دشمن ایک ہے اگر منقسم رہوگے تو مارے جاوگے اور ایک ہوجاوگے توفتح تمہاری مقدر بنے گی۔

انہوں نے کسی بھی ملک پر اپنا اور ایرانی نکتہ نظرمسلط کرنے کی کوشش نہیں کی؛ بلکہ ان ممالک کی روایات اور ثقافت کو مد نظر رکھتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف متعدد جہادی گروہ تشکیل دیئے؛ جیسے حشد الشعبی، فاطمیون، حیدریون اور زنبیون۔

شہید سلیمانی کی دور اندیشی کی وجہ سے آج یہ تمام گروہ پوری طاقت کے ساتھ فعال ہیں اور کوئی بھی عنصر ان جہادی گروہوں کو کمزور یا ختم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان کا اثر و رسوخ پورے خطے پر روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

شہید سلیمانی نے خطے کے تمام ہمسایہ اور دوست ممالک کے حکمرانوں سمیت عوام کو خطرے کا احساس دلاکر، امریکا اور مغربی ممالک کے افکار، منصوبوں اور چالوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کردیا اور خود مشرق وسطی میں دہشت گردی اور ظلم و جبر کے خلاف ایک ناقابل شکست کمانڈر کے طور پرنمودار ہوئے۔

انہوں نے ہرقسم کے مسلکی، لسانی، قومی تعصبات کو بے اثر کیا اور میدان نبرد میں حاضر ہوکر استعمار کے خلاف، سنی عرب فلسطینیوں کا بھرپور ساتھ دیا اسی طرح شیعہ عرب حزب اللہ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوکر اسرائیل اور استعماری طاقتوں کے ناپاک منصوبے خاک میں ملا دیا۔

سردار سلیمانی نے اسلامی مزاحمتی گروہوں کی مدد سے قومی خودمختاری اور خطے کے ممالک کی سالمیت کا نہ صرف بھرپور دفاع کیا؛ بلکہ ہرمیدان میں صہیونی غاصب حکومت کا گھیرا تنگ کرکے اس ناجائز ریاست کے حامیوں خاص کر امریکا اور بعض عرب ممالک کو رسوا کردیا اور خطے کے مظلوم عوام کے دلوں میں جینے کی امید پیدا کرکے عالم اسلام کا ہیرو بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

جنرل سلیمانی صرف جنگجو نہیں تھے؛ بلکہ وہ ایک سفارت کار، سیاستدان اور تھیوریسٹ بھی تھے۔

ان کا خیال تھا کہ قومی سلامتی کو اس وقت تک یقینی نہیں بنایا جا

سکتا جب تک پورا خطہ محفوظ نہ ہو۔ ایران کی سلامتی اس کی بیرونی سرحدوں کی حفاظت پر منحصر ہے؛ لہذا جب تک پورے خطے کے ممالک محفوظ نہ ہوں کسی بھی ملک کی قومی سلامتی کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا۔

شہید سلیمانی نے مشرق وسطی کو

ہمیشہ کےلئے محفوظ بنانے اور عالمی استکبار کی جانب سے خطے کے عدم استحکام کے خطرات کا سد باب کرنے کےلئے متعدد اقدامات اٹھائے ان میں سے ایک ان ملکوں کی قومی خودمختاری کا احترام تھا اور وہ اس بات کے قائل تھے کہ کسی بھی ملک کی منتخب شدہ حکومت کا احترام ضروری ہے؛ جبکہ امریکا اور اس کے حمایت یافتہ استکباری سوچ رکھنے والے ممالک اس کے برخلاف عوامی رائے کی دھجیاں اڑاتے ہوئے عوامی حکومت کو تسلیم کرنے سے نہ صرف انکاری ہیں؛ بلکہ بے جا مداخلت کرکے امن و سلامتی کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہورہے ہیں؛ یہی وجہ تھی کہ جنرل سلیمانی نے شام کی قومی خودمختاری اور منتخب حکومت کا بھرپور دفاع کیا؛ جس کی وجہ سے آج یہ ملک ایک بار پھر مستحکم ہوتا نظر آرہا ہے۔

امریکا اور اسرائیل سمیت بعض عرب ممالک، عراق کو تین حصوں؛ یعنی کرد، شیعہ اور سنی میں تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ عراق پر امریکی حملے کے بعد اس ملک میں علیحدگی اور تقسیم کی تحریکیں شروع کرائی گئیں تو شہید سلیمانی نے ان تمام خام خیالات کا سدباب کیا اورعراق واحد کے لئے نہایت اہم اقدامات کرکے اس ملک کو بھی ٹکڑے ہونے سے بچایا۔

ان کے نظریے کی ایک اور اہم خصوصیت خطے کے تمام ممالک کو ایک بلاک کی صورت میں متحد کرنا تھی اور انھوں نے خطے کے تمام ممالک کو متحد کرکے مزاحمت کا ایک طاقتوراتحاد بنانے کی کوشش کی اور کامیاب بھی ہوئے۔

شہید سلیمانی اور ابو مہدی المہندس کے بزدلانہ قتل اور شہادت کی برسی کے موقع پر امریکا اور صہیونی حکومت کے خلاف ایک مضبوط علاقائی اتحاد بنانے اور مشرق وسطی میں امن و امان قائم رکھنے کےلئے شہید کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ شہید کا مشن اس وقت پورا ہوگا؛ جب خطے سے مکمل طور پر امریکی دہشت گرد مسلح افواج کا انخلا ہو جائے؛ کیونکہ شہید سلیمانی کا اصل مقصد امریکی دہشت گردوں کو خطے سے نکال باہرکرنا تھا۔

سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کا سخت انتقام کا مطلب بھی خطے سے امریکا کا انخلاء اوربیت المقدس کی آزادی ہی ہے اور یہ ہدف زیادہ دور نہیں۔ ان شاءاللہ اس ہدف کے حصول کے ساتھ ہی ایک نئی اسلامی تہذیب کی تشکیل کی راہ ہموار ہوگی۔

اشتر سید علی قاسم
زور بازوئے رہبری قاسم
ہاں ، شہظزادت کی شکل میں تو نے
پائی ہے اصل زندگی قاسم

حسن رضا بنارسی

اے شہیدِ ایمانی قاسم سلیمانی
حامئ خراسانی قاسم سلیمانی

دین کی حفاظت کے سب نے بس کئے دعوے
تو نے دی ہے قربانی قاسم سلیمانی

تیرے عزم و ہمت پر صبر اور شجاعت پر
ظلم کو تھی حیرانی قاسم سلیمانی

باب علم تک کوئی دشمن آ نہیں پایا
تو نے کی وہ دربانی قاسم سلیمانی

کربلا کے مقتل کی سرزمین لے لے گی
تیرا جسم نورانی قاسم سلیمانی

تجھ سے سب کو آتی تھی بوئے مالک اشتر
نعرئہ مسلمانی قاسم سلیمانی

سب گواہ ہیں تیرے آج سب پہ ظاہر ہے
تیری پاک دامانی قاسم سلیمانی

ختم ہوگیا داعش، تو نے کی وہ تدبیریں
امن تجھ سے ہے جانی، قاسم سلیمانی

اب کوئی نہیں جس سے بوئے بوذری آئے
کون ہے ترا ثانی؟ قاسم سلیمانی

ظالم آ نہیں پایا نزد روضئہ زینب
تھی جو تیری نگرانی قاسم سلیمانی

راہ عشق و عظمت میں تجھ سے رہ گئے پیچھے
ہم کو ہے پشیمانی قاسم سلیمانی

رہبر معظم کو اب کے یاد آئے گی
تیری خندہ پیشانی قاسم سلیمانی

تیرا نام بھی قاسم تو بھی ہوگیا ٹکڑے
اے بن حسن جانی، قاسم سلیمانی

کاظمین اب تیرا شاہد شہادت ہے
قاسم سلیمانی قاسم سلیمانی

تو گیا جو، تمجیدِ خستہ تن بھی جائے گا
میرے دلبر جانی، قاسم سلیمانی

سید تمجید حیدر

مقامات مقدسہ کے تحفظ اور تعمیرنومیں شہید کا کردار

پیغمبراسلام ﷺ اور ائمۂ معصومین علیہم السلام اللہ تبارک و تعالی کے مقرب اور محبوب ترین بندے ہیں اور تقوی کی بلندیوں پرفائز ہیں؛ اللہ تعالی نے انہیں ہر قسم کی لغزش و خطا سے پاک رکھا ہے۔ «إِنَّما يُرِيدُ اللّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً[1]؛ اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہل بیت! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔». اللہ تعالی نے ایک دوسری آیت میں اہل بیت اطہار علیہم السلام سے مودت اور محبت کا حکم دیا ہے: «قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى[2]؛ کہدیجئے: میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے»۔

آئمہ معصومین علیہم السلام سے دشمنی اللہ تعالی سے دشمن قرار دی گئی ہے اور یہ دشمنی انسان کو دوزخ میں داخل کرتی ہے؛ جیسے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «وَالَّذي نَفسي بِيَدِهِ، لا يُبغِضُنا أهلَ البَيتِ أحَدٌ إلاّ أدخَلَهُ اللّهُ النّارَ[3]؛ اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، کہ جو بھی ہم اہل بیت سے دشمنی کرے گا اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا»؛ لہذا اللہ تعالی سے قرب حاصل کرنے کےلئے اللہ کے برگزیدہ بندوں؛ یعنی ائمہ اطہار علیہم السلام سے محبت ضروری ہے۔

آیات قرآن کریم اور احادیث پیغبراسلام سے واضح ہوجاتا ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کے مزارات مقدسہ کتنے اہمیت کے حامل ہیں؛ کیونکہ حرم اہل بیت اطہار علیہم السلام ہی موجودہ زمانے میں ان سے متصل رہنے اور اظہار محبت کا بہترین وسیلہ نیز زائر اور آئمہ کے درمیان قلبی ارتباط کی تقویت و استحکام کا ذریعہ ہیں اور حقیقت میں ان ہی کے مقدس اور معنوی راستے پر مسلسل گامزن رہنے کا نہ صرف سبب ہیں؛ بلکہ انسان کے گناہوں کی مغفرت، روز قیامت ائمہ کی شفاعت کا باعث بھی ہیں[4]۔

یہ ایک طبیعی بات ہے کہ انسان اپنے محبوب سے محبت کے باعث اس سے منسلک یادگاروں سے بھی محبت کرتا ہے، ان کو دیکھنا اور بار بار ان کا دیدار کرنا چاہتا ہے اور ان کا ادب و احترام بصدق دل بجا لاتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ زندہ قوموں نے اپنےاور خداوند متعال کے محبوب بزرگان کی یادگاروں کو محفوظ رکھا اور اپنی آنے والی نسلوں کو ان سے متعارف کروایا۔

قرآن کریم اور احادیث کی رو سے یہ مقامات شعائراللہ کے زمرے میں آتے ہیں اور ایک حقیقی مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ ان شعائراللہ کا صدق دل کے ساتھ ادب و احترام کرتا ہے: «ذلِكَ وَ مَنْ يُعَظِّمْ شَعائِرَاللَّهِ فَإِنَّها مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ[5]؛ بات یہ ہے کہ جو شعائراللہ کا احترام کرتا ہے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔»

جو شخص ان مقامات مقدسہ پر حاضر ہوکر روحانی ارتباط برقرار کرتا ہے وہ ظاہری اور باطنی طور پر رنگ الہی میں رنگ جاتا ہے۔ «صِبْغَةَ اللَّهِ وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَ نَحْنُ لَهُ عابِدُونَ[6]؛ خدائی رنگ اختیار کرو، اللہ کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے؟ اور ہم صرف اسی کے عبادت گزار ہیں۔»

۱. احزاب،۳۳.

۲. شوری،۲۳.

۳. السيوطي، الدرّ المنثور: ج٦، ص۷۔

۴۔ غلامرضا گلی زواره، مجموعه مقالات هم اندیشی زیارت، ج۱، ص۱۲۹۔

۵. حج،۳۲.

۶. بقره،۱۳۸.

مقامات مقدسہ کا تحفظ

امریکا نے شام، عراق اور یمن سمیت مختلف ممالک میں مقدس مقامات کو تکفیری دہشت گردوں خاص کر النصرہ فرنٹ اور داعش کے ذریعے مسمار کرنے کا منصوبہ تشکیل دیا۔ اس منصوبے میں صحابہ کرام کے مزارات کو تباہ کرنا بھی شامل تھا؛ اگر چہ شام،عراق یمن اور دیگر بلاد اسلامی میں مقامات مقدسہ کی توہین اور حملے کوئی نئی بات نہیں؛ بلکہ اسلام دشمن نواصب خوارج و تکفیری عناصر بالخصوص بنی امیہ بنی عباس و گزشتہ صدی میں آل سعود یہ کام کرتے رہے ہیں۔ امریکا کے حمایت یافتہ تکفیری دہشت گرد جب شام کے مختلف علاقوں پر مسلط ہوئے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے ناپاک عزائم کا برملا اظہار کرتے ہوئے اس ملک میں موجود متعدد مقامات مقدسہ خاص کر روضہ مبارک حضرت زینب کبری ؑ مسمار کرنے کا نہ صرف اعلان کیا؛ بلکہ مارٹرگولوں اور میزائلوں سے حرم مطہرکو نشانہ بھی بنایا، یہ وہ وقت تھا کہ اہل بیت اطہار ؑ کے سچے سپاہی جنرل سلیمانی نے رہبرمعظم انقلاب آیت اللہ خامنہ ای کے حکم سے تمام مقامات مقدسہ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والے تکفیریوں کے آنکھیں نکالنے کا فیصلہ کیا اور میدان نبرد میں پہنچ کر امریکی حمایت یافتہ تکفیری داعشی دہشت گردوں کا خاتمہ کردیا۔

مقامات مقدسہ کا دفاع پوری انسانیت کا دفاع

جنرل قاسم سلیمانی نے اپنی شہادت سے قبل شہدائے حرم کے ورثا کے نام پیغام جاری کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ کے بیٹوں اور عزیزوں نے صرف حرم کا دفاع نہیں کیا ہے؛ بلکہ پوری انسانیت کا دفاع کیا ہے۔ مدافعین حرم ایسا خوبصورت لفظ ہے جو کربلا کے قافلہ میں شامل سپاہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایسے پیروان حضرت عباس حضرت علی اکبر ؑ ہیں کہ جو حضرت امام حسین ؑ کی بہن حضرت زینب ؑ کے مزار کے پروانے ہیں اور ان کے راستے میں اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں۔ آپ کے بیٹوں اور بھائیوں نے ان مقامات مقدسہ کو ایسے وحشی دشمن سے بچایا کہ جس نے ساری انسانیت کے سامنے سینکڑوں بے گناہ انسانوں کو نہایت بےدردی سے ذبح کیا۔ یہ لوگ ان کی جہالت کی آگ میں زندہ زندہ جلائے گئے، کئی ہزار نوجوان خواتین اور اس امت کی بیٹیاں ان کے ہاتھوں گرفتار ہوئیں اور ان کی عزت اور حرمت کو تاراج کیا گیا؛لہذا مدافعین حرم صرف ایک سرزمین کے مدافع نہیں ہیں؛ بلکہ ساری انسانیت کے مدافع ہیں؛ اگر وہ اپنی جان نہ دیتے تو آج کربلا کا واقعہ تکرار ہوتا۔ اگر وہ ہمت نہ کرتے اور اپنی جان کا نذرانہ پیش نہ کرتے تو زمین پر ایسی مصیبت آتی کہ سوائے کربلا کے تمام مصیبتیں ہم بھول جاتے۔ جنرل قاسم سلیمانی نے مزید کہا تھا کہ یہ مدافعین حرم ہی تھے جنہوں نے آمرلی کا محاصرہ توڑ کر، نبل

و الزہرا، فوعہ و کفریا، دیرالزور اور حلب، فلوجہ، بلد و موصل کو آزاد کروا کے وہاں کے بچوں کے لبوں پر مسکراہٹ سجائی کہ جس کو قلم اور زبان کے ذریعے بیان نہیں کیا جا سکتا[۷]۔

مقامات مقدسہ کی تعمیرنو

قاسم سلیمانی نے نہ صرف مزارات مقدسہ کا بہترین انداز میں دفاع کیا؛ بلکہ ان مقامات مقدسہ کی تعمیرنومیں بھی بنیادی کردار ادا کیا۔ جنرل سلیمانی کی سرپرستی میں ایک ادارہ بنایا گیا جس کا کام عراق اور شام میں موجود تمام مقامات مقدسہ کی تعمیرنو کرنا تھا۔ یہاں تک کہ جنگ کے دوران بھی اس ادارے نے اپنی فعالیت جاری رکھی۔ شہید قاسم سلیمانی کے مشیر اور معاون خصوصی کا کہنا ہے کہ مقدس مقامات کی تعمیرنو میں شہید حد سے زیادہ حساس تھے اور جلد ازجلد تمام مقامات مقدسہ کو ایک اچھے انداز میں مکمل کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ مقامات مقدسہ کے ادارہ تعمیرنو کے سربراہ حسن پلارک کا کہنا ہے کہ شہید سلیمانی ایک ہمہ جہتی شخصیت کے مالک تھے، یعنی ایک بزرگ کے بقول وہ مرجع تقلید تو نہیں تھے، وہ عالم دین بھی نہیں تھے؛ لیکن وہ حقیقی آیت اللہ تھے، یعنی وہ روئے زمین پرخدا کی نشانی تھے۔ وہ صدام کے دور میں مخفیانہ طریقے سے نجف اشرف میں امام علی ؑ کے حرم مبارک کی زیارت کے لئے گئے تھے۔ جب واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ مزارات کی حالت بہت ہی افسوسناک ہے اور مقامات مقدسہ کی موجودہ حالت شیعوں اور ائمہ اطہار کے شایان شان نہیں ہے۔ ہمیں ان مقامات کی تعمیر و ترقی کے لئے سنجیدہ اقدامات کرنے ہوں گے۔ شہید نے ہمیں بتایا کہ دیگر مشکلات کے علاوہ اہم بات یہ ہے کہ یہ حرم بہت چھوٹے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں؛ «ان کی پیشین گوئی بالکل درست ثابت

۷۔ ۲۱ستپمبر۲۰۱۷۔ مدافعان حرم پوری انسانیت کے مدافع ہیں، جنرل قاسم سلیمانی۔ https//:www.islamtimes.org/ur/news670819/

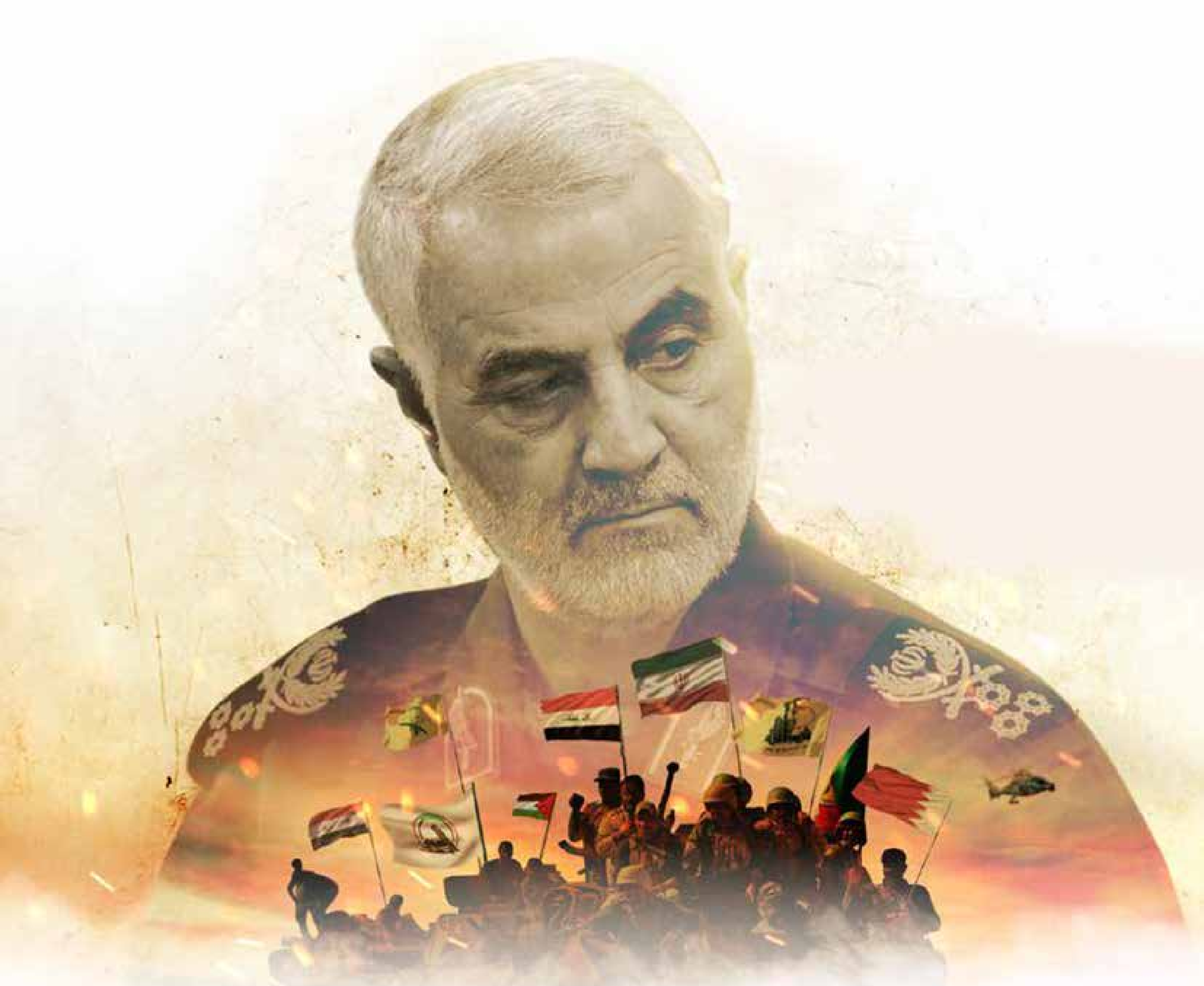

ہوئی» دنیا بھر سے لاکھوں زائرین عراق کا رخ کریں گے؛ لہذا ہمیں ابھی سے ان بارگاہوں کی تعمیر و ترقی کے لیے کچھ کرنا ہوگا۔ حسن پلارک کہتے ہیں شہید نےمجھ سے کہا: اس کےلئے ابھی سے کام شروع کریں؛ عاشقان اہل بیت اطہارؑ سے مالی تعاون کی اپیل کریں۔ ان شا اللہ ہماری توقعات سے بڑھ کرشہری تعاون کریں گے۔ حسن مزید کہتے ہیں: پہلے ہم نے ایسا ہی کیا، عوام سے مالی تعاون کی اپیل کی اور صدامی حکومت کے خاتمے کے بعد پہلے تین یا چار سالوں میں تمام بارگاہوں کا ایک مکمل سروے کے بعد اکثر بیت الخلاء دوبارہ بنائے گئے، صحن دوبارہ بنائے گئے، متعدد نئے دروازے لگائے گئے. بارگاہوں کے برآمدوں کے ارد گرد دیواروں کو مضبوط کرنے کے علاوہ ٹائل لگائے گئے، بجلی کا نظام بدل دیا، اور کولنگ اور ہیٹنگ سسٹم اور یہاں تک کہ ساؤنڈ سسٹم کا مسئلہ بھی حل کیا[۸]۔ یہ تمام خدمات شہید قاسم کی رہنمائی اور عوام کے تعاون سے تین سے چار سال کےعرصے میں انجام دی گئیں اور تعمیر و ترقی کا کام اب بھی اپنی پوری قوت کے ساتھ جاری ہے۔

حرمین امامین عسکریین

جب امریکی حمایت یافتہ تکفیری دہشت گردوں نے عراق کے مقدس شہر سامرا پر حملہ کیا اور امامین عسکریینؑ کے گنبد کو نقصان پہنچایا، تو سب سے پہلے اسی ادارے کے مسئولین نے اسلحہ اٹھا کر نہ صرف تکفیری دہشت گردوں کا خاتمہ کیا؛ بلکہ جنگ کے ساتھ ساتھ حرم مطہر کی بازسازی کا کام بھی جاری رکھا۔ شہید جنرل سلیمانی کہتے ہیں کہ عراق میں ان کی شدید ترین جنگ ان ہی دنوں انجام کو پہنچی اور دشمن بدترین اور ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوا ۔

۸۔ نقش سردار سلیمانی در ایجاد ستاد بازسازی عتبات عالیات۔ خبرگذاری تسنیم:

https//:tn.ai2181825/

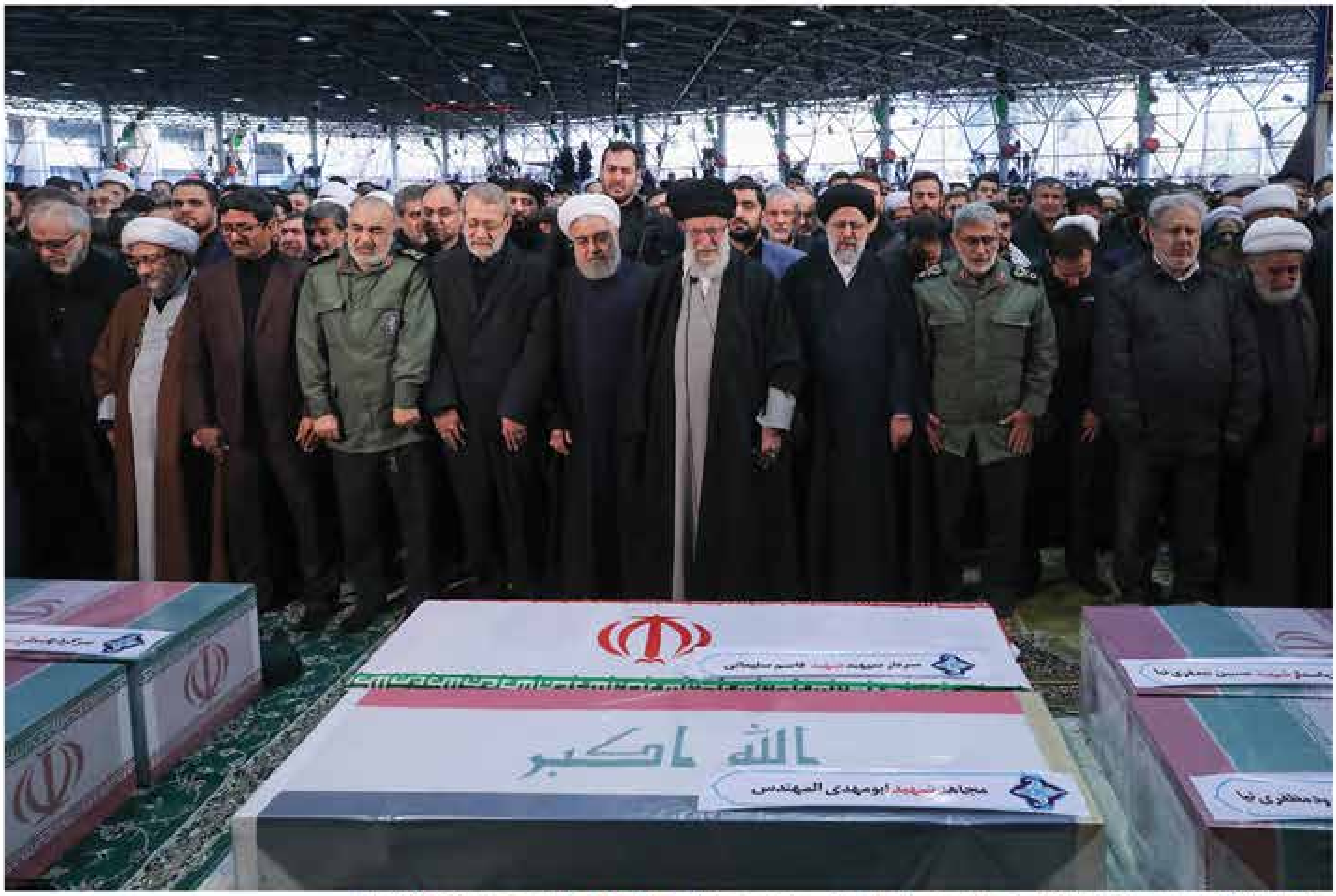
الله اکبر
مجاهد شهید ابومهدی المهندس

سردار
قاسم سلیمانی
فرزند حسن
شهادت
۱۳۹۸/۱۰/۱۳
۱۳۳۵/۱/۱

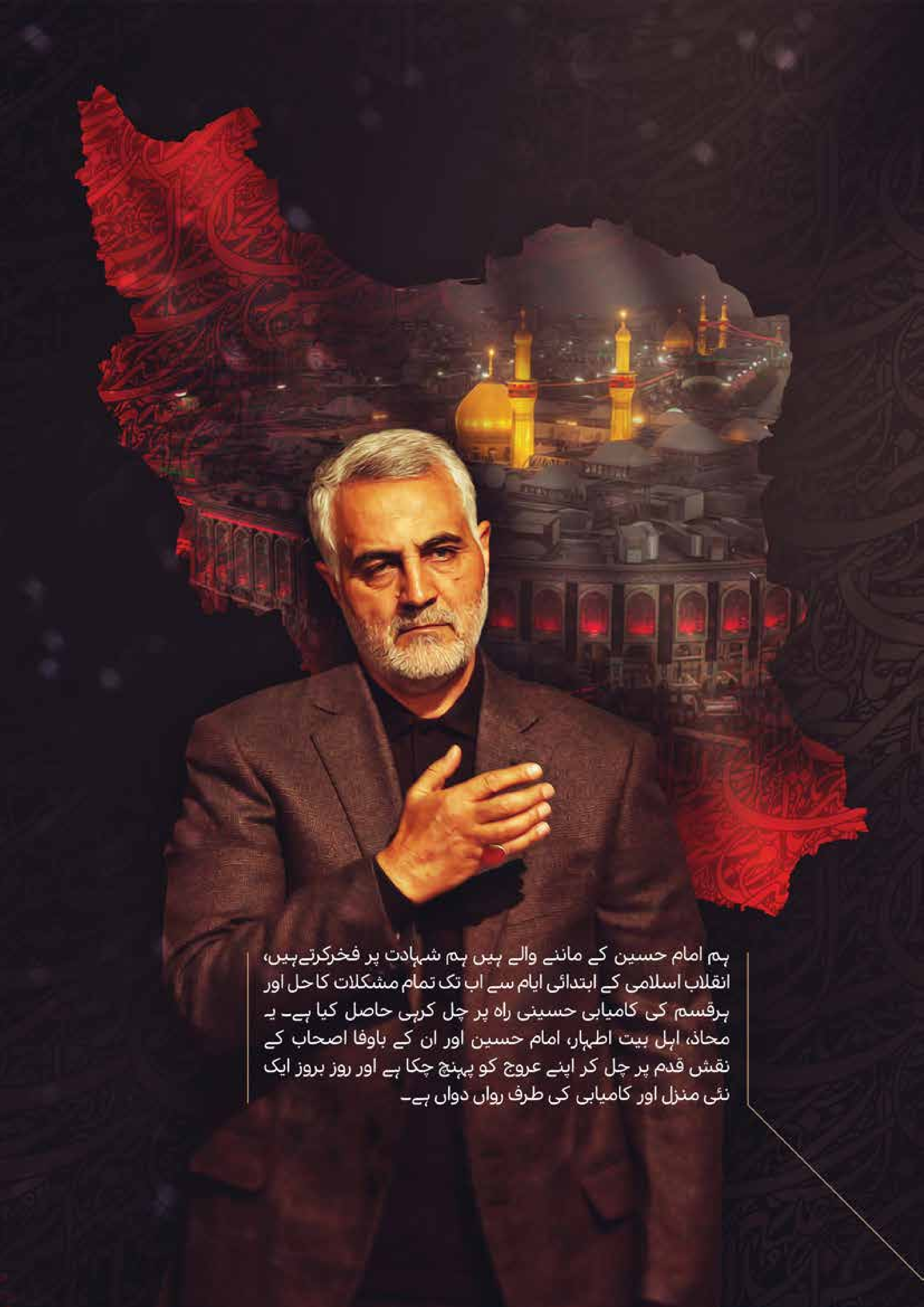
ہم امام حسین کے ماننے والے ہیں ہم شہادت پر فخرکرتے ہیں،
انقلاب اسلامی کے ابتدائی ایام سے اب تک تمام مشکلات کا حل اور
ہرقسم کی کامیابی حسینی راہ پر چل کرہی حاصل کیا ہے۔ یہ
محاذ، اہل بیت اطہار، امام حسین اور ان کے باوفا اصحاب کے
نقش قدم پر چل کر اپنے عروج کو پہنچ چکا ہے اور روز بروز ایک
نئی منزل اور کامیابی کی طرف رواں دواں ہے۔